

The image shows the front cover of a book. The cover is decorated with a marbled paper pattern in shades of teal and dark green. A vertical strip of red, textured material, likely cloth or leather, forms the spine on the left side. At the bottom center, there is a white rectangular label with the text 'PUNCHSATVI' printed in a bold, black, sans-serif font.

PUNCHSATVI



पञ्चास्तवी



ٹیکالیکھاؤ:
پریم ناتھ شاستری





پرکاشکے :
پریم ناتھ شاستری

بیوتشے کاریا لے گول گُجراں یستوبے نوی



لکھنؤ پرنٹنگ وکس لال کنواں دہلی میں چھپا۔

دوشبدا

کشیپو کے شیو درشن کے آدھار سے بھکتی کے آؤش میں، شامبوی اوستھ پر پہنچے ہوئے، برہمہ نشنہ یوگی، چھند، ویا کرن، انکار شاستر کے پرکاٹھ وودوان کسی کشمیری پنڈت نے اس ”پنجستوی“ کی رچت کی ہے۔ پنجستوی کارنے اس سارگرہت ستوتی میں کہیں اپنے نام کا ذکر نہیں کیا ہے۔ بلکہ اپنے کو ماتا کی ستوتی کا ان اوستھکاری جان کر کہا ہے۔

ہے ماتا! جہاں برہمنی وغیرہ۔ آپ کا وزن کرنے میں موک ہو جاتے ہیں وہاں میری گنتی کس میں ہے۔ اگر میں یہ ستوتی کرتا ہوں یہ میں خود نہیں کرتا ہوں آپ کے بھکتی کا آؤش کروا رہا ہے پنجستوی کار کو یہ پورن وشنو اس تھا یہ ستوتی میں خود نہیں کرتا ہوں بلکہ مجھے منت بنا کر مانا خود کو بھی ہے یہی کارن ہے پنجستوی کار نے اس ستوتی میں اپنے نام کا ذکر نہیں کیا ہے۔ پرتو پنجستوی کے سوا دھیائے یہ بات نہ سچت ہو جاتی ہے پنجستوی کا کشمیری برہمن ہے اور شار دھاما ماتا خود ہی اس کی رچت کرنے والی ہے، یہی کارن ہے اس پنجستوی کا نام سنتے ہی خصوصی طور کشمیری پنڈت کی ادھیائیک تارہٹنے لگتی ہے، پنجستوی کا شلوک پڑھتے وقت اکتھوا سنتے وقت ارتھ کا گیان ہو یا نہ ہو اکثر ہر کشمیری پنڈت کی وانی گدگد ہو جاتی ہے، شر، برپو لکت ہو جاتا ہے آنکھوں سے آنسوؤں کی دھارا آئیں بہنے لگتی ہیں، اور بھکتی کے آؤش میں جھومنے لگتا ہے

بیچن سے ہی مجھے گورودھاراج کی پریرنا سے اس ستوتی کے ارتھ سمجھنے اکتھوا ارتھ رکھنے کی پرل اچھیا تھی، یہ اُن کی پریرنا کا ہی پرچھاؤ ہے کہ میں نے ایک الہ گیہ ہوتے ہوئے بھی اس سارگرہت ستوتی پر یہ سادھارن سار ارتھ لکھنے کا پرتن کیا ہے پنجستوی کار کے ہی شبدھوں میں، *सावद्यं निर-अवद्यम्-अस्तु यदि वा*، یہ میرا پرتن دوش رہت ہے یاد دوش رہیت۔ میں نے یہ ارتھ وودوانوں کے لئے نہیں بلکہ ماتا کے اُن بھکتوں کے لئے جن کو پنجستوی کے ارتھ کا بالکل گیان نہیں ہو رکھا ہے اگر ایسے ماتا بھکتوں کو میرے اس پرتن سے پنجستوی کے سرسری ارتھ سمجھنے میں کچھ سہا تیا ملے تو میں اپنے کو کرتہ کرتہ مانوں گا۔

”پنجستوی“ ”ستو“ کا ارتھ ہے پرشدا کرنا اکتھوا ستوتی کرنا۔ اس ستوتی میں پانچ دھباگوں میں ماتا کی ستوتی اکتھوا وزن کیا گیا ہے اس لئے ”پنجستوی“ نام رکھا گیا۔

”پانچ ستو“ پہلے دھباگ کا نام ہے (۱) ”لکھنؤ ستو“ (۲) ”چرچستو“ (۳) ”گھٹستو“ (۴) ”مبستو“ (۵) ”سکھ جنہ نی ستو“

لکھو ستوتی پہلا

अथ -सकलजननी स्तवःपञ्चमः

سکله جننی ستوتی

پنجستوی کا ہر ایک شبد ایک ایک منتر ہے پنجستوی کارنے اس ستوتی کا آغاز "ایم" اس منتر سے کیا ہے۔ پنجستوی کے آخر میں اتم شلوک کی آخری پکتی مکمل روپ سے منتر ہے جس میں مانا کو "سکله جننی" شبد سے پکارا ہے۔ اس لئے ستوتی کا نام "سکله جننی ستوتی" رکھا ہے پنجستوی کا آخری منتر ہے۔

ہے سکله جگت کی ماتا میری اوش رکھشیا کر۔

बह्गवान् कर्शनं अर्चनं से कर्ते हैं।- सर्वधर्मान्-परित्यज्य-माम्-एकं शरणं ब्रज।
सब देहमों को चोड़ कर देहरान, प्रतिज्ञेयाम, अकम शर्मि "वर्ज" माता की शर्म में जाऊं-

सकल जनननि! सात्वं पाहि मां-इत्यवश्यम्

हे सकल जगत् की माता! मेरी अवश्य रक्षा कर।

अथ लघुस्तवः प्रथमः

लकھु ستو

پہلے ستو کے آخری شلوک میں پنچستوی کار نے اپنے کو ماں کی ستوتی کرنے میں انہ ادھیکاری چاکر
 ”لکھو تو“ پدکا پر یوگ کیا ہے۔ لکھو کا ارتھ ہے، ہلکا، اوچھا پن، ٹوچھ، تھوڑا۔
 اس ستو میں یہ ”لکھو تو“ پدساگر بھت ہے۔ اسی بھادونا سے اس ستو کا نام ”لکھو ستو“ رکھا ہے۔
 اتھوا۔ پہلے ستو میں سبھی ستوؤں سے کم شلوک ہونے کے کارن ”لکھو ستو“ نام رکھا ہے۔

अथ चर्चस्तवः द्वितीयः

چرچستو

اس ستو میں پنچستوی کار نے بھن بھن پر کار سے ماں کی استوتی پر شنسا اتھوا چرچا کی ہے اس لئے
 اس ستو کا نام چرچستو ہے۔

अथ घटस्तवः तृतीयः

گھٹستو

دوسرے نتھاتیسرے ستو میں خصوصی طور سے سادھک نے اشٹ سدھیوں کا ورنن کیا ہے۔
 اپنشدوں میں کہا ہے کہ وہ ”سموت“، ”آتما“ گھڑے میں اشٹ سدھیوں کے ڈھکن سے ڈھکا ہوا
 ہے، جو ان اشٹ سدھیوں میں نہ الجھ کر اشٹ سدھی روپی ڈھکن کو ٹھکراتا ہے وہی ”سموت“ اتھوا
 آتما ”کو جان سکتا ہے، سموت گھڑے میں ہونے سے اس ستو کا نام ”گھٹستو“ ہے۔

अथ अम्बस्तवः चतुर्थः

امبستو

اس ستو میں پنچستوی کے رچنا کار نے بار بار ”امبیہ“ اس نام سے اس پر اشکھتی کو پکارا ہے، اس لئے
 اس ستو کا نام ”امبستو“ رکھا گیا ہے۔

سکله جننی ستو

پنجستوی کا ہر ایک شہد ایک ایک منتر ہے پنجستوی کارنے اس ستوتی کا آغاز "ایم" اس منتر سے کیا ہے۔ پنجستوی کے آخر میں اتم شکوک کی آخری پنکتی مکمل روپ سے منتر ہے جس میں مانا کو "سکله جننی" شہد سے پکارا ہے۔ اس لئے ستوتی کا نام "سکله جننی ستوتی" رکھا ہے۔ پنجستوی کا آخری منتر ہے۔

ہے سکله جگت کی ماتا میری اوش رکھشیا کر۔

بھگوان کرشن ارجن سے کہتے ہیں۔ ا۔ شरणं ब्रज। सर्वधर्मान्-परित्यज्य-माम्-एकं शरणं ब्रज।
سب دھرموں کو چھوڑ کر سرودھرم ان پر تہجیہ مام، ایک منتریم "ورجہ" ماتا کی شرن میں جاؤ۔

सकल जनननि! सात्वं पाहि मां-इत्यवश्यम्

हे सकल जगत् की माता! मेरी अवश्य रक्षा कर।

अथ लघुस्तवः-प्रथमः

श्रीत्रिपुर-सुन्दर्यै नमः

ऐन्द्र-स्येव शरासनस्य दधती, मध्ये ललाटं प्रभां
शौक्लीं कान्तिम्-अनुष्णा-गौर-इव शिरस्या-तन्वती सर्वतः।
एषाऽसौ त्रिपुरा हृदि-द्युतिर्-इवो,-ष्णांशोः सदा-हःस्थिता
छिन्धात्-नः सहसा पदै-स्त्रिभिर्-अघं, ज्योति-र्मयी वाङ्-मयी

شری ترپुरا، سوندریئے، نما۔

لکھو ستواہ، پرتھماہ

(۱) آئندرا، سیو، شر اسنے سی، ودتی۔ مدھیئے، لہ لٹم، پر بھام
شو کلیم، کانتم، انوشنے، گور، یہو، شر۔ سیاتن وتی، سرو تیاہ
یے شاسو، ترپورا، ہر دی، دیو تر، یہو ووش۔ نامشو، سداہن تھتا
چھندیات، تاہ، سہسا، پدیر، تر بھرا، اگھم۔ جو تر مٹی، وانگھ مٹی

اگرچہ۔ پرکاش مئی، ورمش مئی وہ ترپورا بھگوتی جولاٹ میں ایندر دھنوش کی بانٹی شو بھا کو دھارن کی ہوئی ہے۔ سر میں ہر طرف نرم دل و پیتی کو پھیلائی ہوئی ٹھہری ہے۔ جو ہر دیہ میں سر یہ.... جیسی چمکتی ہوئی دپتی سے ہر وقت پرکاشت رہتی ہے، وہی ترپورا بھگوتی اسی شلوک کے تین پادوں میں ٹھہرے ہوئے تین زنج اکھشروں سے ہمارے پاؤں کا پنا کسی دلہہ کے ناش کرے۔

پیشے :- پنجپتوی کارنے پرمتو "کا ساکھیاں کار کر کے ہی اپنے اٹو بھوکے آدھار پر ہی اس پنجپتوی ستوترا کی رجپت کی ہے جس کا سکیت (اشارہ) پہلے ہی شلوک میں ملتا ہے۔ پہلے ہی شلوک میں اپنی ایشٹ دیوی کو "ترپورا نام سے پکارا ہے بلکہ اس ترپورا نام کو اس ستوترا میں ۱۲ بار لایا ہے۔ پہلے ستوک کے ۱۶ ویں شلوک میں اس نام کی خود دیکھی کی ہے۔ گورو منتر چونکہ گوبنی چھپانے کے یوگیہ ہوتا ہے اس لئے اپنے ایشٹ منتر "ایم، کلیم، سُوہ" کو اسی شلوک کے تین پادوں میں گہٹ روپ میں رکھا ہے۔ جیسے "ایندریسو" "ऐन्द्रस्येव" "میں ایم" "ऐ" "شو کلیم" "क्लीं" "میں کلیم" "ایشانو" "میں سُوہ" "एषासौ में सौः"

اس شریروپ مندر میں اُس ورمش مئی ماں کے ملنے اٹھوا ساکھیاں کار کے تین کیندر ہیں، لاٹ، سر، ہر دیہ لاٹ میں ایم، (ऐ) سر میں کلیم (क्लीं) ہر دیہ میں سُوہ (ः) سौ) بیچ اکھشرا کا دھیان کیا ہے جس کے پہلے سروپ سادھک نے لاٹ میں ایندر دھنوش کا شیشل پرکاش جیسا، سر میں امرت کو ٹپکاتے ہوئے چندرما کے پرکاش کی بھانٹی، ہر دیہ میں سر یہ کے چمکتے ہوئے تیز پرکاش والی جیسی سموت روپا ورمش مئی ماں اُس ہمتی شکیختی کا ساکھیاں کار کیا۔

جس شکھتی کو شیودرشن میں سموت۔ ورمش۔ پرکاش۔ چیت۔ ویدانت میں "اہم" اٹھوا "آتما" نام سے پکارتے ہیں۔

या मात्रा त्रपुसी-लता-तनु-लसत् तन्तू-त्थिति-स्पर्धिनी
वाक् बीजे प्रथमे स्थिता तव सदा, तां मन्महे ते वयम्।
शक्तिः कुण्डलिनी-ति विश्व-जनन, व्यापार-बद्धोद्यमा
ज्ञात्वे-त्थं न पुनः स्पृशन्ति जननी, गर्भेर्भक्तत्वं नराः

لکھنؤ تھو پہلا
(۲) یا ماترا، ترپوسی، لتا، نہ نو، لتا نہ ست۔ تن ٹوت، تھیہ تی، پڑھنی
واک، بی جے، پر تھ مے، سٹھ تھا، نہ و، سدا تام، من مہیجے، تے ویم
شکستی، کنڈلینی تی، وشو، جن نہ، ویاپار، بدھو، دیما
گیا تو بے تتھم، نہ، پوناہ، پیرشن تی، جن نی، گرہیز بھکوم، نراہ

ارتھ :- آپ کے بیج اکشر منتر (انیم) " ۛ " جو اوتکرشٹ شکستی ہے، وہ گیوتھیرتا کی اُپن کی ہوئی
چمکتی ہوئی ٹوکیم بیج کے ساتھ ہوڑ کرتی ہے (یعنی ٹوکیم سے بھی ٹوکیم ہے) جو دانی کے بیج منتر "انیم"
" ۛ " میں ٹھہری ہے ایسا ہم آپ کے بھکت جن مانتے ہیں پر تو کستی بھکت اس اوتکرشٹ شکستی
کو جگت کو اُپن پالن سنہار کرنے والی سرو۔ شکستی متی کنڈلینی شکستی جانتے ہیں۔ ایسے بھکت
اس کے گر بھ میں بالک بھاؤ کو پراپت نہیں ہوتے ہیں۔ یعنی جنم مرن کے چکر سے چھٹکارا
پاتے ہیں۔

ٹپنی :- اُس ماترا (سموت) کا سورپ کیسا ہے جس کا درن اپنشدوں میں ایسے ملتا ہے :- اورنی یان، مہو مہی پان
" یتو واریہ مانی بھوتانی جاپنتے " جو سموت ٹوکیم سے بھی ٹوکیم ہے۔ مہان سے بھی مہان ہے۔ جس سے سبھی پرانی
پیدا ہوتے ہیں جس سے جیوت رہتے ہیں جو شکستی ہر پرانی میں کنڈلینی روپ میں ٹھہری ہے

दृष्ट्वा संभ्रमकारि वस्तु सहसा, ऐ ऐ इति व्याहतम्
येना-कूत-वशात्-अपीह वरदे!, बिन्दुं विना-प्यक्षरम्।
तस्यापि ध्रुवम्-एव देवि! तरसा, जाते तवानु-ग्रहे

تت، سار سو تم، بیتہ ویئے تی، وراہ کنخت بدھنیت بھوی
 اکھیام، پریتہ، پروستتہ، تپو۔ بیت کرتہ، پن تو، دو جاہ
 پرار مہی، پر نہ واسپد، پر نہ پی تام۔ نی تو چرتی، سفوٹم

ارتھ :- ہے بھوت بھوشہ درتمان میں رہنے والی ماں جو آپ کا "کلیم" بیج اکھتر منتر ہے اس میں
 "ک" "کھ" "ل" "ل" "نکال کر جو" "ایم" "ک" "بانی رہتا ہے وہ سرسوتی کا منتر ہے، ایسا
 کوئی ورا لہ بھی مان ہی جانتا ہے، برہمن لوگ ہر ایک پر و پر جب بیتہ تپ نام رشی کا کھتا تھا کرتن
 ہوتا ہے، تو منگل کے روپ میں کھتا کے آرمہ میں "اوم" کے ستھان پر "ایم" "ک" کا اُچھارن
 کرتے ہیں۔

ٹپنی "ایم" "ک" "سرسوتی کا بیج اکھتر منتر ہے" کلیم "کھشی کا بیج اکھتر منتر ہے، اگم تاسروں
 میں "اوم" "ک" کا منگل روپ میں پر یوگ کیا جاتا ہے، پنچستوی کار نے "ایم" "بیج اکھتر کو" "اوم" کی پدوی
 دے کر "ایم" "بیج اکھتر کا مہتو دکھایا ہے۔

यत्-सद्यो वचसां प्रवृत्ति-करणे, दृष्ट-प्रभावं बुधैः
 तार्ती-यीकम्-अहं नमामि मनसा, त्वत्-बीजम्-इन्दु-प्रभम्।
 अस्तवौर्वो-पि सरस्वतीम्-अनुगतो, जाड्याम्बु-विच्छित्तये
 गौः शब्दो गिरि वर्तते सनियतं, योगं विना सिद्धिदः

(۵) بیت سہ دیو، وچہ سام، پرورتی، کرنے۔ درشتہ، پر بھام، بو دھئے

تاریخی، یکم، اہم، نامی، من سا۔ توت، بی جم، ایندو، پر بھم
اس، تور، ووپنی، سر سوتم، انوگہ تو۔ جاڈیام، بو، وچھتہ یئے
گوشدو، گہ، زور تے، سہ نہ یہ تم۔ یوگم، ونا، سدھ دھا۔

ارتھ۔ میں تمہارے تیسرے چدرمہ جیسے شیتل "سوہ" "سوی" "بیج اکشر کو من سے نمکار کرتا ہوں
جو "سوہ" "بیج اکشر جھٹ پٹ وانیوں کو مدھر تھقا پر بھاؤ شالی بناتا ہے۔ ایسا اس منتر کا پر بھاؤ
بدھی مانوں نے دیکھا ہے "گ" "گ" "کے بنا صرف "اووہ" "او" "بیج اکشر مورکھوں کی
جزمانا کے لئے "واڈواگنی" ہے "گوہ" "شبدھ کا ارتھ ہے۔ وانی اتھوا سر سوئی۔ "گوہ" "گو" "میں
سے "گ" "کال کر صرف "اووہ" "او" "بیج اکشر بھی بدھی دینے والا ہے۔ "یو-گم" "گو-
اتھوا "یوگم" "یوگ" "بیج اکشر یوگ سادھنا کے بنا ہی صرف "اووہ" "او" "اچچارن
کرنے مائر سے ہی بدھی دیتا ہے۔

ٹیپنی۔ واڈواگنی۔ سمندر میں رہنے والی گنی واڈواگنی کہلاتی ہے، "اووہ" "او" "بیج اکشر
کا اچچارن کرنا ہی مورکتاروپی جل کے لئے واڈواگنی ہے۔ جو بھکت صرف "اووہ" "او" "کا ہی
اچچارن کرتا ہے سر سوئی کی اس بھکت پر کرپا ہوتی ہے۔

एकैकं तव-देवि! बीजम्-अनघं सव्यञ्जना-व्यञ्जनं
कूटस्थं यदि वा पृथक् क्रमगतं, यद्वास्थितं व्युत्क्रमात्।
यं यं कामम्-अपेक्ष्य येनविधिना, केनापि वा-चिन्तितम्

जप्तं वा सफली करोति सहसा, तं तं समस्तं नृणाम्

(۶) ایکے کم، تہ، دیوی! بی جم، انہ گھم۔ سہ ونینجا، ونینجہ نم
کوئستہم یہ دوا، پرتھک، کرمہ، گہ تم۔ پدوا، ستھ تم، ویوت، کرما
یم یم، کامم، اپنے کھیہ، یے نہ، ودھنا۔ کے ناپی، واپن تہ تم
جب تم، واسپھلی، کروتی، سہسا۔ تم تم، سمستم، نرنام۔

ارتھ۔ ہے دیوی! آپ کے ہر ایک بیج اکھستر۔ ایتم۔ کلیم، سوہ: "سؤ: کلی" کلبھکت
ونینجہ بہیت، ونینجہ رہیت۔ کوئستہ (بغیر کسی دکار کے) جوں کے توں روپ میں۔ الگ الگ
کرم میں اٹھوا اٹھے کرم سے آپ کے ان اکھستر منتروں کا چنتن یا جب جس جس کا مانا کرتا
ہے اس کی وہ وہ کا مانا انہی کھین پوری ہوتی ہے۔

ٹپھی۔ ونینجہ بہیت بیج منتر۔ "سؤ: کلی" ہن

ونینجہ رہیت بیج منتر۔ "ہے ہی او"

کوئستہ۔ "سؤ: کلی" سؤ:

الگ الگ کرم میں۔ "ہم۔ کل۔ ہی۔"

اٹھے کرم میں۔ "سؤ: کلی" ہن

वामे पुस्तक-धारिणीम्-अभयदां, साक्ष-स्त्रजं दक्षिणे
भक्तेभ्यो वर-दान-पेशल-करां, कर्पूर-कुन्दो-ज्ज्वलाम्।
उज्जृम्भा-म्बुज-पत्र-कान्त-नयन, स्निग्ध-प्रभालोकिनीं

ये-त्वाम्-अम्ब न-शीलयन्ति मनसा, तेषां कवित्वं कुतः

(۷) واے، پُتنگ، دھارِ نم، ابھیہ دام۔ ساکھیہ، سرجم، دکھیہ نے

بھکتے بھيو، وردانہ، پے شلہ کرام۔ کرپور، کوندو، جولام

اوجرمبھا، جھوجہ۔ پتر کانتہ، نیہ نہ۔ سہنگ، پرکھا، لو کہ نم

یے توام، ابھ، نہ شیلین تی منسا، تے شام، کہ و توام، کوتاہ

ارتھ۔ باتیں کے ایک ہاتھ میں پُتنگ، دوسرے ہاتھ میں ابھیہ مُدرا۔ دائیں طرف کے ایک ہاتھ

میں رودراکھیہ مالا اور دوسرے ہاتھ میں بھکتوں کے لئے ابھیہ مُدرا۔ کرپور تھا کوند (موتیا پھول)

جیسی سفید تتھا پرکاش والی، کھلے ہوئے مکمل پتر جیسے پریم بھرے نیروں کی دپتی سے دیکھنے والی۔

ایسے ہی اُس سموت رُو پا سر سوئی ماتا کا جو دھیان نہیں کرتے ہیں۔ وہ وودوان انتھو اگیان وان

بن نہیں سکتے ہیں۔

ٹپنچے۔ باتیں ہاتھ میں پُتنگ تتھا ابھیہ مُدرا سے مطلب ہے۔ وہی ویدیا سچل ہے، جو بھید بھاؤ کو سماپت کرے

جب کہ بھید بھاؤ نہ رہنے پر ہی منش زبجیے ہوتا ہے۔ ”بھیم دوتی یات“ دائیں ہاتھ میں مالا اور وردان مُدرا سے مطلب

ہے۔ مالا ادھیاتمہ کاسکیت ہے۔ ادھیاتمکتا ہونی چاہیے۔ وردان کے لئے اتم دان کے لئے (گیان دان کے لئے)

ادھیانیم برہم گیاد۔

ये त्वां पाण्डुर-पुण्डरीक-पटल, स्पष्टाभि-राम प्रभां

सिञ्चन्तीम्-अमृत-द्रवैर्-इव शिरो, ध्यायन्ति मूर्ध्नि स्थिताम्।

अश्रान्तं विकट-स्फुटा-क्षर पदा, निर्याति वक्त्राम्बुजात्
तेषां भारति! भारती सुर-सरित्, कल्लोल-लोलार्मि-वत्

(۸) لیے تو ام، پانڈور، پینڈریک، پٹلہ۔ سوپٹا، بھی، رامہ، پر بھام
سینجی، تی، م، امرتہ، درویر، یہ، و، شر و دھیان تی، مور دھنی ہنتم
اشرا نتم، وک، ٹ، سفوٹا کھیر پدا۔ زریاتی، وکترام، بوجات
تے شام، بھارتی، بھارتی، سورسرت۔ کہ لولہ، لولورمی، و
ارتھ۔ ہے سر سوتی، ماما تمہارے سفید کملوں کے سموہ کی بانہی لگا تار دپتی والے۔ سہسرا میں
امرت پر واہ کو سینچتی ہوئی ایسے ہی آپ کے سور وپ کا برہمہ رندھریں جو بھکت دھیان
کرتے ہیں، ان کے سموہ کمل سے گہمیر سنپٹٹ اکھروں والی وانی آکاش گنگا کی گل گل کرتی ہوئی
چنچل ترنگوں کی بھانہ لگا تار نکلتی ہیں ارتھات اُن بھگتوں کو مدھر سار تھک پر بھاؤ شالی بولنے کی شکنتی آتی ہے۔
ٹپٹخے:، مور دھنی = برہمہ رندھریں۔ سہسردل کو ہی برہمہ رندھریں کہتے ہیں، برہمہ رندھریں سہسردل کمل ہوتا ہے
اُسی سہسرا میں سادھک کو ٹوٹو شکنتی ملنے کا سا کھیات کار ہوتا ہے۔

ये सिन्दूर-पराग-पुञ्ज-पिहितां, त्वत्-तेजसा द्याम्-इमाम्
उर्वी चापि विलीन-यावक-रस, प्रस्तार-मग्नम्-इव।
पश्यान्ति क्षणम्-ऽप्य-नन्य मनस-स्तेषाम्-अनङ्ग-ज्वर
क्लान्ता-स्वस्त-कुरङ्ग-शावक-दृशो, वश्या भवन्ति स्फुटम्

(۹) یے، سندور، پراگ، پونجہ، پی ہی تام، توت تاجا، دیام، ایہ مام

اور ویم، چانی، ولینہ، یادو، رسہ۔ پرستار مگنام، یہ و۔

پشن تی، کھیہ نم اپی، نہ نہ، منسا۔ تے شام، انگہ جور

کلانتا، ترستہ، کورنگہ، شاوکہ، درشو، وشیا، بجھ وٹی، سفوٹم

ارتھ: جو بھکت جن، ایک اگر من سے آکاش اور پرتھوی کو آپکے لال درن سے ویاپت - اوت پروت
ایک کھین ماتر بھی دیکھتے ہیں۔ سنار کے وشوں سے دوکھت تنھا بھییہ بھیت ایند ریان اُس کے وش میں
ہو جاتی ہیں۔

"यस्तु विज्ञानवान् भवति युक्तेन मनसा सदा-तस्येन्द्रियाणि वश्यानि सदशा इव
सारथे:

ٹپنی:- سر وٹھکتی متی ماتا ہی و شو کا سر جن کرتی ہے۔ ٹھکتی کا درن لال مانا جاتا ہے۔

جو گیان والا ہے جس کا من آتما سے جوڑا رہتا ہے (انھو اس "سموت") ٹھکتی ماتا سے جوڑا رہتا ہے، اس کی ایند ریان
وش میں ہوتی ہیں۔ کٹھ اپنڈر

चञ्चत्-काञ्चन-कुण्डला-ङ्गद-धराम्-आबद्ध-काञ्ची-स्रजं
ये त्वां चेतसि तत्-गते-क्षणमपि, ध्यायन्ति कृत्वा स्थितिम्।
तेषां वेश्मसु विभ्रमात्-अहर्-अहः-स्फारी भवन्त्य-श्चिरं
माद्यत्-कुञ्जर-कर्ण-ताल-तरलाः, स्थैर्यं भजन्ते श्रियः

(۱۰) چنچت، کانچنہ، کنڈ لانگہ، دھرام۔ آبدھ، کانچی، سرجم

لے توام، چہ تہ سی، تہ گہ تہ، کھنیم اپی۔ دیان تی، کرتوا، سہ تم
 تہ شام، ویشمہ سو، و بھرمات، اہراہاہ۔ سفاری، بھونتی، چرم
 مادیت، کونجر، کرنہ تالہ، ترلاہ۔ ستھیریم، بھجنتے، شریاہ

ارتھ :- جو بھکت چکیتے ہوئے، سونے کے کٹڑوں تھا بازو بندوں کو دھارن کی ہوئی۔ باندھی ہوئی سونے
 کے تگڑی سے یکت۔ ایسے ہی سورُپ کا کھین ماتر بھی دھیان کرتے ہیں ان کے گھروں میں مدست ہاتھی
 کے کانوں جیسی جھیل لکھشی (ایشوریہ) کے سادھن بنا کسی ولجھ کے چرکال تک رکے رہتے ہیں۔
 ٹپنی :- ”یاشری سویم، سو کرت نام، بھونے شو لکھشی“ (دورگاپتہ شتی)
 ارتھ :- جس گرسہتی پر ماں کا انوکرد ہوتا ہے۔ اس گرسہتہ میں وہ ماں لکھشی کے رُپ میں چرکال تک ستھائی رُپ
 میں ٹھہرتی ہے۔

آرہٹیا شاشی-خणड-मण्डित-जटा, जूटां नृमुण्ड-स्त्रजं
 बन्धूक-प्रसवा-रुणाम्बर-धरां, प्रेतासना-ध्यासिनीम्।
 त्वां ध्यायन्ति चतुर्भुजां त्रिनयनाम्-आपीन-तुंग-स्तनीं
 मध्ये निम्नवलि-त्रयाङ्कित-तनुं-त्वत्-रूप संवित्तये।

(۱۱) آر بھ ٹیا، شیشہ، کھنڈ، منڈت، جٹا۔ جو ٹام، نرمونڈ، سرجم
 بندھوک، کوسما، رونا بھ، دھرام۔ پریتاسنہ، دھیاسی، نیم

توام، دھیائی، چتر بھوجا، ترنیہ، نام، آپنی نہ، تونگہ، ستہ، نم
مدھیہ، نمہ، بہلی، تریانکہ، نہ، نہ، نوٹ، روپہ، سموت، تیہ
ارتھ :- اردھ گولا، چندرکلا سے شوشو بھت جٹا جوٹ والی، کھوڑیوں کی مالا والی۔ بندھوک پھولوں کے
جیسے لال وستر دھارن کی ہوئی۔ پریت کے آسن پر بیٹھی ہوئی۔ چار بھوجا والی، تین نیتروں والی، موٹے انتھا اونچے
ستوں والی، مکر میں شوکیم تین ریکھاؤں والے۔ آپ کے سوروپ کو جاننے کے لئے بھکت جن آپ کے ایسے ہی
ساکار روپ کا دھیان کرتے ہیں۔

ڈیپنی : کھوڑیوں کی مالا دھارن کرنے سے مطلب ہے، منش کے سبھی انگوں میں سے کھوڑی کا ہی
خصوصی جھنڈ ہے۔ بدھی کا ٹھہراؤ کھوڑی میں ہی ہے۔ ماتا کے ساکیات کار کا ستھان کھوڑی ہی ہے۔
کھوڑی میں ہی شوشو شکتی و بار کرتی ہے ایسا یوگی اٹھو کرتے ہیں، اس لئے منش کی کھوڑی کو ماتا نے گلے
کا بار بنایا ہے۔

پریت آسن سے مطلب ہے۔ ہے مانو، اس شریر پر اچھیمان مت کر یہ شریر پریت، شوہے پر نشو شکتی
کے ہی پر بھاؤ سے پشو (پریت) "شو" بنتا ہے، نر سے ناراین بنتا ہے۔ چار بھوجا سے مطلب ہے ماتا
کے بھکتوں کو "چتر ورگ" دھرم ارتھ کام۔ موکشہ۔ تین نیتروں سے لگنی، چندرمہ "دو ستوں سے مطلب ہے
گپیان اور کرپا کمر کی تین ویوں کا سکیت ہے۔ بھو لوک، بھوا لوک، سواہ لوک۔ سارا نش یہ ہے یہ اکھل
سنارباں کا ہی وراث روپ ہے۔

जातोऽप्य-ल्य परिच्छदे क्षितिभुजां सामान्य-मात्रे कुले
निःशेषा-वनि-चक्र-वर्ति-पदवीं, लब्ध्वा प्रतापोन्नतः ।
यत्-विद्याधर-वृन्द-वन्दित-पदः, श्रीवत्सराजो-ऽभवत्
देवि!-त्वत्-चरणा-म्बुज-प्रणतिजः, सोयं प्रसादो-दयः

(۱۲) جالوپہ لپہ، پرچھو دے، کھیہ تہ، بھوجام۔ سامانیہ، ماترے، کوڑے

نہ شے شا، وئی، چکرورتی، پدویم۔ لبدھوا، پرتاپونتاہ

یت، ویدیا، دھر، ورنہ، وندتہ، پداہ۔ شری وٹس، راجو، بھوت

دیوے، توت، چرنام، بوجہ، پر نہ، تی جاہ۔ سویم، پر سادو ویاہ

ارتھ :- کھیہ تریوں کے سامانیہ (سادھارن) خاندان اٹھوا گھرانے میں شری وٹس راجہ پیدا ہوا تھا، وہ ساری پڑھی
کا چکرورتی راجہ بنایاں تک کہ ویدیا دھر بھی ان کے چرنوں کو پوجتے تھے، ہے دیوی اُس کا یہ سارا اودے آپ
کے چرنوں کے پرنام سے ہوا تھا۔

ٹپنی :- اگرچہ پراربدھ کرم کو کوئی ٹال نہیں سکتا ہے پر تو سر و شکتی متی ماں! آپ کے انوکھ سے "لوم پتی، دیو، کھیہ تانی
دور کھیہ انی" بھی پراربدھ کرم میں کھے "دور کھیہ" مٹ جاتے ہیں۔ راجہ رنگ بن سکتا ہے اور رنگ راجہ بن سکتا ہے۔

चण्डि! त्वत्-चरणा-म्बुजा-चन-विधौ, बिल्वी-दलो-ल्लुण्ठन

व्रुट्यत्-कण्टक-कोटिभिः परिचयं, येषां न जम्मुः कराः ।

ते दण्डांकुश-चक्र-चाप-कुलिश, श्रीवत्स-मत्स्यां-कितैः

जायन्ते पृथिवीभुजः कथम्-इवा-म्भोज-प्रभैः-पाणिभिः

(۱۳) چنڈے! توت، چرنامبو جارچنہ، ودھو، بلوی، دلو، لون، ٹھنہ

تروٹیت، کنٹک، کوئی بھی، پرچیم، یے شام، نہ جگہ، کراہ

تے دہڑا نکوش، چکر، چاہ، کولہ شہ شری و تس، مت سیانکہ تیرے

جائیں تے، پر تھوی، بھوجاہ، کتھم، یہ وام، بھوجہ، پر بھئی، پانہ بھی۔

ارتھ۔ ہے چنڈی بھگوتی! جن بھکتوں کے ہاتھوں کو آپ کے پوجا کے لئے پھول توڑنے سے کانٹوں کی نوکوں سے پرچیہ نہ ہوا ہو، ارتھات آپکے لئے پھول چنے وقت کانٹوں کے چبنے کے کٹ کو جن ہاتھوں نے انو بھو نہ کیا ہو۔ وہ دہڑا، نکوش، چکر، دھنوش، وزر، شری و تس، متیہ کے نشانوں سے یکت ہاتھوں والے۔ چکر و تکی راجہ بن نہیں سکتے ہیں۔

ٹپنی ہے۔ چنڈی چاچم جگت ساچنڈی۔ جو خستی چاچر جگت کو پرکاشت کرتی ہے وہ چنڈی کہلاتی ہے، یہ کہادت پر جلت ہے۔ آدمی کی قسمت اپنے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ منش جب جنم لیتا ہے تو اس کی مٹھی بند ہوتی ہے، اس کی بند مٹھی میں صرف ہاتھ کی ریکھائیں ہی ہوتی ہیں، مٹھی بند ہونے سے مطلب ہے جو کچھ بھی منش نے زندگی میں کرنا ہے، وہ ان مٹھی کی ریکھوں میں بند ہے، پر تو منش جب مرتا ہے تو مٹھی کھلی رکھ کر جاتا ہے۔ اس کھلی مٹھی سے مطلب ہے جو کچھ میں کرنے آیا تھا، جو کچھ میں بند مٹھی میں لے کر آیا تھا، وہ میں سب سمجھوں ان کرچکا ہوں، مٹھی کی ریکھائیں ماننے پر ابد بدھ کا پرمان پتر ہے۔

विप्राः क्षोणिभुजो विशस्तत्-इतरे क्षीराज्य मध्वासवैः

त्वां देवि! त्रिपुरे! परापरमयीं, संतर्प्य पूजाविधौ।

यां यां प्रार्थयते मनः स्थिर-धियां तेषां त एव ध्रुवं

तां तां सिद्धि-अवाप्नुवन्ति तरसा, विधनै-अविधनी कृताः

(۱۴) وپراہ، کھیونی، بھوجو، و شس تہ تے، کھیراجیہ، بدھوا، سہ وی

توام، دیوی، ترپورے، پرارپرمیم۔ سن ترپریہ، پوجا و دھو۔

یام، یام، پرارتھتے، مناء، ستھر، دھیام، تیتے شام، تے یے، ودھروم
تام، تام، سدھم، او اپنو ونٹی، ترسا۔ وگھنیر، او گھنی، کرتا

ارتھ :- ہے دیوی ! ہے ترپورا بھگوتی ! براہمن، کھیتریہ، ویش، تتھا شودراپ، وشومئی، وشو ترنادیوی
کی پوجا دیوی میں بالترتیب دودھ، گھی، شہد، شراب کا پریوگ کر کے آپ کو ترپت کر کے، اُن آپ
میں ستھر دیوی والوں کا من جس جس سدھی کے لئے پرارتھنا کرتا ہے وہ وہ سدھی وہ نچھے سے پراپت
کرتے ہیں۔

ٹِپنی :- اس شوک سے اس بات کا سکیت (اشارہ) ملتا ہے پنجتوی کار کے سینے میں کشیر میں کسی بھی پوجا میں وہ شاریکا
کی پوجا تھی یا جو الابھگوتی کی۔ شوا بھگوتی کی پوجا تھی یا بعد رکالی کی کسی بھی پوجا میں مَن مانس کا پریوگ نہیں کرتے تھے
اُس کے پشچات ہی کشیری پنڈتوں کے کھان پان تتھا اُن کے پوتر آہار میں ہر اس ہونے لگا تھا۔

शब्दानां जननी त्वम्-अत्र भुवने, वाक्-वादिनी-त्युच्यसे

त्वत्तः केशव-वासव-प्रभृतयो-प्यावि-र्भवन्ति स्फुटम्।

लीयन्ते खलु यत्र कल्पविरमे, ब्रह्मादय-स्ते-प्यमी

सा-त्वं काचित्-अचित्य-रूप-महिमा-शक्तिः परा गीयसे।

(۱۵) شبدانام، جنہ فی، تو م، اتر، بھونے۔ واک وادنی، تیوچیہ سے

توت تاہ، کیشو، واسہ و، پر بھرتیو۔ پیاور، بھونتی، سفوٹم

لی یں تے، کھ لو، یتز، کلیہ، وے۔ برہما دیس، تے، پی می

ساتوم، کاچت، اپن تیر، روپہ، مہما۔ شکھتی، پراہ، گی یہ سے

ارتھ :- ہے ماما! اس سنار میں شبدوں کو پیدا کرنے والی آپ ہو۔ آپ ہی سرسوتی کہلاتی ہو، آپ ہی وشنو ایندروغیر دیوتا پرکٹ ہوتے ہیں، یہ برہما، وشنو، رودرکپ کے انت میں تمہارے ہی سورؤپ میں لیئے ہو جاتے ہیں، وہی آپ کوئی اچنتیہ روپ والی پراشکھتی گائی جاتی ہو۔

شینی :- اس پراشکھتی کا سورؤپ کیسا ہے کہ بارے میں اُپنشد کہتی ہے "यतो वाचो निवर्तन्ते अप्राप्य" ارتھ :- اس پراشکھتی کا من من کر نہیں سکتا ہے، دانی ورن نہیں کر سکتی ہے۔

۴ واناں چار ہیں۔ پرا، پشٹی، مدھیم، ویکھری، پرا پشنتی مध्यमा वैखरी،

देवानां त्रितयं त्रयी हुतभुजां, शक्ति-त्रयं त्रिस्वरा:

त्रैलोक्यं त्रिपदी त्रिपुष्करम्-अथो, त्रिब्रह्म-वर्णा-स्त्रय:

यत् किञ्चित् जगति त्रिधा नियमितं, वस्तु-त्रिवर्गात्मकं

तत्-सर्वं त्रिपुरेति नाम भगव-त्यन्वेति ते तत्त्वत:

(۱۶) دیوانام، ترتریم، ترتری، ہوئے، بھوجام، شکھتی تریم، تری سواہ

تریوکیم، تری پدی، ترپشکر، اتھو۔ تربرہمہ، ورنہ، تریاہ

یت کم چت، جگہ کی، تر دھا، نہ یہ متم۔ وستو ترورگا، تمہ کم

تت سرورم، ترپوری تی، نامہ،۔ بھگہ۔ تیر نیو پی تی، تیر تیر

ارتھ :- ہے ماما برہما، وشنو، رودر۔ تین گنی اگار، ستھیہ (ہو تیر، شمشانیہ) ایچھا، گیان، کریا۔ یہ تین شکھتیاں۔ 3-3-3۔ تین سور۔ بھور، بھواہ، سواہ تین لوک۔ گنگا، جمنا، سرسوتی۔ تین ندیاں

رگ، بچو، سام، تین وید۔ براہمن، کھتریہ، ویش۔ یہ تین ورن، جگت میں جو کوئی بھی دوتو تین ورگوں کے روپ میں بندھا ہوا ہے وہ سب دستوتا سے ترپورا نام کا کام ہی اُنوسرن کرتا ہے۔
 ٹپنی :- جگت امبھا کے سبھی ناموں میں سے پنجستوی کار کو ترپورا نام ادھک پر یہ رہا ہے۔ جبکہ انھوں نے بار بار اس ستوترا میں ترپورا نام سے پکارا جاتا ہے۔ ایسا کرنے پر بھی پنجستوی کار کو ترپتی نہیں ملی ہے جبکہ انھوں نے اس شلوک میں ترپورا نام کی واکھشیا ہی کر ڈالی ہے۔ پنجستوی کار کو کشمیری پنڈت ہونے کے ناطے سے اپنی اپنٹ دیوی ترپورا بھگوتی ہی ہوگی۔ ایسا معلوم پڑتا ہے۔

بھگوتی ترپورا کی آپاسا، کشمیر، کیرل اور گوڈیہ پدتی میں کی جاتی ہے۔

लक्ष्मीं राजकुले जयां रणभुवि, क्षेमं-करीम्-अध्वनि
 क्रव्याद-द्विप-सर्प-भाजि शवरीं, कान्तार-दुर्गे गिरौ।
 भूत-प्रेत-पिशाच-जम्बुक-भये, स्मृत्वा महा-भैरवीं
 व्यामोहे त्रिपुरां तरन्ति विपद-स्तारां च तोय-प्लवे

(۱۷) لکشمی، راجہ کُلے، جہ یام، رنہ بھووی۔ کھیے مم، کرم، ادھونی

کرو یاد، دوپہ، سرپ، بھا جہ، شہ ورم۔ کانتار، دُرگے، گرو

بھوت، پریت، پشاجہ، جم بوک، بھ یئے۔ سمر تو امہا بھیروم

ویا، موہے، ترپورام، ترن تی، وپرس۔ تارام، چہ، تو یہ، پلو یے

ارتھ :- راج کُل میں لکشمی روپ کا۔ یُدھ کیستھر میں جیا روپ کا۔ شیر، ماتھی، سانپوں سے بھرتے ہوئے کیٹھن دُرگیم، پہاڑ پر، شکارن روپ پاروتی کا۔ بھوت پریت۔ پشاج تنھا گڈروں کے بھیم میں مہا بھیروی روپ کا۔

۲۴
 بڑے مودے میں ترپورا کا۔ جل کے باڑھ میں تارا روپ کا ماتا کسٹرن کر کے سبھی ویداؤں کو بھکت جن پار کرتے ہیں۔
 یو یو، یام، یام، تہ نوم، بھکتا۔ شردھیا رچہ تو م، بچھتی۔ تہ تپا چلام، شردھام
 تام، یے و، و، و دھائیے ہم
 ”شری مت بھگوت گیتا“

ارتھ:- جو جو بھکت جس جس دیوتا یا دیوی کے سورپ کو شردھا سے پوجنا چاہتا ہے، اُس اُس بھکت کی ہیں
 اُسی دیوی اتھوا دیوتا کے لئے شردھا کو درڈھ کرتا ہوں، اور اس بھکت کی سبھی کامنائیں پورا کرتا ہوں۔

माया कुण्डलिनी क्रिया मधुमती, काली कला मालिनी
 मातंगी विजया जया भगवती, देवी शिवा शाम्भवी।
 शक्ति: शंकर-वल्लभा त्रिनयना, वाक्-वादिनी-भैरवी
 ह्रींकारी त्रिपुरा परापरमयी, माता कुमारी-त्यसि

(۱۸) माया، कुण्डलिनी، کریا، مہ دھومہ تی۔ کالی، کلا، مالینی
 ماتنگی، وجیا، جیا، بھگوتی۔ دیوی، شوا، شامبھوی
 شکھتی، شنکر، ولجھا، تری، نیہنا۔ واک و ادنی، بھیروی
 ہر نیم کاری، ترپورا، پراپر مئی۔ ماتا کو ماری، تہ سہی

ارتھ:- ما یا = چار سرشٹی کو بنانے والی۔ کُند لینی = مولادھار میں ٹھہری۔ کُند لینی = سورپ والی شکھتی۔
 کریا = کریا شکھتی، مہومتی = آئند شکھتی۔ کالی = پرلیہ کال میں چرچا سرشٹی کو اپنے میں لیہ کرتی ہے۔ کلا
 چندرمہ کی امرت کلا روپ والی۔ مالا = ورن مالا روپ = ماتنگا = نگ رشی کی کنیا۔ وجیا اور جیا

سرو اور ٹکڑے روپ والی۔ بھگوتی = چھ ایشوریہ والی۔ دیوی = سب کچھ دینے والی۔ اتھوا لوک چمک والی۔
 شوا = شکر کی شکستی۔ شاہد وی = شہسوی کی شکستی۔ شکر ولہا = شکر کی پیاری۔ تری نیہ نا = تین نیروں
 والی، واک وادی = سروتی روپا۔ بھروی = بھروی شکستی۔ ہرنیم کاری = ہرنیم "بیجا کھیر منتر روپا۔ ترپورا =
 تین اوستھاؤں کی ساکھی روپا۔ پراپر مئی = دشومئی تھا و شو ترن روپا۔ ماتا = جو آدر کرنے کے یوگیہ ہے۔ کو ماری =
 اگیان ناش کرنے والی۔ ایسے ہی بھن بھن ارتھوں والی ناٹوں سے تم پکاری جاتی ہو۔
 ٹپنی :- وہ شکستی ایک ہی ہے پر نتو جس سمیے جیسا جیسا کام کرتی ہے اسی کے اوسار اس کا نام پڑتا ہے۔

आई पल्लवितैः परस्पर-युतै-द्वित्रि-क्रमाद्यक्षरैः

काद्यैः क्षान्त-गतैः स्वरादिभिर्-अथो, क्षान्तैश्च तैः सस्वरैः ।

नामानि त्रिपुरे! भवन्ति खलु-या, न्यत्यन्त-गुह्यानि ते

तेभ्यो भैरव-पत्नि विंशति-सहस्रेभ्यः परेभ्यो नमः

(۱۹) آئی، پہ لہ وتیے، پرپر پوتیے۔ دیوی تری، کرما، دیکھائیے
 کا دیئے، کھیانتہ، گہ تیر، سورا، دیکھی، اتھوا کھیانتیے، شہسوی، تری، روپیہ
 نامانی، ترپورے، بھونتی، کھلو، یانیہ، تین تہ، گوہہ یانی تہ
 تہ بھو، بھیر و تپنی، وم شرتی، سہسر بھیا، پرے بھو نماہ

ارتھ :- اس اشلوک میں جگت امہاکے ۲۰ ہزار سے ادھک بیج منتروں کا سادھک نے نکیت (اشارہ) دیا ہے
 چونکہ منتر رہیہ میئے تھا گو پنی (چھپانے کے یوگیہ) ہوتے ہیں اس لئے سادھک نے انت میں اُن منتروں
 کی دیکھیانہ کر کے نمسکار کرنے میں ہی اپنے کو کرت کرتیہ مانا ہے۔

ٹپنی :- منتر = منہ نات ترایہ تہ۔ من کرنے سے جو رکھیا کرتا ہے وہ منتر کہلاتا ہے۔ منتر اچان کرتے وقت اس بات

کاسٹرن رکھیئے۔ شروہا کے اچھاؤ میں کوئی بھی منتر سچل نہیں ہوتا ہے۔ اگرچہ منتروں کی بہن بہن سحرینیاں (درجہ) ہیں، پرنتو پہلے درجہ کے منتر ایشور اوپاسنا کے منتر ہی مانے جاتے ہیں۔ ان اوپر لکھے ہوئے منتروں کی گنتی ان ہی منتروں میں ہے۔

बोद्धव्या निपुणं बुधैः स्तुतिर्-इयं, कृत्वा मनस्तत्-गतं
भारत्या-स्त्रिपुरे-त्य-नन्य-मनसो, यत्राद्य-वृते स्फुटम्।
एक-द्वि-त्रिपद-कमेण-कथित-स्तत्पाद संख्या-क्षरैः
मन्त्रो-द्धार-विधिर्-विशेष-सहितः, सत्-संप्रदाया-न्वितः

(۲۰) بودھ ویانہ پونم، بدھیئے، ستوترا، ایہیم، کرتو امنس تت گتم

بھارتیا، ترپورے، تیہ، نہ نیہ، منسا۔ پیترا دی، ورتے، سفوٹم
ایک، دو، تری، پدا، کر میہ نہ، کہ تھ تس تت، پاو، سکھیا، کھیر یئے
منتر، دھار، ودھرو، شیش، سہیتا، ست، سم پرواھا۔ نوتاہ

ادھ۔ اس شلوک کا سمبندھ پہلے شلوک ”(ایندریو) کے ساتھ ہے۔ سرسوتی کی اس ستوتی کا گیان دانوں
کومن کی ایک گرتا سے منن کرنا چاہیئے۔ اس جگت کا کارن وہی سموت شکتی ہے، ایسا جانا چاہیئے۔
پنچتوی کارنے اس ستوتی کے پہلے ہی شلوک میں منتر لکھانے کی ودھی پیشٹ سے کہی ہے، جو منتر تین
پدروں ”سؤ: کلتی“ کے کرم سے (بالترتیب) تین پادروں میں

ऐन्द्र-स्येव च शौक्ली गीतं रूपां रक्तेषु

پیشنی :- منٹل شکھی شکھتیوں کا بھنڈا رہے۔ اس شکھتی کو جگا کر اچھے کرموں میں لگانے کا موکھ سادھن منتر ہے، منتر ایک
سوکیم ایسا ہتھ پورن تنو ہے جس کے ذریعے سفول پرینترن کیا جاتا ہے۔ پر کرتی کووش میں کرنے کی پورو شکھتی
منتر میں درا جمان ہے۔

ساवद्यं निर्-अवद्यम्-अस्तु यदि वा, किं वा नया चिन्तया
नूनं स्तोत्रम्-इदं पठिष्यति नरो, यस्यास्ति भक्ति-स्त्वयि।
सञ्चिन्त्यापि लघुत्वम्-आत्मनि दृढं, संजायमानं हठात्
त्वत्-भक्त्या मुखरी कृतेन रचितं, यस्मात्-मयापि-स्फुटम्

(۲۱) ساودیم، نراودیم، استو، یہ دوا۔ کم وانہ یا، چن تہ یا
نوم، ستو ترم، پدم، پہ ٹھ شیتی، نرو۔ یہ سیارستی، بھکتی، توپی
سچین تیپانی، لکھو تم، آتمنی، درڑھم۔ سنجایہ نام، ہٹھات
توت، بھکتیا، موکھری کرتیہ نہ، رچہ تم یسمات میاپی ہنوم
یہ تی شری پنچستویا، لکھو ستواہ، پرتھماہ

ارتھ:- میرا یہ ستو تر دوش بہیت ہے یا زردوش اس چنتا سے کیا لا بھ ہے ماں! جس کو تمہاری بھکتی ہوگی
وہ یہ ستو تراوش پڑھے گا کیونکہ میں نے بھی اپنی لکھوتا کا وچار کر کے ہی اس ستو ترکی رچنا بھکتی
کے آدیش میں کی ہے۔ نہیں تو یہ میری واپالت ہے۔

ٹیپنی:- پنچستوی کارنے اس ستو تر کے انت میں ماں کے سامنے ستوتی کرنے میں اپنے کو ان ادھیکاری
سمجھتے ہوئے ”لکھو تو“ پد کا پریوگ کیا ہے۔ سمجھو ہے اسی پد کو سارنک بنانے کے ثمت اس پہلے ستو
کا نام ”لکھو ستو“ رکھا ہوگا۔

رام چرت مانس میں گو ساتیں تلسی داس جی بھی کہتے ہیں۔ ”سب جانت پر بھو، پر بھوتا سوئی تت
اپنی کہیئے بنارہا نہ کوئی۔“

چرخستودوسرا

آنند-سندر-پورندر، موکت-مالیہ

مौ-لौ हठेन निहितं, महिषा-सुरस्य।

पादाम्बुजं भवतु मे, विजयाय मञ्जु

मञ्जीर-शिञ्जित-मनोहरम्-अम्बिकायाः

चर्चस्तवः

द्वितीयः

چرچستو دوسرا

(۱) آنند، سندر، پورندر، موکت، مالیہ

مولو، ہمہ ٹھیس نہ، نہ ہمہ تم، ہمیشا سور سے

پادا مہوجم، بھوتو می، وجہ یائے، منجو

منجیر، شنبہ تہ، منوہرم، اربہ کا یاہ

ارتھ :- ایشوریہ سے شو شو بھت ایندر سے ارپن کی ہونی مالا والا۔ ہٹھ سے ہمیشا سور کے سر پر رکھا ہوا
سندر پایلوں کے جھنکار سے بھکتوں کے من کو موہت کرنے والا جگت امبھا کا چرن کلن میسر

و جئے کے لئے ہو۔

ٹپنی: अभिमानेन नश्यति जनः۔ منش کے ناش کا کارن ہے ابھمان۔ جو ماتا کے بھکت ماں کے سندر چرن
کلن کو ہر دیہ میں ستھان دیتا ہے تو وہ چرن کلن ہر دیہ میں پر ویش کرتے ہی پہلے اُس بھکت کے ابھمان روپی

ہمیشا سور کا ناش کرتا ہے۔

अहं ममेत्यव भवस्य बीजम्
अहं = ابھمان، ममे = موہ، "येदो" = اہم، اور "ममे" = منسا چکر میں پڑنے کے بیج ہیں

सौन्दर्य-विभ्रम-भुवो भुवनाधि-पत्य

सम्पत्ति-कल्पतरव-स्त्रिपुरे! जयन्ति।

एते कवित्व-कुमुद-प्रकराव-बोध

पूर्णन्दव-स्त्वयि जगत्-जननि प्रणामाः

(۲) سُوندریہ، وِجھرم، بھو و، بھو و، ناد، یہ تہ
سم یہ تہ، کلپہ تروس، تر پورے، جہین تی
لے تے، کو تو، کو د، پر کراؤ، بودھ
پورنین دوس، تو یہ، جگت جن نے پر ناما

ارتھ:- ہے جگت ماما، ہے تر پور بھگوتی آپ کے لئے کئے گئے پر نام سُوندریہ کے دینے والے ہیں، راجیہ سمیتی
کے دینے میں کلپ درکھ کے سمان ہیں، کو تارو پی کو مد کلوں کو وکست کرنے کے لئے پورن چندر مہ ہیں، ایسے
ہی آپ کے لئے کئے گئے بھکتوں کے پر نام کوئے جے کار ہو۔

देवि! स्तुति-व्यतिकरे कृतबुद्धयस्ते

वाचस्पति-प्रभृतयोपि जडी-भवन्ति।

तस्मात्-निसर्ग-जडिमा कतमो-हम्-अत्र

स्तोत्रं तव त्रिपुर-तापन-पत्नि! कर्तुम्

(۳) دیوی، ستوتی، وی تی کرے، کرتہ، بودھیس تے
واچس یہ تی، پر بھر، تہ یو پی۔ جڑی بھونتی

۳۱
تسمات، نہ سرگہ، جہ ڈما، کتھوہم، اتر۔
ستوترم، تہ، تر پور، تاپن پتی، کر ٹوم

ارتھ :- ہے ماما! آپ کے ستوتی کرنے کے لئے اوڈھیوگ میں تیر بُدھی والے برہستی وغیرہ بھی ٹوک ہو جاتے ہیں، اس لئے آپ کی ستوتی کرنے میں سو بھاؤ سے ہی ٹوکھ میں کس گنتی میں ہوں۔

ٹپنی :- تر پور تاپن پتی! تری پور = تین نگر۔ "جاگرت، سوپن، سوشوہستی" تاپن = جلانے والا، جس شکستی کے دھیان دھارنا سے تینوں اوستھا میں یہ تینوں نگر جل جاتے ہیں سمپت ہو کر "سادھک" "توری" یا "اوستھا" میں پہنچتا ہے، اس لئے شکر کو تر پور تاپن کہتے ہیں۔ اُن کی پتی اٹھوا شکستی۔ تر پور تاپن پتی کہلاتی ہے۔

یہ پرمان سکندر پور ان کا ہے۔ ہے ماما دید بھی جس کا ورن کرنے
ش्रुतिश्चभीता यं वक्ति किं
میں سمرتھ نہیں ہو اوروں کی بات ہی کیا ہے۔
तस्मात् परमं भवेत्

माता तथापि भवतीं भव-तीब्र-ताप

विच्छित्तये स्तुति-महार्णव-कर्णधारः

स्तोतुं भवानि! स-भवत् चरणार-विन्द

भक्ति-ग्रहः किम्-अपि मां मुखरी करोति

(۴) माता، तत्ھا، پی، بھ و تم، بھو، تہ، بر، تاپہ

وچھ تہ یے ستوتی، مہارنو، کرنہ دھارہ

ستوتم، بھوانی، سہ بھوت، چرنار بند

بکھتی گراہ، کم اپنی مام، موکھری کروتی

ارتھ :- ہے ماں! جو آپ کا ستوتی روپی ہمارا گریہ اُس کا کرن دھار (ملاح) جو آپ کے چرن کمل کا بھکتی کا ہٹھ ہے وہ مجھے سنار کے تہ بھر تاپ کے ناش کے لئے آپ کی ستوتی کرنے کے لئے واچال بنانا ہے اٹھوا پر برت کرتا ہے۔

ٹپنی :- بھاگوت میں پر ہلا دسر ہم بھگوان کا کرو دھ شانت کرنے کے لئے بھگوان سے کہتے ہیں! ہے بھگوان مجھے وشنو اس ہے آپ کو مستشٹ کرنے کا سادھن، دھن، خاندان، روپ۔ تپ، ویدیا، بل بُدھی نہیں ہے صرف آپ ایک ماتر بکھتی سے ستوت ہو جاتے ہیں۔

سूते जगन्ति भवती, भवती बिभर्ति

जागर्ति तत्-क्षयकृते भवती भवानि।

मोहं भिनन्ति भवती भवती रुणद्धि

लीलायितं जयति चित्रम्-इदं भवत्या:

(۵) سوتے، جگن تی، بھوتی، بھوتی، بہ بھرتی
جاگرتی، تہ کھیہ کرتے، بھوتی، بھوانی
موہم، یج نہ تہی، بھوتی، بھوتی، روہنہ دھی
لیلا یتم، جیہ تی، چترم، یدم، بھوتیاہ

ارتھ :- ہے جگت ماما آپ جگنوں کی سرشٹی پالن کتھا سنہار کرتی ہے۔ آپ ہی موہ کا ناش کرتی ہے۔ آپ سنار کو موہ سے ڈھانپے رکھتے ہو۔ آپ کی آستھر یہ مہ لپلا کو جے جے کار ہو۔

پسینی :- اُس سموت۔ پارمیشوری شکستی کے پانچ بیٹا ہیں۔ سرشٹی، ستھٹی، سنہار، پدوہان اور انوگرہ۔ ان کو بچ کر تین بھی کہتے ہیں۔

پانچ تتوں اتھوا بھو ونوں کا پرکٹ ہونا سرشٹی کہلاتا ہے۔ ان کو نیم میں رکھنا ستھٹی کہلاتی ہے، اپنے میں لیہ کرنا سنہار کہلاتا ہے، پریشور کا چورُوپ میں پرکٹ ہو کر اپنی پریشور تا کا بھول جان پدوہان کہلاتا ہے، پھر گورو کرپاے اپنے سورُوپ کو پہچان لینا انوگرہ کہلاتا ہے۔ یہی پانچ کرتیہ اُس پریشور اتھوا اُس سموت کی پیدل ہے۔

यस्मिन् मनाक्-अपि नवाम्बुज-पत्र गौरि!

गौरि! प्रसाद-मधुरां दृशम्-आदधासि।

तस्मिन्-निरन्तरम्-अनंग-शराव-कीर्ण

सीमन्तिनी नयन सन्ततयः पतन्ति

(۶) سیمن، مہ ناک، اپنی، نوامبوجہ، پتر، گوری
گوری، پر ساد، مہ دھرام، درشم، آدوہاسی
تسمن، زرنترم، انگہ، شر او، کرنہ
سی من تہ نی، نہ ینہ، سن تہ تیا، پتن تی

ارتھ :- ہے کھلے ہوئے کل پتر جیسے گورو رن والی ماں! جس بھکت پر آپ آند دایک درشٹی ڈالتی ہو، کامدیو کے بھائوں سے ہندھی ہوئی سُندر (استریاں، حکمتیاں) اب مادِ بدھیاں اُن کی طرف لگا تار دیکھتی رہتی ہیں۔
پسینی :- اُس سموت "پرم بھوکا موکھ اشٹ بدھیوں سے ڈھکا ہوا ہے۔ بھکت اس منتر میں پرا رتھا کرتا ہے۔ ہے پر بھو آپ کے پرتیہ کشیہ درشن میں بادھک اُن سبھی آدروں کو ہٹا دیجئے۔ ہے ماں جس پر آپ کی انوگرہ درشٹی ہوگی، اُس بھکت کو یہ سُندر اشٹ بدھیاں کچھ بگاڑ نہیں سکتی ہیں۔

पृथ्वीभुजो-प्युदयन, प्रवरस्य तस्य

विद्याधर-प्रणति-चुम्बित-पाद-पीठः ।

यच्चक्र-वर्ति-पदवी-प्रणयः स एष

त्वत्-पाद पंकजरजः, कणजः प्रसादः

(۷) پرتھوی بھوجو پیودینہ، پرورسی، تہ سے
وید یادھر، پرنہ تی، چومبہ تہ، پاد پی ٹھاہ
یت چکرور تی، پدوی، پرنہ یاہ، سہ یے شہ
توت پاد پنکجہ، رجاہ، کن جاہ، پرساواہ

ارتھ :- اودین نام کے راجہ کو ایسی چکرور تی پدوی ملی۔ جس کے پاد پیٹھ کو وید یادھر پر نام کرتے سمیٹے چومتے تھے
یہ اس راجہ کو آپ کے چرن کلوں کے دھول کے کنوں کا انوکھ تھا۔
شپنی :- جگت گورو شکر اچار یہ جگت جینی کے چرن کلوں کے رجاہ کن کا ہتھورن کرتے ہوئے سونڈریہ لہری کے
دوسرے شلوک ہیں۔

(شلوک) تنی یام سُم، پام سُم۔ تہ وچرن، پنکے، روہ بھوم
ورینچی، سم چنوں، ورچہ تی، لوکان، اوکلم
ووہہ، تیہ نم، شوری، کتھم اپی، سہسرنہ، شرسا

ہراہ، سم کھیو بھئیے تم، بھجے تی، بھسہ تو دھولنہ و دھم (سندرہری)

ارتھ :- برہما بھی بھولوں اٹھو چراچر سرشتی کی رچنا کر کے اُس سرشتی کو بار بار اوتھل پوتھل کرتا رہتا ہے۔ اس کا کیا کارن ہے؟ جگت گورو شکر اچاریہ اس شلوک میں کہتے ہیں، وہ برہما چراچر سرشتی میں اُس ماں کے دھولی کے کن کو ڈھونڈ رہا ہے۔ جس کارن سے برہما اس سرشتی کو اوتھل پوتھل کرنے میں مجبور ہے۔ وشنو بھگوان اس چراچر سرشتی کو شیش ناگ کے ذریعہ سر پر دھارن کرتا ہے ایسا کیوں؟ وشنو بھگوان کی یہی بھاؤ ہے اس ماں کا وہ ”رجاہ کن“ پر تھوی پر کہیں ہو گا ہی۔ میں رجاہ کن چھتر چھایا میں رہ کر اپنے کو کرتہ تھیانوں گا، بھگوان شکر چراچر سرشتی کو بھسم بنا کر وہ بھسم اپنے شریر پر ملتا ہے وہ بھی اسی بھاؤ سے ایسا کرتا ہے اُس ماں کا وہ پُرن دھولی کن“ اس بھسم میں کہیں نہ کہیں ضرور ہو گا، یہ بھسم ملنے سے اُس دھولی کن کا سپریش میرے شریر سے ضرور ہو گا جس سے میں اپنے کو دھنیہ مانوں گا۔

کल्पद्रुम-प्रसव-कल्पित-चित्रपूजाम्

उद्दीपित-प्रियतमा-मदरक्त-गीतिम् ।

नित्यं भवानि! भवतीम्-उपवीणयन्ति

विद्याधराः कनक-शैल-गुहा-गृहेषु

(۸) کلیہ درومہ، پرسو، کلیہ تہ، چتر، پوجام
اود، دی پہ تہ۔ پر یہ تما، مدرکتہ، گی تم

نیتیم، بھوانی، بھوتی م، اوپ، وینہ بین تی
ویدیا، دھراہ، کنک، شیلہ، گو، ہا، گرہے شو

۳۶
چرخپنودوسرا
ارتھ :- ہے بھوانی ! کلپ و رکھوں کے پھولوں سے الوکلب پوجا والی آپ کے اوجہلت اتیہ نیت پر یہ مستی کے راگ سے بھرے ہوئے گیتوں کو وید یا دھرمو میرون پر دت کی گپھاوں میں ویناؤں (رتاروا) پر روز گاتے ہیں۔

شپینی :- وید یا دھرمو تاؤں کی ایک یونی ہے۔
"विद्याधराप्सरो यक्ष भूतोमी देवयोनयः ।

م گیت کلامن کی ایک گرتا ایک سادھن ہے۔ اسی لئے بھگوتیا میں "ویدانام، سام ویدوسمی" ایسا کہا ہے۔ یاگیہ ویدک

کا کہنا ہے۔
वीणावादन तत्त्वज्ञः स्वरशास्त्रविशारदः तालज्ञश्चाप्रयासेन मोक्षमार्गं

निगच्छति

ارتھ :- وینا وادن کے تو کا گیا تا۔ سورشا ستر کا جاننے والا۔ تال وغیرہ کا ماہر و ودان بغیر محنت کے موکھیہ پر اپت کرتا ہے۔
پر تو در تمان یگ میں فلموں کے سنگیت جو بھی رنگ میں رنگے ہوئے ہوتے ہیں چر تر تھا وقت کا ناش کرتے ہیں۔

लक्ष्मी-वशी-करण-कर्मणि कामिनीनाम्

आकर्षण-व्यतिकरेषु च सिद्धमन्त्रः ।

नीरन्ध्र-मोह-तिमिर-च्छदुर-प्रदीपो

देवि! त्वत्-अंधि-जनितो जयति प्रसादः

(۹) لکھشی، وشی، کرنہ، کرمہ فی، کامہ فی نام
آگرشنہ، ویتہ، کمریشوچہ، سدھ، منستراہ
فی رندھ، موہ، تہ می، چھ دور، پر دیو۔

دیوے، توت، انگرھی، جہ نہ تو جیہ تی، پر ساداہ

ارتھ :- ہے ماتا، لکھشی کے وش کرنے کے کرم (कर्म) میں تھا اٹھ سدھیوں کو اپنے طرف کینچنے میں
اتھا وش کرنے میں جو بدھ منتر ہے۔ گنے موہ روپی اندھکار کے ناش کے لئے جو دیک رُوپ ہے، ایسے
ہی تہارے چرن کل سے آپن ہوئے انگرہ کو جیے جیے کار ہو۔

ٹپنی :- اشٹ بدھیاں :- انہما - مہیا، گرما، لگھا، پراپتی، پراکامیہ، ایشہ تو، وشہ تو یہ اشٹ بدھیاں کہلاتی ہے۔
 موہ = سنار کے وشیوں کی انورکتی موہ کہلاتا ہے، وہی انورکتی جب ایشور کی طرف ہو تو بھکتی کہلاتی ہے۔

دےوی! ت्वत्-अंघ्रि-नख-रत्न-भुवो मयूरवा:

प्रत्यग्र-मौक्तिक-रुचो मुदम्-उद्वहन्ति।

सेवा-नति-व्यतिकरे-सुर-सुन्दरीणां

सीमन्त-सीम्नि कुसुमस्तवकायितं यै:

(۱۰) دیوی، توت، انگرھی، نہ کھ، رتنہ، بھو وو، مہ یو کھا

پر تہ گہ، موکتک، روچو، مدم، اوڈو، ہنتی

سیوانہ تی، وپتہ کرے، سر، سندری نام

سی من تہ، سی منہ، کو سمس، تہ و، کا یتم، یئے ہ

ادھ :- ہے دیوی! آپ کے چرنوں کے کچھ رتنوں سے پیدا ہوئے، کرن موتیوں کی شوبھا والے آئندہ کو دھارن کرتے ہیں۔ جن کرفوں نے دیواستریوں کے سیوا تھا پر نام کے لئے بھکنے کے وقت "مانگ" کے ستھان (کشمیری میں نم) پر پھولوں کے گلہ رستوں کی چھٹا دھارن کی ہے۔

ٹپنی :- دیواستریاں اپنا سواگ تھا دیونو بچائے رکھنے کی بھاؤ نا سے آپ کے چرن کلوں میں جھکتی رہتی ہیں جبکہ دیوتاؤں کو ہر سیمے دیونو سے گرنے کا بھیدہ بارہت ہے۔ جیسا کہ بھگوت گیتا میں آتا ہے :- "کھینی نے، پونے، ہر تہ لو کم، وشن تی۔"

मूर्ध्नि स्फुरत्-तुहिन-दीधिति-दीप्ति-दीप्तं

मध्ये ललाटम्-अमरायुध-रश्मि चित्रम्।

ہت-چکر-چومب-ہوت-ہوک-کणि-کانورپم

جیوتیریت-ات-ہد-امب! تہ سوسرپم

(۱۱) مودھنی، سورت، توہہ نہ، دی دہتی، دی پتی، دی پتم

مدھیہ لائٹم، امرا پڈھ، ریشم، چترم
ہرت، چکر، چومب، ہوت، ہوک، کتہ کانو، روپم
جیوتریت، لت، پدم، امبھ، تہ، سوروپم

ارتھ :- ہے جگت ماتا! سر میں جو چمکتے ہوئے چندرہ کے کرنوں کا چمکتا ہوا پرکاش ہے۔ لائٹ کے مدھیہ
میں ایندر دھنوش کا جیسا پرکاش پونج ہے، ایسے ہی ہر دیہ میں جو اگنی کے انگار کو جیسا جیوتی پرکاش ہے
یہ سب آپ کا ہی سوروپ ہے۔

ٹپنی :- اس شلوک کا مہندہ پچپتوی کے پہلے شلوک کے ساتھ ہے سادھک نے ”سموت“ کا اپنے شریروپی
مندر میں ماں کا جس روپ میں ساکیات کار کیا ہے اُس کی پھر سے پوٹھی اس شلوک میں کی ہے۔

رپم تہ سفوریت-چندر-مہریچ-گورم

آللوکتہ شیرسی واک-ادھ-دیوتم-یاہ

نی: سیم-سوکیت-رچنا-موت-نیرہر سس

تسہ پراساد-مڈورا: پراسرنتی واک:

(۱۲) روپم، تہ، سفوریت، چندر، مہریچ، گورم
آلوکتہ، شیرسی، واک، ادھ، دیوتم، یاہ

نہ سی مہ، سوکیتہ، رچنا، مرت، زربھر سے
تیسے پرساد، مہ دھوراء، پرسرنتی، واپاہ

ارتھ :- پورن چندرمہ جیسے گوروان ولے تمہارے سوروپ کا جو سر میں (سہرا میں) ٹھن کرتے ہیں،
اُن کو سیمارہیت سندروانیوں کے رچنا رُپ امرت سے بھرے ہوئے۔ اُس بھکت کے کُچ سے
ماں کے اُنوگرہ سے بنی ہوئی مڈروانیاں۔ ہنکسی پریتن کے خود بخود ہی نکلتی رہتی ہیں۔

ٹپنی :- مُوک ہوئی واپال، پنگو چڈی، گرورگہن

جاسو کر پاسو دیاں۔ درو، سکل کلہ مل دہن

ارتھ :- جن کی کرپا سے گولگا بہت سندربولنے والا ہو جاتا ہے اور سنگڑاؤلا دُورگم پہاڑ پر چڑھ جاتا ہے
وہ کلہ یگ کے سب پاؤں کو جلا ڈالنے والے دیاؤ بھگوان مجھ پر دیا کرے۔

سیندھور-پاंसو-پٹل-छुरिताम्-इव-द्यां

त्वत्-तेजसा जतुरस-स्नपिताम्-इवोर्वीम्

यः पश्यति क्षणमपि त्रिपुरे! विहाय

ब्रीडां मृडानि! सुदृशस्तम्-अनु-द्रवन्ति

(۱۳) سندور، پامسو، پٹل، چھوڑیتام، یہ و، دیام

توت تیتجا، جہ تو، رسہ، سنہ پتام، یہ ور، ویام

یا، یہ شہ تی، کھیہ نم، اپی، ترپورے، وہائے

وری ڈام، مرڈانی، سُدور شس، تم، اُنودرون تی

ارتھ :- ہے ماما، رُندور کے جیسے لال دُمولی ہے آکاش کو ڈھانپا ہوا۔ ایسے ہی اُوت کے لال ترل پدارتھ میں ڈوبی ہوئی پر تھوی جس بھکت کو دکھائی دیتی ہے۔ یعنی آکاش اور پر تھوی اُس ماما کے لال سوروپ سے اوت پر وت ہے، جو بھکت ایسا اُنو بھو کرتا ہے اُس بھکت کے پیچھے پیچھے اُشٹ سِندیاں لڑکتی پھرتی ہیں ٹیپنی :- ماما کا سوروپ (جو گُن پر دھان مانا جاتا ہے اس لئے اُس کا رنگ لال مانا گیا ہے) لالی میرے لال کی، جت دیکھوں تر ت لال۔ لالی دیکھن میں گئی، میں بھی ہو گئی لال (گو پی، بھاگوت سے)۔

मातः-मुहूर्तम्-अपि-यः स्मरति स्वरूपं

लाक्षा-रस-प्रसर-तन्तुनिभं भवत्याः ।

ध्यायन्त्य-नन्य-मनस्, स्तं अनंग-तप्ताः

प्रद्युम्न-सीमनि सुभगत्व-गुणं तरुण्यः

(۱۴) ماتر، موہرتم، اپنی یاہ، سُمرتی، سورپم

لاکھیا رس، پر سمرتن تو، نہ بھم، بھ و تیاہ

دھیانِ نی، انہ نیہ، من سا، تم انگ، تپ تاہ

پر دیو منہ، سہ منہ، سو بھگہ تو، گو نم، تہ رویناہ

ارتھ :- ہے ماما! جو بھکت آپ کے لاکھیا رس کے سُوکھیم تار کی بھانتی آپ کے اُردوچہ نیہ، سوروپ کا

موہورت ماتر بھی سمرن کرتے ہیں اُس بھکت کی شکستی شالی ایند ریاں وش میں ہو جاتی ہیں۔

ٹیپنی :- "तस्यावश्यानि इन्द्रियाणि सदश्च" اُنشد۔ جو بھکت ماما کے اُس سُوکھیم سے سُوکھیم سوروپ جس کے بارے میں اُنشدوں کا کہنا ہے "انورنی یان، مہتو ہی یان" کا سمرن کرتے ہیں اُس بھکت کی ایند ریاں

وش میں ہو جاتی ہیں۔ وہ بھکت ایند ریوں کے وش میں نہیں رہتا ہے۔

योयं चकास्ति गगनार्णव-रत्नम्-इन्दुः

योयं सुरा-सुर-गुरु पुरुषः पुराणः ।

यत् वामम्-अर्धम्-अन्धक-सूदनस्य

देवि! त्वमेव तत्-इति प्रतिपादयन्ति

(۱۵) یویم، چکاستی، لگہ نار، نہ و، رتنم، ایندو
 یویم، سورا، سور، گوروہ، پورشاہ، پورانانہ
 بیت و امم، اردھم، یدم، اندھک، سودنہ سی
 دیوی، توم، یے و تیتیتی، پرتہ پادینیتی

ارتھ :- ہے مانا، آکاش رُوپی سمندر کارت رُوپ چندرمہ تم ہی ہو۔ تم ہی آد پرش ناراین ہو۔ شکر کا اردھ دم
 بھاگ (پاروتی) تم ہی ہو۔ ایسا دوان سدھ کرتے ہیں۔
 بیٹینی :- جو جو بھوتی کیٹ۔ کانتی کیٹ۔ شکتی کیٹ و ستو ہے اس کو تومیری ناراینی شکتی سے ہی اپن ہوا مان۔

इच्छानुरूपम्-अनुरूप-गुण-प्रकर्ष

संकर्षिणि! त्वम्-अनुसृत्य-यदा-बिभर्षि ।

जायेत स त्रिभुव-नैक गुरु-स्तदानीं

देवः शिवोपि भुवन-त्रय-सूत्रधारः

(۱۶) یچیانو، رُویم، انورُویم، گونہ، پر کرشم

سکرشی، توم، اٹو سترتیه، پدا، بہ بھرشی

جاے تہ، سہ، تر، جھو، نیئے کہ، گورو، تدا، نیم

د یواځه، شوپي، بڅوون، تریه، سوتر و د هاراه

ارتھ :- ہے بھگوان شنکر کو وشیہ میں کرنے والی ماں۔ جب آپ اپنی سوتیلہ شمسکتی کے مطابق اُنکھڑے گنوں کے اوت کرشن کو دھارن کرتی ہو تبھی وہ شو بھی تینوں بھو و نوں کا گورو بنکر تین لوگوں کے سرحن پالن سنہار رُو پی نائیک کا سوتر دھارن ہوتا ہے۔
 ارتھ :- وہ نارانی شمسکتی ہی جگت کی اپتی کا کارن ہے، اُسی شمسکتی سے ہی یہ سب جگت چٹھا کرتا ہے اس تنو کو سمجھ کر شر دھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور بھکتی سے یکت بھکت جن اُس ”سموت“ اُتھوا نارانی شمسکتی کا بھجن کرتے ہیں۔

रुद्राणि! विद्म-मयीं, प्रतिमाम्-इव-त्वां

ये चिन्तयन्त्य-रुण-कान्तिम्-अनन्यरूपाम् ।

तानेत्य-पक्ष्मलदृशः प्रसभं भजन्ते

कण्ठावसक्त-मृदु-बाहु-लता-स्तरुण्यः

(۱۷) رودرانی، و در روم، میم، پرتہ مام، یہ و توام
یے چن تہ، ین تہ، رُونہ، کانتم، انہ نیہ، رُو پام
تان، یے تیہ، کچملہ، در شاہ، پر سبھم، بکھ جنتے
کنٹھا و سکتہ، مردو، باہو، لتا، تہ رُونیاہ

ارتھ :- ہے رُودرانی ! جو بھکت جن آپ کی لال دیتی والی، اُلوگ رُوپ والی۔ لال رُودر کی بنی ہوئی مورتی جیسی کے سُرُورپ کا چن تن کرتے ہیں، بندھیوں کی پچھانہ ہونے پر کبھی انہ مادہ دھیاں بل پور وک اس بھکت کے گلے تپا ہُوڈال کر اپنے وش میں کرنا چاہتی ہیں۔

اشٹ سدھیاں :- انہ ما جس شکستی کے بل سے منش اُنویسا چھوٹا بن سکتا ہے۔ (۲) مہا :- شری پھولنا (۳) گہرما :- پچھا نو سار بھاری یا ہلکا بننا (۴) نگھا :- بہت ہی ہلکا ہونا۔ (۵) پراپتی :- کسی دُور لہجہ و ستوک کو حاصل کرنا۔ (۶) پراکاشم :- جس کی پراپتی سے سبھی کامائیں سدھ ہوتی ہیں۔ (۷) ایثوتم :- سب کے اُوپر ہونا۔ (۸) وشیہ توتم :- سبھی کو اپنے ادھین کرنا۔

त्वत्-रूपम्-उल्लसित-दाडिम-पुष्परक्तम्

उत्-भावयेत्-मदनदैवतम्-अक्षरं यः ।

तं रूप-हीनम्-अपि, मन्मथ-निर्विशेषम्

आलोकयन्ति-उरु-नितम्बभरा-स्तरुण्यः

(۱۸) توت رُوپم، اولہ، سہ تہ، داڈمہ، پُوشیہ، رکت
اوت بھاویت، مدنہ، دیوتم، اظہیرم، یاہ
تم رُوپہ، ہی نم، اپنی، من مہ تھ، نروشیہ شتم
آلوکہین تی، اورو، نہ تہ مہ، بھرا، تر ویناہ

ارتھ :- جو بھکت کھلے ہوئے انار کے پھول کے سمان لال ورن والے (اکیر) ایک ہی اوستھائیں رہنے والے اتھوا "کیم" بیج اکیر والے آپ کے رُوپ کو کامدیو کے ستھان پر بھادنا کرے، اس کو رُوپ کو بھی شندر شکستیاں (انہ مادہ دھیاں) کامدیو کی بانٹی دیکھتی ہیں۔

شپنی :- انہ مادہ شکستیاں آپ کے بھکت کے پاترا پاترا کا وچار چوڑ کر اس کو اپناتی ہیں۔

ध्यातासि हैमवति! येन हिमांशु-रश्मि

माला-मल-द्युतिर्-अकल्मष-मानसेन।

तस्या-विलम्बम्-अनवद्यम्-अनल्प-कल्पम्

अल्पैर्दिनैः सृजसि सुन्दरि! वाक्-विलासम्

(۱۹) دھیائے، ہے مہ وئی، یے نہ بہ مامشو، رشمی

مالا ملہ، دیوترا، اکلمشہ، مانہ سیہ نہ۔

تسیا، ولبھم، انہ ودھیم، انہ لپہ، کلیم

ایئے، دنیہ، سر جہ سی، سندری، واک و لاسم

ارتھ :- ہے ہمالیہ کی پٹری! جس نے زمیں من سے۔ چندر مہ کے کرنوں کے سموہ جیسے۔ زمیں دیتی سے شکت

آپ کا دھیان کیا ہے۔ ہے ماما وہ بھکت بغیر کسی کشٹ کے کچھ دنوں میں ہی گیان وان بنتا ہے۔

انقوا "انرگل" بغیر کسی روکاوٹ کو تیا نہیں (شاعری) کرنے میں سمرتھ ہوتا ہے۔ - कवित्वं वंशमं हेद्यम्

ٹپنی :- "تنترالوک" میں کہا ہے ماں کے انگرہ کا پانچواں لکھین ہے "کو تیا" پنا کسی اوڈھیوگ کے "کو تیا" کا پر سار

(پھیلاؤ) ماں کے انگرہ سے ہی سمجھو ہے۔

आधार-मारुत-निरोध-वशेन येषां

सिन्दूर-रंजित-सरोज-गुणानु-कारि।

तीव्रं हृदि स्फुरति देवि! वपु-स्त्वदीयं

ध्यायन्ति तान्-इह समीहित-सिद्ध-साध्याः

(۲۰) آدھار، ماروتہ، نہ رودھ، وشپے نہ، یے شام
سندور، رنجہ تہ، سروج، گونانہ کاری
تہ بھرم، ہرد، سفر تی، دیوی، وپوس، تودی یم

دھیان تی، تان یہ ہم، سہ می، ہمتہ، سدھ سا دھیہ

ارتھ :- ہے ماں! جن بھکتوں کو ٹولادھار والو کے روکنے سے۔ سندور میں رنگے ہوئے گل کے ٹوکیم تار کا جیسا پتی
مان آپ کا سوروپ ہر دیہ میں پرکٹ ہوتا ہے۔ اُن ایسے بھکتوں کا دھیان اپنا اچھ لشت سدھ کرنے کے
لئے سدھ اور سا دھیہ کرتے ہیں۔

شپینی :- پنجتوی کار نے دھیان یوگ سے اس انروچئی شکستی کا ساکھیات کا رکیا ہے اس کے دھیان کا کیندر تھا ہر دیہ
اُس شکستی کا سوروپ کیا ہے اس کے بارے میں کہتا ہے: "तीब्रं त्वदीयं वपुः" (ارتھ) آپ کا سوروپ تبھر
دیتی مان پرکاش جیسا ہے۔ جس پرکاش کے سامنے سُر یہ، چندرہ اگنی، پرکاش پھیکا پڑتا ہے۔

त्वाम्-ऐन्दवीम्-इव कलाम्-अनुभाल-देशम्

उत्-भासिता-म्बर-तलाम्-अवलोकयन्तः ।

सद्यो भवानि! सुधियः कवयो भवन्ति ।

त्वं भावनाहित-धियां कुल-काम-धेनुः

(۲۱) توام، آیندویم، یہ وکلام، انوبھال، دیے شتم
اوت بھاسہ تا مبرتہ لام، اولوک، ین تاہ

سہ دیو، بھوانی! سُودھیہ، کہ دیو، بھونتی
توم، بھاونا، ہتہ دھیام، کلمہ کام، دھیے نوہ

ارتھ :- ہے ماما! چندرکلا کے سمان للاٹ میں۔ چمکائے ہوئے چت آکاش والے آپ کے ایسے سُوروپ کو جو دیکھتے ہیں وہ اُسی کھین، وودوان تنھا کوئی بنتے ہیں۔ آپ کی شرودھا دھارن کئے ہوئے بدھی والوں کی آپ کا مدنیو ہو۔ یعنی ہر ایک کا مانا پورن کرنے والی ہو۔
شپنی :- پنچتوی کارنے پہلے شلوک "آندرلیو" کی ان ۲۰ دیں تنھا ۲۱ دیں شلوک میں پھر سے سنکیت رُوپ سے پوشی کی ہے۔

त्वां व्यापिनीति समना इति कुण्डलीति

त्वां कामिनीति कमलेति कलावतीति।

त्वां मालिनीति ललितेत्य-पराजितेति

देवि! स्तुवन्ति विजयेति जये-त्युमेति

(۲۲) توام، ویاپی، نی تی، سہ منا، یہ تی، کُٹلی تی

توام، کامہ نی تی، کملے تی، کلاوتی تی

توام، مالی نی تی، لکے تے، و، پراجہ تے تی

دیوی! ستوونتی، وجہ یے تی، جیے، تیوے تی

ارتھ :- ہے ماما آپ کو سرودیا پک، نرمل من والی، کٹلینی شکستی، بھکتو کی ہر کا مانا کو پوری کرنے والی

کمل کی طرح منکوحیت اور وکسیت ہونے والی۔ سبھی کلاؤں سے یکت۔ ورن مالارو پنی سندرنا کا
بھنڈار۔ جس کو کوئی جیت نہ سکے۔ وجیارو پنا، جیارو پنا، ایسے ہی بھین بھین ناموں سے بھکت جن شتوتی
کرتے ہیں۔

ٹپنی :- ”ایک، ست، وپراہ، بہودھا و دنتی“ ایک ہی اُس شکھتی کو وودوان بھین بھین ناموں سے پکارتے ہیں۔

ये चिन्तयन्त्य-रुण-मण्डल-मध्य-वर्ति

रूपं तवाम्ब! नव-यावक-पंक-पिंगम्।

तेषां सदैव-कुसुमायुध-बाण-भिन्न

वक्षःस्थला-मृगदृशो-वशागा भवन्ति

(۲۳) یے چن تہین تے، رُونہ منڈل، مدھیہ، ورتی
رُوپیم، تہ وامبہ، نہ و، یاوک، پنک، پنگم
تے شام، سہ دیو، کو سما یڈھ، بانہ، بھ تہ
وکھس تھلامرگہ درشو، وشہ کا بھونتی

ارتھ :- جو بھکت سریرہ منڈل میں ٹھہرے نئے ترل مہاور جیسے لال تمہارے سورو پ کا چنتن کرتے ہیں اُن
بھکتوں کا کام دیو کے بانو سے چھلنی بنی ہوئی چھاتی والی سندر شکھتیاں اٹھوا انسان کے وشووں سے

اُو بھی ہوئی تنگ آئی ہوئی ایندریاں وش میں ہو جاتی ہیں۔ "यन्मण्डलं दीप्तिकरं विशालं"

ٹپنی :- پیچستوی کارنے اس شلوک میں گایتری او پاسا کا شکیت دیا ہے، جبکہ سریرہ منڈل میں ٹھہرا ہوا تیج جس کو گایتری
منتر میں کہے ہوئے "ببرگ" نام سے پکارا گیا ہے جکت امبھا کا ہی الوگا۔ پرکاش ہے جس کے بارے میں بھوشیہ پوران

यन्मण्डलं दीप्तिकरं विशालं रत्नप्रभं तीब्रमनादिरूपं میں ورن ہے۔

उत्तप्त-हेम-रुचिरे त्रिपुरे! पुनीहि

चेत-श्चिरन्तनं-अघौघवनं लुनीहि।

कारागृहे निगड-बन्धन-पीडितस्य

त्वत्-संस्मृतौ झट्-इति मे निगडा-स्त्रुट्यन्तु

(۲۴) اوت تہ پتہ، پیہ مہ، رُوجہ رے! تہ پورے
پوئی ہے۔ چے تاہ، چرنہ نم، اگھوگہ ونم، لوئی ہے
کارا گرہے، نہ گڈ، بندن، پی ڈتہ سے
توت سم، سو مروتو، جھٹ پی تی مے، نگڑ اس، تروٹین، تو

ارتھ :- تین اوستھاؤں کی ساکھی ماں! تپائے ہوئے سونے کے جیسے سُندر سُوروپ والی ماں! میرے
رچت کے انت جنوں کے پاؤں کے گھنے جنگل کو کاٹو۔ سنار رُوپی جیل خانے میں بیڑیوں کے بندھن
سے پیڑت مجھے آپ کا سُرن کرتے ہی اسی کہیں سبھی بیڑیاں ٹوٹ جائیں!
ٹپنی :- سنار رُوپی جیل کی بیڑیاں ماما کے سُرن سے ٹوٹ ٹوٹ کر گر جاتی ہیں۔ جب واسد یو بال کرشن کو اپنے سر پر
اٹھاتا ہے یعنی بھگوان کی شرن میں آتا ہے تو واسد یو کی سبھی بیڑیاں ٹوٹ جاتی ہیں۔ بھگوان کے بدلے جب مایا کو
سر پر اٹھاتا ہے تو پھر سبھی بیڑیاں، دروازوں کے تالے جوں کے نونگ جاتے ہیں بھگوان کو سر پر اٹھانے کا بھوارتھ
ہے بھگوان کے شرن میں جانا۔ کھوپڑی میں بھگوان اٹھوا نارا نی شکتی کے چپن کرنے سے سبھی بیڑیاں ٹوٹ
جاتی ہیں۔ (بھاگوت)

शर्वाणि! सर्वजन-वन्दित-पाद-पद्मे!

पद्मच्छद-च्छवि-विडम्बित-नेत्र-लक्ष्मि!

निष्पाप-मूर्ति-जन-मानस-राज हंसि!

हंसि त्वम्-आपदम्-अनेक विधां जनस्य

(۲۵) شروانی، سرو، جہنہ، وندتہ، پادپدمے!
 پدم، چھدر، چھو، وڈمبہتہ، نیتز لکھشمی
 نیش پایہ، مورتی، جنہ مانسہ، راج ہم سی
 توم، آپدم، انیکہ، ودھسام، جنہ سے

ارتھ :- ہے جگت ماتا! ہے سبھی جنوں سے پر نام کئے ہوئے چرنوں والی۔ کل پتروں کی شوبھا کے
 سمان شندر نیتروں والی۔ سدھ انتاہ کرن والے بھکتوں کے من روپی مانس سرور کی ہے راجہ
 ہم سنی! آپ سبھی پرکار کی آپدائیں بھکت جنوں کی نشٹ کرتی ہیں۔
 ٹپنی :- جو بھکت اس ماں کا ساکھیات کار چاہتا ہے اس کے لئے آدھک ہے کہ وہ اپنے من کو نرم بنائے۔
 یعنی جب بھکت کا من مانس سرور بنے گا تبھی وہ سموت روپی ہم سنی وہاں ڈیرا ڈالے گی "تم اگر توہ اپنی دیتہ
 شوکاہ" منکپ رہیت من میں ہی اس "سموت" شکھتی کو دیکھا جاسکتا ہے۔

तत्त्वत्-पाद-पंकज-रजः प्रणिपात-पूतैः

पुण्यैर्-अनल्प-मतिभिः-कृतिभिः कवीन्द्रैः

क्षीर-क्षपाकर-दुकूल-हिमाव-दाता

कैर्-प्यवापि भुवन-त्रितयेपि कीर्तिः

(۲۶) توت، پادپنکج، رجاہ، پر فی پاتہ، پوتیئے
 پونئیئے، انلیہ، مہ تہ بھیہ، کرتہ بھی، کویندریئے

چرخیتو دوسرا
کھیر، کھیہ پا کر، دُو کوں، ہماو، داتا
کیر، اپنی، واپی، بھوونہ، ترترہ، پی، کرتی

ارتھ :- آپ کے چرن مکلوں کی دھولی کو، پر نام کرنے سے پو تر بنے ہوئے کسی پونیا تماو، بدھیا نوں، کرتے کرتے کو یوں نے دودھ، رشیم، برف جیسی نرم کرکرتی پراپت کی ہے۔

شیشنی :- سمبھاؤنسی، چاکرتی، مرنات، اندر چتھے، "ماندنیہ پرش کے لئے کرتی کا نہ ہونا، اٹھوا کرتی (بدنامی) ہونا مرنے سے بھی ری بات ہے گزرتی کیلئے کرتی کا ہونا یاد دلاتی ہے جبکہ لوگا کھیہ مٹی نے ۲۴ سنکاروں میں "یش سکام" کو ایک مہتو پورن سنکار مانا ہے، اس سنکار میں گورو شیشہ کو آشیرواد دیتا ہے "یشوی بھرو" ! *ब्रह्मविद्या* ہے بٹا ! تو کرتی والا۔ اٹھویش والا ابن۔ تمہارا جیون تب پھل جیون ہے جب تمہاری نرم کرکرتی دسوں دشاؤں میں پھیل ہو، وہ کرتی پراپت کرنا آسان نہیں، پرتو جس بھکت پر ماں کا آؤگرہ ہوگا، وہی نرم کرکرتی والا ہوتا ہے جیسا کہ اوپر کے شلوک میں درج ہے

त्वत्-रूपैक-निरूपण-प्रणयिता बन्धो दृशो-स्त्वत्-गुण
ग्रामा-कर्णन-रागिता श्रवणयो-स्त्वत्-संस्मृति-श्चेतसि।
त्वत्-पादार्चन-चातुरी करयुगे, त्वत् कीर्तनं-वाचि मे
कुत्रपि त्वत्-उपासन-व्यसनिता, मे देवि! मा शाम्यतु

(۲۷) توت، روپئے کہ، نہ روپنہ، پر نہ تیا، بندھو، دشتو، توت گنو
گراما، کرننہ، راگہ تا، شرو، نہ پوہ۔ توت سم سمرتی ہ چے تری
توت، پاوارچنہ، چاتوری، کرگیے۔ توت، کرتہ کم، واچہ، میہ
کو تر پانی، توت، اوپاسنہ۔ ولس نہ تا، میہ دیوی ! ماشامیہ تو

ارتھ :- ہے ماں ! میرے نیتروں کو آپ کے دیکھنے کے پریم کا لگاؤ۔ کانوں کو آپ کے گونوں کے سننے کا راگ۔
چت میں آپ کی سُمرتی۔ میسر ہاتھوں میں آپ کے چرنوں کی سیوا کا چاٹو تیری۔ میری دانی میں آپ کا کرتن
کبھی کہیں اتھو کسی بھی اوستھا میں کم نہ ہو۔

ٹپنی :- جو ماں کا بھکت ساری کر میڈریاں گیانیدریاں ماں کے ہی پوجن وغیرہ میں وسیت رکھتا ہے، اُس بھکت
کا ”یوگ کیم“ کیسے چلتا ہے ایسے بھکت کے بارے میں بھگوان کی گیتا میں پرتگیا ہے۔
جو بھکت رات دن اسی ”سموت“ شکتی کی اُپاسنا میں لگے رہتے ہیں ایسے بھگتوں کا یوگ اور کیم، وہ سموت شکتی
رُپ ماتا ہی چلاتی ہے۔ (یوگ = اپراپت کی پراپتی۔ کیم = پراپت کئے ہوئے کی رکھشا۔)

उद्दाम-काम-परमार्थ-सरोज-षण्ड-

चण्ड-द्युति-द्युतिम्-उपासित-षट्-प्रकाराम् ।

मोह-द्विपेन्द्र-कदनोद्यत-बोध-सिंह-

लीला-गुहां भगवतीं त्रिपुरां नमामि

(۲۸) اود، دام، کامہ، پرمارتھ، سروجہ، شند

چنڈ، دیوتی، دیوتم، اوپا، سہ تہ، شٹھ، پرکارام

موہ، دیپندر، کدنو، دتہ، بودھ، سمہ

لیلا، گوہام، بھگوتم، ترپورام، نامامی

ارتھ :- سیمارہیت (حد رہیت) اس لوک کے تھا پرمارتھیک بچھا روپی کل سرور کو پر پھوٹ کرنے
کے لئے پرچنڈ سُرہ کی جیسی پرکاش والی۔ یوگ کے چھ انگوں سے اُپاسنا کی جانے والی۔ موہ روپی ہاتھی کو مارنے

کے لئے تیار بیٹھی، گیان روپی شریہ کی پسلا گھٹا بنی ہوئی ترپور اچھلکوتی کو نمسکار ہو۔

ٹپنی :- ہے ماما جو میری سیمار بیت اس لوک کی اتھوا پار مارتھک بچھائیں ہیں، وہ مانیئے ایک کل کا سرور ہے جیسے کل کا سرور سُرہ اوڈے سے پر پھولت ہوتا ہے، ویسے ہی آپ میری سیمار بیت بچھاؤں کے لئے پر کھر سُرہ ہو یعنی آپ ہی میری بچھاؤں کو پورن کر سکتی ہیں، ماں! میرے موہ روپی ہاتھی کا ناش گیان روپی شریہ کر سکتا ہے وہ گیان روپی شریہ بھی کہیں ادھر ادھر نہیں ہے بلکہ ماں آپ ہی اُس شریہ کے کھیلنے کی گھٹا ہو، یعنی میرے موہ کا ناش کرنے والا شریہ بھی آپ کے ہی نینتران میں ہے۔

गणेश-वटुक-स्तुता-रति-सहाय कामान्विता

स्मरारि-वर-विष्टरा, कुसुमबाण-बाणै-र्युता ।

अनंग-कुसुमादिभिः परिवृता च सिद्धैः त्रिभिः

कदम्ब-वन-मध्यगा, त्रिपुर-सुन्दरी पातु नः

(۲۹) گنیش، وٹک، ستوتا، رتی، سہائے، کا مانوتا

سمراری، وٹشٹرا، کوسمبا، بانیر، یوتا

اننگہ کوسما دی بھی، پور ورتاچہ، سدھیہ، تر بھی

کد مہ ون، مدھیہ گا، ترپور، سندری، پاتو، ناہ

اردھ :- گنیش، ششکر، وٹنو، برہما سے کئی ستوتی والی۔ رتی بہیت کا مدیو سے ٹکیت، اوتم شواسن پر بیٹھی ہوئی اربند، اشوک، پچوت، نو ملکا، نیلوپل کا مدیو کے ان پانی بانوں سے ٹکیت۔ اُونماد، تاپن، شوشن، ستبھن، تتھاسم موہن، ان پانی کھیتوں سے گھری ہوئی، تین بدھ منتروں ”انیم، کلیم، سُوہ“ منتروں سے پراپت ہونے والی (اتھوا کی گئی ستوتی والی) کد مہ و رکھوں کے دن میں ٹھہری ہوئی ایسی ترپور سندری

میری رکھشیا کرے۔

ٹپنی :- جس کامدیو کے بان دیوتاؤں اسروں، منشیوں میں کہیں اسپھل نہیں رہے۔
 "انہیں بانوں
 تھکا کامدیو کی سم موہن وغیرہ شکھتیوں سے تر پور بندری گھیری ہوئی ہے۔ کد مہور کہ بھی سمومین وغیرہ شکھتیوں کا
 ادبہ یوگی مانا گیا ہے وہ ماں اسی کد مہور کیوں کے جنگل میں بٹھری ہوئی ہے، جس کامدیو کو شکر نے بھسم کیا تھا،
 وہ شکر بھی جس کا آسن بنا ہے۔ اسی شکھتی شالی ماں کے سامنے کامدیو اربندہ وغیرہ پانچ بان اتھوا کامدیو کی
 اؤنماد وغیرہ شکھتیاں کیا ہتھو رکھتی ہیں۔

کامدیو کے پانچ بان (پھول)، اربند، اشوک، چوٹ، نوبلہ کا۔ نیلوپیں۔
 پانچ بانوں کی پانچ شکھتیاں: اؤنماد، تاپن، شوشن، ستھین، سم موہن۔
 کد مہور کہ۔ سم موہن وغیرہ پانچ شکھتیوں کا سہایک درخت مانا جاتا ہے۔

यस्तोत्रम्-एतत्-अनुवासरम्-ईश्वरायाः

श्रेयस्करं पठति वा यदि वा श्रृणोति ।

तस्येप्सितं फलति राजभिर्-ईडचतेऽसौ

जायेत स प्रियतमो हरिणेक्षणानाम्

(۳۰) یاستو ترم، یے تے، اؤوا سمر، ایشورا یاہ

شری یسکر، پٹھتی وا، یدی وا، شر نو تی

تسپ ستم، پھلتی، راجہ بھر، ایڈیتے سو

جایے تہ، سہ، پر یہ تمو، ہری نیے، کھیہ نا نام

ارتھ :- جو جگت ماما کا یہ کلیان کاری ستو تر روز پڑھتا ہے یا سنتا ہے۔ اس کی سبھی کامنائیں سیدہ ہو جاتی

ہیں، وہ بھکت راجاؤں سے بھی ستوتی کیا جاتا ہے تھا انہ ماد سدھیوں کا وہ پیارا بنتا ہے۔
ٹپنی :- ماں جو آپ کی شرن میں آتے ہیں، سبھی راجے مہاراجے ان کے شرن میں آتے ہیں۔ انہ ماد سدھیاں ان کے پیچھے پیچھے لڑھکتی پھرتی ہیں۔

बहोन्द्र-रुद्र-हरि-चन्द्र-सहस्र-रश्मि-

स्कन्द-द्विपानन-हुताशन-वन्दितायै ।

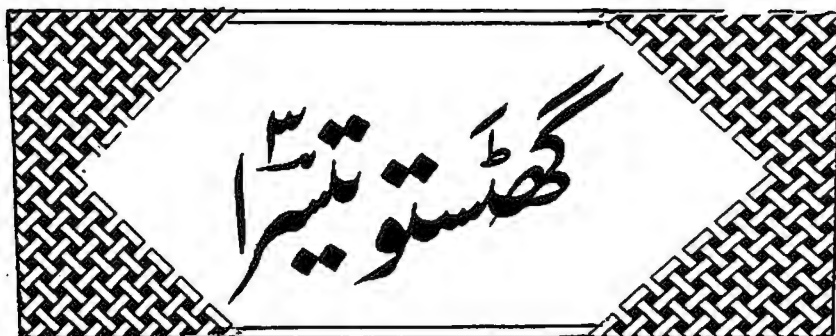
वागीश्वरि! त्रिभुवनेश्वरि! विश्वमातः

अन्त-र्बहिश्च कृत-संस्थितये नमस्ते

(۳۱) برہمندر، رودر، ہری چندر، سہسر رشی
سکندہ، دیانہ نہ، ہوتا شنہ، وندتا یئے
واگیشوری، تر بھونیشوری، وشو ماتر
انتہر، بہ ہر شچہ، کرتہ سم سہتی تہ تیئے، نمستے

ارتھ :- ہے وانیوں کی سوامنی ! تین بھونوں کی سوامنی ! ہے جگت جنی ! برہما، ایندر رودر وشنو، چندر
سُریہ کمار، گنیش تھا اگنی دیوتا سے کی ہوئی پرنام والی۔ گیا نیندریوں، کر میندریوں پانچ پران۔ من
بدھی تھا چت میں سہتی والی (شکھتی دینے والی ماں ! آپ کو بار بار نمسکار ہو۔
ٹپنی :- ین مایا، وش، ورتی، وشوم، اکھلیم، برہما دیوتا سوراہ
یت، سہ نوا، امرشیہ، بھاتی سکھم۔ رجو، بیتھا ہیر، بھرماہ

ارتھ :- جس سموت اٹھو امایا کے وش میں جگت، برہما دیوتا اور اسور بھی ہیں۔ جس مایا کی تاسے رسی میں سرپ کے
بھرم کی بھانتی یہ سارا جگت معلوم پڑتا ہے۔ اُس مایا پتی رام کی شکھتی کو نمسکار ہو۔



घटस्तवः

तृतीयः

گھٹتوتیرا

देवि! त्र्यम्बक-पति! पार्वति! सति! त्रेलोक्यमातः! शिवे!
शर्वाणि! त्रिपुरे! मृडानि! वरदे! रुद्राणि! कात्यायिनि!
भीमे! भैरवि! चण्डि! शर्वरि! कले! कालक्षये! शूलिनि!
त्वत्-पाद-प्रणतान्-अनन्यमनसः पर्याकुलान् पाहिनः

(۱) دیوی، ترمیمہ کہ پتی! پاروتی! سہ تی! - تریلوکیہ! ماتا! - شرُوا!
شروانی! ترپورے! مرڈانی! اورے! ارودرانی! کاتیاہنی!
بھی میہ! بھیروی! چنڈی! شروری! کالے! کالہ کھیے! اُشولینے
توت پاد، پرنتان، انہ نیہ منساہ - پریا کلان، پاپی ناہ

ارتھ :- دیوی! = ہے کریدن ریشیل ماتا - ترمیمہ کہ پتی! اشکر کی شکھتی - پاروتی! = پروت کی پتری -
ستی! = ہے سستی - تریلوکیہ! ماتا! = ہے تین لوگوں کی ماں - شرُوا! = ہے کلیان کاری - شروانی! =
ہے اشکر کی سنہار روپی شکھتی - ترپورے! = ہے تین اوستھاؤں کی ساکھی روپا - مرڈانی! = ہے آئند
دینے والی - ورورے! = ابھیشٹ پھل دینے والی - ارودرانی! = دوشٹوں کو رولانے والی - کاتیاہنی! =
ہے سندر روپ والی - بھیمی! = دوشٹوں کے لئے بھینکر روپ کو دھارن کرنے والی - بھیرورے! = ہے بھیرو
رُوپ اشکر کی شکھتی - چنڈے = چراپر سرشی کو پرکاشت کرنے والی - شروری! = شرور روپ شوکی شکھتی -

کھے! = چند رکلاروپ والی۔ کال کھیئے! = کال کو ناش کرنے والی۔ ٹولینی ایتن! = دوکھوں کا ناش کرنے والی۔
 ہے ماما! آپ کے چرنوں میں مجھکے ہوئے تنھا ایک اگرتا سے لگائے ہوئے من والے چاروں طرف دیا کُل
 ہم بھکتوں کی رکھشا کیجئے "अज्ञेया" यस्या स्वरूपं ब्रह्मादया न जानन्ति उच्यते
 ٹپنی :- بچپن ہی کا زمانے ماما کے ایک ناموں میں سے چن کر رمیہ پورن ارتھ والے ۱۹ نام اس اشوک میں کہے ہیں جن ناموں
 سے بھکت جن ماما کو پوجتے ہیں ان کے بارے میں ویدوں کا کہنا ہے
 جس کے سو روپ کو برہما دیوتا بھی جانتے نہیں ہیں اس لئے اس کا نام "اگنی" ہے
 جس کا جنم دینے والا کوئی نہیں ہے اس لئے اس کو "اجا" کہتے ہیں۔ ساری چار سرشتی میں ایک ہی شکستہ اوت پر دست ہے
 اس لئے اس کو "अज्ञ" کہتے ہیں، ان پرمانوں سے سدھ ہے اس اندر وہ نہیہ "سموت" کا کوئی نام روپ نہیں ہے
 پر تو اس مال کو روپ دینے والی بھاونا ہوتی ہے۔ ہنومان سیوک روپ میں بھگوان کے پاس آئے تھے بھگوان
 سوامی روپ میں ہنومان سے ملے "سوداما" سے بھگوان "سکھا" روپ میں ملے۔ کوشلیا انتھوادیوکی سے پتر روپ
 میں ملے۔ برہم چارنی اوماسے برہم چاری روپ میں ایسے ہی "پاشوپت" استر کے لئے پتیا کرتے ہوئے ارجن سے ماما
 شکارن کے روپ میں ملی۔

उन्मत्ता इव, सग्रहा इव, विषव्यासक्त-मूर्च्छा इव
 प्राप्त-प्रौढमदा इवाति विरह-ग्रस्ता-इवार्ता-इव
 ये ध्यायन्ति हि शैलराज-तनयां-धन्यास्त-एकाग्रत-
 स्त्यक्तोपाधि-विवृद्ध-रागमनसो ध्यायन्ति वामभुवः

(۲) اونممتا، ایہ و، سہ گربا، یہ و، وشہ، ویاسکتہ، مورتچھا، ایہ و
 پراپتہ، پروڈھ، مدا، ایہ واتی۔ ورہ، گرتسا، ایہ وارتنا، یہ و
 یے دھیانیتی، ہی، شیلہ، راجہ تن یام۔ دھنیاہ، تہ، ایے کاگرتاہ
 تہیکتو، پاوھی، ووردھ، راگ منسو۔ دھیانینی، وامہ، بھرواہ

ارتھ :- جو بھکت جن جگت امبا کا دھیان کرنے پر اپنی سُدھ بُدھ کھو کر پاگل جیسے بھوتوں سے آؤشٹ ہوئے
 جیسے زہر لگنے سے مورچھت ہوئے جسے، ادھک نشے سے اونمت ہوئے جیسے۔ اپنے پریمی کے ورہ سے
 تڑپتے ہوئے جیسے آرت جیسے ہو جاتے ہیں وہ بھکت دھنیہ ہیں۔ ایسے بھکتوں کا دھیان پریم سے بھری
 ہوئی "انہ ماد سدھیان" اپنی سُدھ بُدھ کھو کر کرتی ہیں۔ یعنی "انہ ماد سدھیان" ایسے بھکتوں کے پیچھے
 "لڑھکتی" پھرتی ہیں۔
 ٹپنی :- جو بھکت ہر سمیے دانی سے آپ کا کیرتن۔ آنکھوں سے آپ کا درشن۔ من سے آپ کا دھیان کرتا ہے "اشٹ سدھیان"
 اُس بھکت کے چرن چومتی ہیں۔

देवि! त्वां सकृत्-एव यः प्रणमति, क्षोणीभूत-स्तनम-
 न्त्याजन्म-स्फुरत्-अंघ्रि-पीठ-विलुठत्-कोटीर-कोटिच्छटाः
 यस्त्वाम्-अर्चति सोऽर्च्यते सुरगणै-र्यः स्तौति स स्तूयते
 यस्त्वां ध्यायति तं स्मरार्ति-विधुरा ध्यायन्ति वामभुवः

(۳) دیوی، توام، سہ کرت، ایے ویاہ، پر نہ مہ تی، کھیونی، بھرس، تم نہ
 تیا، جنم، سفورت، انگرھی، پیٹھ، ولوٹھت۔ کوٹیر کوٹھی، چھٹا
 یس توام، ارچتی، سورچہ تے۔ سورگہ نیر۔ یاستوتی سہ ستوتی
 یس توام، دھیاتی، تم، سمرارتی، ودھورا، دھیانیتی، وام، بھرواہ

ارتھ :- ہے جگت ماتا ! جو ایک بار ہی آپ کو پر نام کرتا ہے ان کو ایسے چکرورتی راجہ لوگ جھکتے ہیں جن چکرورتی راجاؤں کے پاد پیٹھ گنہ راجیوں کے لڑ سکتے ہوئے موکٹوں کے اگر بھاگ کے چھٹا سے سٹوٹو بھت ہوتے ہیں جو تمہاری پوجا کرتے ہیں انھیں دیوتا پوجا کرتے ہیں۔ جو تمہاری ستوتی کرتے ہیں، دیوتا ان کی ستوتی کرتے ہیں، جو تمہارا دھیان کرتے ہیں، ان بھکتوں کی دیشیوں کے بھوگ سے ویا کل بنی ہوئی ایند ریاں و ش ہیں ہو جاتی ہیں۔

ارتھ :- ہے ماتا تمہاری شرن میں آئے ہوئے منش دوسروں کو شرن دینے والے بنتے ہیں۔

شپنی :- ”توام، آشیرتا، ہیاشیرتام، پر یانتی“ । त्वाम्-आश्रिता ह्याश्रियतां प्रयान्ति । सप्तशती.

ध्यायन्ति ये क्षणमपि त्रिपुरे ! हृदि त्वां

लावण्य-यौवन-धनैर्-अपि विप्रयुक्ताः ।

ते विस्फुरन्ति ललितायत-लोचनानां

चित्तैक-भित्ति-लिखित-प्रतिमाः पुमांसः

(۴) دھیائنتی، یے، کھیہ نم اپی، تر پورے، ہر دی، توام

لاونیہ، یوونہ، دھنیر، اپی، وپر، یوکتاہ

تے و سفرننتی، لالتایتہ، لوچہ نانا م

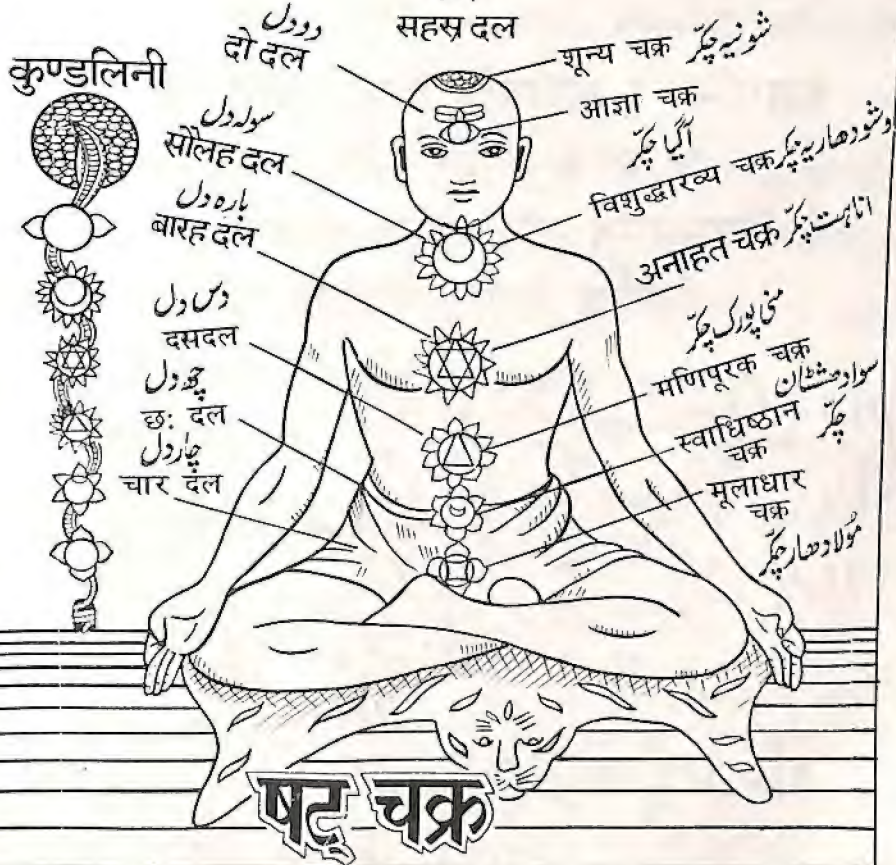
چہ تیکہ، بھی تتی، لہ کھتہ، پر تر ماہ، پو ما منساہ

ارتھ :- ہے ماتا جو منش، سندرتا، جوانی، دھن سے بہین ہوتے ہوئے بھی، کھیہ نہ ماتر بھی ہر دیہ میں

ایکا کرتا سے آپ کا دھیان کرتے ہیں اس بھکت کی پرتیما سندر یوگنیوں کے ہر دیہ میں دیوار پر کھینچے ہوئے چتر کی طرح دکھائی دیتی ہے، یعنی سندر یوگنیاں اس روپ بہین، درود، نردھن منش کو اپنے ہر دیہ میں ستمان دیتی ہیں۔

یہاں یہ ہے۔ بے ماں! اگر کوئی کو روپ نردھن منش بھی آپ کا دھیان کرتا ہے تو آپ کی انوکھ درشتی سے وہ بھکت سندر روگ رمت دھوان ضرور بنتا ہے، اتنا ہی نہیں بلکہ یوگنیاں تنہا اٹھ سدھیائیں اس بھکت کا ایکا کرتا سے دھیان کرتی ہیں، یعنی اس بھکت کی وشن میں ہو جاتی ہیں۔

سہر دل



شش چکر

एतं किं नु दृशा पिवाम्युत, विशाम्यस्यांगम्-अंगैर्निजैः
किं वामुं निग-लाम्यनेन सहसा किं वैकताम्-आश्रये।
तस्येत्थं विवशो विकल्प-घटना कूतेन योषित्-जनः
किं तत्-यत्-न करोति देवि! हृदये यस्य त्वम्-आवर्तसे

(۵) یے تم، کم نور شا، پو امیوتہ، و شا-میہ سیانگم، انگیزہ جیہ
کم، واموم، نگلا، میہ نے نہ، سہسا کم، ویئے، کتام، اثریہ
تسیہ تخم، ووشو، وکلیہ، گھٹنا-کو تے نہ، یوشت جنہ
کم، تتیت، نہ کروتی، دیوی ہرے، یسے، توم، آورے

ارتھ :- ہے دیوی! جس بھگت کے ہر دیہ میں آپ بار بار آکر ٹھہرتی ہے، ایسے بھکت کے بارے میں مجبور ہو کر من کے بھن بھن وکلیوں سے ”انہ مادرِ جہان“ ایسا کون کون سا کاریہ ہے جو کرتی نہیں ہیں۔ وہ سدھیان جو اس بھکت کے بارے میں سوچتی ہیں کیا اس بھکت کو آنکھوں سے پی جائیں اتھو اپنے انگلوں سے اس میں سما جائیں اتھو اس بھکت کو نگل جائیں، یا جھٹ پٹ ایک بھاؤ کا اثر یہ لیں۔
ٹپنی :- جس بھگت کے ہر دیہ میں ماما ٹھہرتی ہے اس بھکت کے لئے یوگنیاں اتھو! اشٹ سدھیان بی دان ہو جاتی ہیں بلی سے مطلب ہے اپنے ایشٹ کے لئے خودی کا تیگ کرنا یعنی اپنے ایشٹ میں لیہ ہونا، بھید بھاؤ کا نہ رہنا۔

विश्व-व्यापिनि यत्-वत्-ईश्वर इति, स्थाणौ-अनन्याश्रयः
शब्दः शक्तिर्-इति त्रिलोकजननि! त्वय्येव तथ्य-स्थितिः
इत्थं सत्यपि शक्नुवन्ति यत्-इमाः क्षुद्रा रुजो बाधितुं

त्वत्-भक्तान्-अपि न क्षिणोषि च-रुषा, तत्-देवि! चित्रं महत्

(۶) وشو، ویاپی نی، بیت ت، ایشورایہ تی، ستھانو، انہ نیانشریہ

شبداء، شکھتر، ایہ تی، ترلوکہ جنہ نی، تو یہ، و، تہ تھیہ، ستنھی

ایتھم، سہ تیہ پی، شکنوتی، بیت یہ ماہ، کھیڈرا، روجو، بادھ نوم

توت بھکتان، اپہ نہ، کھیہ نوشی، چہ رُشنا، تت دیوی، چترم ہت

ارتھ :- ہے تینوں لوگوں کی ماما! جس پر کار سوتنتر "ایشور" شبد سہروویا یک شکر کے لئے لگایا جاتا ہے یا جوڑا جاتا ہے، ایسے ہی شکھتی شبد آپ کے لئے سارٹھک روپ میں جوڑا جاتا ہے۔ ایسا ہونے پر بھی یہ توچر روگ وغیرہ آپ کے بھکتوں کو بھی کشٹ دینے میں سہرتہ بنتے ہیں، آپ کرو دھت ہو کر ان کو نشٹ نہیں کرتے ہیں وہ بہت ہی آٹھریہ ہے۔

ٹیلپی :- ایشور شبد کا ارتھ ہے۔ "کر تو م، اگر تم سہرتھاہ، سمجھو کو سمجھو۔ سمجھو کو سمجھو بنانے والا۔ شکھتی کا ارتھ ہے (اگٹھ نہ کھٹی لسی" یعنی سہرٹھتی ٹیکت)

इन्दो-र्मध्यगतां मृगांक-सदृशच्छायां मनो-हारिणीं

पाण्डूत्फुल-सरोरुहासन-गतां, स्निग्ध-प्रदीपच्छविम्।

वर्षन्तीम्-अमृतं भवानि! भवतीं ध्यायन्ति ये देहिनः

ते निर्मुक्त-रुजो भवन्ति विपदः प्रोज्झन्ति तान्-दूरतः

(۷) ایندور، مدھیہ، گتام، مرگانک، سہ درشہ، چھایام، منوہاریم

پانڈوت، پھول، سرور و با، سنہ گتام، سنگدھ، پردیپ، چھوم
ورشنتم، امرتم، بھوانی، بھوتتم، دھیانتی، یے، دے ہناہ
تے نرموکتہ، روجو، بھونتی، ویداہ۔ پروجھنتی، تان، دوتراہ

ارتھ :- ہے جلت مانا! چندرمہ کے بچ میں ٹھہری ہوئی منوہرن کے سمان شوبھا والی، سفید گل کے آسن پر
ٹھہری ہوئی تیل سے بھرے، دیپک کی جیسی دیپتی والی۔ امرت برساتی ہوئی، ایسے ہی روپ والی کا جو منش
دھیان کرتے ہیں وہ روگوں سے موکت ہو جاتے ہیں، ویدائن ان کے پاس مکتی نہیں ہیں۔
فیلپی :- (ورگا پست شی) مانا! آپ کے منٹوٹ ہونے پر ادھیان تک

آدھ دیوک، آدھ بھوک، "دوکھ منٹ ہو جاتے ہیں"۔
رোগان-अशेषान्-अपहंसि तुष्टा.
त्वाम्-अश्रितानां न विपत्

पूर्णन्दोः शकलैर्-इवा-तिबहलैः, पीयूष पूरैर्-इव
क्षीराब्धे-लहरी-भरैर् इव, सुधा-पंकस्य पिण्डैर्-इव।
प्रालेयैर्-इव निर्मितं तव वपुर्ध्यायन्ति ये श्रद्धया
चित्तान्तर-निहतार्ति-ताप-विपदस्ते सम्पदं बिभ्रति

(۸) پورنین دوہ، شکلیے، ایوانی، بہلے۔ پی پوش، پوریر، ایہ و
کھیر ابھیر، ہری، بھیر، ایو، سو دھا۔ پنکے سے، پنڈیر، ایہ و
پرالے، یر، ایہ و، نرمہ تم، تہ و، وپو، دھیان تی، یے شر دھیا

چٹانتر نہہ تارتی، تاپہ، ویدس، تے، سمپدم، بہ بھرتی

ارتھ :- پورنما کے چندرمہ کے ٹکڑوں سے بنے ہوئے، جیسے۔ امرت پرواہوں سے۔ کبیر ساگر کے لہروں سے
 امرت کے گارے کے پینڈوں سے۔ برف سے بنے ہوئے جیسے آپ کے نرم مل ساکار روپ کا جو شر دھا
 سے دھیان کرتے ہیں اُن بھکتوں کے من میں ستمت دینا دوکھ تتھا و پداؤں کا ناش ہو کر سمپدا کی
 پراپتی ہوتی ہے۔

ٹپنی :- سادھک مانا کے پریم کے آویں میں آکر اپنی کپنا سے زروکپ مانا کو ساکار میں بکیت کر اُس کا ہی دھیان
 کرتا ہے مانا کے ایسے کپنا سے بنائے ہوئے ساکار سو روپ کے دھیان سے سادھک کو کیا نہیں مل سکتا ہے۔
 وہ کون سا ایسا دوکھ ہے جو آپ کے سمن کرنے سے نشٹ نہیں ہوتا ہے۔

ये संस्मरन्ति तरलां सहसोल्लसन्तीं

त्वां ग्रन्थि-पञ्चकभिदं तरुणार्क-शोणाम्।

रागार्णवे बहलरागिणि मज्जयन्तीं

कृत्स्नं जगत्-दधति चेतसि तान्-मृगक्षयः

(۹) یے سم سمرنتی، ترلام سہولہ سنتم۔

توام، گرنتھ، پنچک بھدم، تررونا رک، شو نام

راگار نوے پہلہ، راگنے مجھ میں تم

کر تسنم جگت، ددھتی، چیسے تسی، تان مرگا کھیاہ

ارتھ :- پسند امکا اتھو چنیل، ہر سیئے وکست روپ والی۔ پانچ نتوں پر تھوی۔ جل، نیچ، دایو، آکاش

کو اپنے نینتر میں (کنٹرول) کرنے والی۔ اودت سُرِیہ کی جیسی لال رنگ والی، لال رنگ سے بھر پور بھکتی کے ساگر (آئندہ) میں ڈوبانے والی، ماتا کے ایسے ہی ساکارو پ کا جو بھکت سُرِن کرتا ہے۔ یوگنیاں اسٹ بدھیاں اس بھکت کو من میں دہارن کرتی ہیں۔ (یعنی یوگنیاں اور اسٹ بدھیاں اس بھکت کے وش میں ہو جاتی ہیں۔

ٹپنی :- سنار میں جو چیتا شکتی ہے وہ ماتر روپامانی جاتی ہے۔ ماتا کارنگ لال مانا جاتا ہے، ماں کا سورو پ جو گنا تک ہے جو گن کا درن بھی لال مانا گیا ہے۔

लाक्षारस-स्नपित-पंकज-तन्तु-तन्वीम्-

अन्तः स्मरत्यनुदिनं भवतीं भवानि ।

यस्तं स्मर-प्रतिमम्-अप्रतिम-स्वरूपा

नेत्रोत्पलै-मृगदृशो भृशम्-अर्चयन्ति

(۱۰) لاکھیا رسہ، سنہ پتہ، پنکجہ تنٹو، تن ویم
انتاہ، سمرتی، انودنم، بھوتم، بھوانی
یس تم، سمر پرتی مم، اپرتمہ سوروپا
نینتروت، پہ لیئے، مرگہ درشو، بھرشم، ارچہ، ین تی

ارتھ :- لال رنگ میں رنگے ہوئے گل کی تار جیسے آپ کے سُوکھیم سوروپ کا جو بھکت نیتہ سُرِن کرتا ہے اس بھکت کو کامدیو کی جیسی سُندر شکھتیاں (یوگنیاں) پوجتی ہیں۔

ٹپنی :- "अन्तः स्मरत्यनुदिनं भवतीं भवानि" "द्वे आत्मा अहो "समो" "शक्त्यै सुकृष्ण" سے سُوکھیم تنہا مہان سے مہان ہے (اُپنشد) ارتھ :- اس ستیہ روپ پر میثور کا ٹوکہ رتنوں سے جڑے ہوئے ڈھکن سے ڈھانپا ہوا ہے، اس پر میثور

کو پراپت کرنے کے لئے ان ڈھکن روپی یوگیوں اشٹ سدھیوں کو ہٹا لیجئے، اُن کے ٹھکرانے پر ہی —
سادھک اس پر میثور کو پراپت کرتا ہے۔ — ہیرण्यमयेन पात्रेण सत्यस्यापिहितं ॥

स्तुमस्त्वां वाचम्-अव्यक्तां

हिम-कुन्देन्दु-रोचिषम्।

कदम्ब-मालां विभ्राणाम्

आपाद-तल-लम्बिनीम्

(۱۱) ستومس، توام، واچم۔ او یکتام۔ یہ مہ، کوندیندو، روچشم
کد مہ، مالام، بہ بھرانام، آپاد، تلہ، لمبہ نیم۔

ارتھ :- برت، کنڈنڈپ، چندرمہ جیسی، دپتی والے، نیچے پاؤں تک مل سکتی ہوئی۔ کد مہ مالا کو دھارن کی
ہوئی، پراوانی کے روپ میں ماں ! ہم تمہاری ستوتی کرتے ہیں۔

ٹپپنی :- وائیاں چار ہیں۔ ویکھری، مدھیما، پشنتی اور پرا۔ پراوانی ماننے ”سموت“ اٹھوا پرا شکنتی کا دوسرا نام ہے
”کد مہ مالا“ کنڈلینی کا سوچک ہے۔ وہ پراوانی کنڈلینی سے گھیری ہوئی ہے، جس کے ”شٹھ دل“ روپی چھتالے
لگے ہیں۔ وہ تلے کھولنے پر ہی ”کنڈلینی جاگرت ہو جاتی ہے، وہ جب اپنے ستھان سے ہٹتی ہے تو سادھک کو ”پراوانی“
سے ملنے کا سوچا گیا ہے۔

मूध्नीन्दोः सित-पंकजा-सनगतां, प्रालेय-पाण्डु-त्विषं

वर्षन्तीम्-अमृतं सरोरुहभुवो, वक्त्रेपि रन्ध्रेपि च।

अच्छिन्ना च मनोहरा च ललिता, चाति-प्रसन्नापि च

त्वाम्-एव स्मरतां स्मरारि-दयिते! वाक् सर्वतो वल्गति

(۱۲) مورو دندوہ، سستہ پنکجا سہ، گتام، پرالیہ، پانڈو، تو شتم
 ور شتم، امرتم، سروروہ، بھو و، وکترے پی، رندر پی چہ
 اچھنا، چہ، منو ہراچہ، لالتا، چاتے پر سنا، بہ چہ
 توام، یے و، سمرتام، سمراری، دیہ تے، واک سرو تو، ولگے تے

ارتھ :- ہے شکر کی پریشکھتی! شونیہ چکر میں (برہمہ رندھرا) چنڈرم کے جیسے سفید نرمل گل کے
 آسن پر بیٹھی ہوئی۔ برف کی بانٹی نرمل دپتی والی۔ مولا دھارا اور آگیا چکر کے دو دلوں پر امرت
 کی ورشا کرتی ہوئی، تمہارے ایسے ہی روپ کا سمن کرنے والوں کو لگاتار منو ہر تتھا نرمل وانیاں
 سب طرف سے پرکٹ ہوتی ہیں۔

شپنی :- پیچستوی کارنے پہلے ہی شومیں کہا ہے جن پر ماتا کا انوگرہ ہوتا ہے انھیں کیا کچھ پراپت ہوتا ہے جس
 بھکت پر آپ انوگرہ کرتی ہیں اس کے جھکے سے بنا کسی تین کے امرت رس کو پکاتی ہوئی اوتھ وانیاں نکلتی ہیں۔

ददातीष्टान्-भोगान्-क्षपयति रिपून्-हन्ति-विपदो

दहत्याधीन्-व्याधीन्-शमयति सुखानि प्रतनुते ।

हठात्-अन्तर्दुःखं दलयति पिनष्टीष्ट-विरहं

सकृत्-ध्याता देवी किम्-इव निर्-अवद्यं न कुरुते

(۱۳) دداتیشان، بھوگان، کھیہ پیتی، ریون، ہمن تی، ویدو

دہہ تیادھن، ویادھن، شمیہ تی، سکھانے، پرتونو تے

پٹھات، انتر، دُوکھم، دلہیتی، پشٹی، ششہ، ورہم
سہ کرت، دھیانا، دیوی، کم یہ، ونا راودیم، نہ، کوروتے

ارتھ :- جو ایک ہی بار ماں کا دھیان کرتا ہے، ماں اُس بھکت کے لئے کیا کچھ اچھائی نہیں کرتی ہے
چاہئے ہوئے بھوگوں کو دیتی ہے، شترؤں کا ناش کرتی ہے۔ من کے دوکھوں کو جلاتی ہے۔ شریر
کے روگوں کا ناش کرتی ہے، شکھوں کا درستار کرتی ہے۔ ہٹھ سے من کے دوکھوں کو جڑ سے اکھاڑ
دیتی ہے۔ پریمی کے دیوگ (جُرائی) کو دور کرتی ہے۔

ٹپنی :- ٹوکنہ مالا سے "श्रीमत्- नाम ओम् नारायणाय नमः" ناراین (اتھوامانا) کے نام اُچھارن کرنے سے کن
پاپوں نے بھی اپنی اچھیا نوسار پھیل نہیں پایا۔

यस्त्वां ध्यायति वेत्ति विन्दति जप-त्यालोकते चिन्तय
त्यन्वेति प्रतिपद्यते कलयति स्तौत्या-श्रय-त्यर्चति।

यश्च त्र्यम्बक-वल्लभे! तव गुणान्-आकर्ण-य-त्यादरात्
तस्य श्रीर्न-गृहात्-अपैति विजयस्तस्याग्रतो धावति

(۱۴) یس توام، دھیاتی، ویے تی، وند تی، جپ، تیا لوکہ تے چنتی
تی، نوے تی، پر تے، پدیتے، کلہیتے، ستوتیا، شریہ، تیر جتی
یشچ ترمبک، ولبھے، اتہ و، گومان، آکر نہ یے، تیا درات
تہ سے، شری نہ گرہات، ایئے تی، وجہ یس، تیا گر تو دھاتی

ارتھ :- ہے ماما جو بھکت آپ کا دھیان کرتا ہے۔ جو آپ کو پانے کا پرتین کرتا ہے، آپ کا چپ کرتا ہے، آپ کو دیکھتا ہے۔ آپ کا چنن کرتا ہے۔ آپ کا انوسرن کرتا ہے، آپ کی شرن میں آتا ہے۔ آپ کا وشر کرتا ہے، ستوتی کرتا ہے، آپ کا آسرا لیتا ہے، آپ کی پوجا کرتا ہے۔ آپ کے گُن اور سے سنتا ہے اس کے گھر سے لکھنشی بھاگتی نہیں ہے پھلتا اس کے آگے آگے دوڑتی ہے۔

ٹپنی :- سبھی ایندریوں کو بھجن کرتن شرون منن بندھیاسن میں ولیت رکھنے ہی میں منش جیون کی پھلتا ہے جیسا کہ راجہ چندر شیکھر موند مالا میں کہتے ہیں۔

बिन्दु कीर्तय केशव मुरारि चेतोभव श्रीधर, पाणिहृदसमर्चय-

ارتھ :- ہے جہوا! تم کیشو کا کرتن کرتے رہو، ہے من کرشن کا بھجن کرتے رہو۔ ہے دو ہاتھو ناراین کی پوجا کرتے رہو، ہے دوکانو! ناراین کی کتھا سنتے رہو۔ ہے پیر و بھگوان کے مندر میں جایا کرو۔ ہے نارکا بھگوان کے پاروں میں ارپت تلسی سونگھتے رہو۔ ہے سر! بھگوان کرشن کو نمسکا کرتے رہو،

किं किं दुःखं दनुजदलिनि! क्षीयते न स्मृतायां
का का कीर्तिः कुलकमलिनि! ख्याप्यते न स्तुतायाम्।
का का सिद्धिः सुरवर-नुते! प्राप्यते नार्चितायां
कं कं योगं त्वयि न चिन्वते, चित्तम्-आलम्बितायाम्

(۱۵) کَم کَم، دُو کھم، دَنُو جہ، دَلنی، کھی پتے، نہ سُمتر تایام
کا کا کَر تی، کَلہ کَمہ لینی! کھیا پیہ تے، نہ سَتو تایام
کا کا سَدھی، سُو رور، نو تے، پرا پتی، نار چہ تایام
کَم کَم، یو گم، تو یہ، نہ چہ نو تے، چِتَم آلمبھتا یام

ارتھ :- راکھشوں کا سنہار کرنے والی ماتا! وہ کون کون سا دھوکہ ہے جو آپ کے سمن کرنے پر نشٹ نہیں ہوتا ہے، ہے جگت رُوپی کل کو وکست کرنے والی ماتا! وہ کون کون سی کرتی ہے جو آپ کی ستوتی کرنے پر پھیلتی نہیں ہے۔ ہے ایندر سے پر نام کی ہوئی ماتا! وہ کون کون سی سدھی ہے جو آپ کی پوجا کرنے پر پراپت نہیں ہے۔ وہ کون سا لوگ ہے جو آپ میں من لگانے پر سدھ نہیں ہوتا ہے۔

या च स्मृता तत्

क्षणं एव हन्तिनः, सर्वापदो भक्ति विनम्र मूर्तिभिः (सप्त. श.)

ٹپنی :-

ارتھ :- جو ماتا بجکتی سے جھکے ہوئے بھکتوں سے سمن کئے جانے پر اسی وقت سمپورن ویداؤں کا ناش کرتی ہے۔ (زُر گاسپت شتی)

ये देवि! दुर्धर-कृतान्त-मुखान्तरस्था

ये कालि! कालघन-पाश-नितान्त बद्धाः

ये चण्डि! चण्ड-गुरु-कल्मष-सिन्धुमग्ना

स्तान् पासि मोचयसि तारयसि-स्मृतैव

(۱۶) یے دیوی! دُور دھر، کرتانتہ، موکھانتر ستھا

یے کالی! کال گھنہ، پاشہ، نہ تانتہ، بدھاہ

یے چنڈی! چنڈ، گورو، کلمشہ، سندھو، مگناہ

تان، پاسی، موجہ یسی، تار یسی، سمرتیئے و

ارتھ :- ہے دیوی ! جو منش کٹھن مہاکال کے ٹوکھ میں پڑے ہوئے ہوں، جو مہاکال کے گھنے پھانیوں میں زور سے بندھے ہوئے ہوں، ہے چنڈی بھگوتی۔ جو کٹھن بھاری پاؤں کے سمندر میں ڈوبے ہوئے ہیں اُن کو آپ سمرن ماتر سے بالترتیب رکھیا کرتی ہو، چھٹکارا دلاتی ہو اور تارتی ہو۔
 ٹپنی :- مان ! آپ کے سمرن ماتر سے مہاکالی کے ٹوکھ میں پڑے ہوؤں کی رکھشا ہوتی ہے، مہاکال کی پھانیوں سے بندھے ہوؤں کو چھٹکارا ملتا ہے، پاؤں کے سمندر میں ڈوبے ہوئے کنارے لگتے ہیں۔

لکشمی-वशीकरण-चूर्ण-सहोदराणि

त्वत्-पाद-पंकजरजांसि चिरं जयन्ति ।

यानि प्रणाम-मिलितानि नृनां ललाटे

लुम्पन्ति दैवलिखितानि दुरक्षराणि

(۱۷) لکھمی، وشی کرنے، چورنہ، سہودرانی

توت پاد پناکجہ، رجا مسی، چرم

یانی، پرنام، ملہ تانی، نرنام، للاٹے

لوم نپتی، دیو لکھیہ تانی، دور کھیرانی

ارتھ :- لکھشی کو دوش کرنے کے لئے چورن روپی او شدھی کے جو گھے بھائی ہیں، یعنی سمان شکشی ہیں !
 آپ کے چرن کملوں کے دھولی کے کن وہ چرکال تک جیئے شیل رہیں، اُن کو جسے جسے کار ہو بھکتوں کے ماتھے پر لگے ہوئے وہ دھولی کن للاٹ پر لکھے ہوئے برے اکھروں کو مٹاتے ہیں۔

ٹپنی :- جو للاٹ میں لکھا ہوا ہے اس کو کون ٹال سکتا ہے ؟

کیوں ماما ہی ایسی سمرتھ والی جو کیوں پر نام ماز سے ہی لاٹ پر لکھے ہوئے بُرے اکھروں کو چُن چُن کر مٹاتی ہے جیسے
 کہ اس شلوک میں پنجپتی کی کار کی گھوٹنا ہے۔

रे मूढः! किम्-अयं वृथैव तपसा, कायः परिक्लिश्यते
 यज्ञैर्वा बहुदक्षिणैः किम्-इतरे रिक्ती क्रियन्ते गृहाः
 भक्तिश्चेत-अविनाशिनी भगवती पादद्वयी सेव्यताम्।
 उन्निद्राम्बु-रुहात-पत्रसुभगा, लक्ष्मीः पुरोधायति

(۱۸) رے، مُوڈھاہ، کم ایم، ورتھیو، تپسا، کا یاہ، پر، وکھشیتے

گیگر، وا، بہو دکھیہ نیہ، کم پترے، رکتی، کرین تے، گریا

بھکتی، چیت، اوناشہ نی، بھگوتی، پاو، دوئی، سیو تام

اوند رامبو، روہاتہ، پتر، سو بھگا، لکھشی، پر، دھاتی

ارتھ :- ہے مُوڈھ، کیوں بغیر گیان کے تپسا سے فضول شربہ کو کشت دیتے ہو۔ کچھ پرش بڑی دکھیشنا والے
 پیچوں سے گھروں کو خالی کرتے ہیں۔ اگر آپ کو درڑھ اتھوا نر نتر رہنے والی بھگتی ہے تو جگت امبا
 کے دونوں پاؤں کی سیوا کیجئے، ایسا کرنے سے کھلے ہوئے مکمل کے پتروں سے شو بھایمان لکھشی آگے
 دوڑتی ہے۔ ایسے بھکت کو لکھشی کے پیچھے دوڑنا نہیں پڑتا ہے۔

ٹیلی :- بھکتی ہمیں گیہی بھجان ناش کیلئے ہوتے ہیں۔ اور لکھے ہوئے شلوک کے ادھار سے بغیر بھکتی کے تپسا نیشنل ہے
 بڑے بڑے گیہی کرنے سے کیا لالچ جس گیہی میں بھگتی نہ ہو۔
 ध्रुवं कतुः श्रद्धा विधुरमभिचाराय
 بھکتی اتین کیسے ہوتی ہے؟ والیک راماین میں کہا ہے۔ جب تک بھکتی اتین نہ ہو تو تک ویدوں میں لکھے

ہوئے یگیوں کا کرنا ضروری ہے۔ بھگتی کے آپن کرنے میں یگیدا سادھک ہے بادھک نہیں۔ ویدوں کہے ہوئے یگیوں سے انتاہ کرن کی شُدھی ہوتی ہے۔ انتاہ کرن کے شُدھ ہونے پر ہی بھگتی آتین ہوتی ہے۔

याचे न कंचन न कंचन वञ्चयामि

सेवे न कंचन निरस्त-समस्त-दैन्यः ।

श्लक्ष्णां वसे मधुरम्-अद्भि भजे वरस्त्री

देवी हृदि स्फुरति मे कुलकाम-धेनुः

(۱۹) یاچے، نہ کم چہ نہ، نہ کم چہ نہ، وچکھیا می
سیوے نہ کم چہ نہ، نہ رستہ، سمسٹہ، دیئے یناہ
شُلہ کھینم، و سے، مڈ وھرم، آدمی، بھجے ورستری
دیوی، ہر دی، سُفرتی، کلہ، کامہ، دھینو

ارتھ :- میں سبھی دینتاؤں سے رہیت ہوں۔ کسی سے کچھ مانگتا نہیں ہوں۔ کسی کی غلامی کرتا نہیں۔ کسی کو دو کھا نہیں دیتا ہوں، باریک ریشمی وستر پہنتا ہوں، سوادشٹ بھوجن کھاتا ہوں۔ اوتم تپی ورتا ستری مجھے ہلی ہے۔ ایسا کیوں؟ ماں! سبھی کامناؤں کو پوری کرنے والی آپ جب میرے ہر دیہ میں وکست ہیں ٹیپتی ہیں۔ شُبوسُتو ترا دلی سے :- میں سوتنتر ہوں، میں شُدرتا کا بھنڈا ہوں۔ میں گیان وان ہوں، میں سو بھاگیران ہوں، اس جگت میں میرے سمان کون ہے یہ سواتمہ ابھیمان ان کو ہی شوبھا دیتا ہے۔ ماں! جن کے ہر دیہ میں آپ کست ہیں

शब्द-ब्रह्म-मयि! स्वच्छे! देवि! त्रिपुर-सुन्दरि!

यथा शक्ति जपं पूजां गृहाण परमेश्वरि

(۲۰) شبد، برہمہ، مہینی، سوچھے! دیوی! ترپور، سُندری!
یتھا شکھتی، چیم، پوجام، گرہانہ، پریشوری!

ارتھ :- شبد برہمہ رُوپ، تینوں اوستھاؤں میں ٹھہری ہوئی، نرمل، ترپور سُندری ماتا۔ میری یتھا شکھتی
کیا ہوا جب پوجا سیوکار کیجے۔

नन्दन्तु साधकाः सर्वे विनश्यन्तु विदूषकाः
अवस्था शम्भवी मेस्तु प्रसन्नोस्तु गुरुः सदा

(۲۱) نندن تو، سادھکا، سروے۔ ونہ شن تو، ودوشکا

اوستھا، شامبھوی، مے ستو، پرسنوستو، گورو، سدا

ارتھ :- سبھی سادھک ستوشٹ رہیں۔ دوش درشتی والے انھوادوشٹ، نشٹ ہو جائیں۔ مجھے ابھید
مئے اوستھا پراپت ہو۔ گورو مجھ پر سن رہے۔

ٹپنی :- شامبھوی اوستھا :- یہ اوستھا شروتر یہ، برہمہ نشٹ گورو کرپا سے بغیر کسی ابھیاں یا پرتین سے پراپت
ہوتی ہے۔

दर्शनात् पापशमनी जपात्-मृत्युविनाशिनी

पूजिता दुःख दौभाग्य हरा त्रिपुर-सुन्दरी

(۲۲) درشنات، پاپہ شتم فی۔ جیات مرتیو، وناشہ فی
پوجہ تا، دوکھ، دور بھاگیہ، ہرا، ترپور سُندری

ارتھ :- ترپورا بھگوتی، درشن سے پاپوں کا ناسھ کرتی ہے۔ جب سے مرتیو کا ناسھ کرتی ہے۔ پوجا کی گئی دوکھ
بادر دور بھاگیہ ہٹاتی ہے۔

नमामि यामिनीनाथ-लेखा-लङ्कृत-कुन्तलाम्

भवानीं भवसन्ताप-निर्वापण-सुधानदीम्

(۲۳) नमामि، यामिनी नाथ۔ ليکھا لنکرتہ، کُنْتُ لَام

بھوانم، بھوا، سن تا پ۔ نرواپنہ، سُدھا، نہ دم
ارتھ :- چندرکلا سے شو بھت کیشو والی۔ سنار کے دوکھوں کو ہٹانے کے لئے امرت ندی رُوپ مانا
بھوانی کو پرنام کرتا ہوں۔

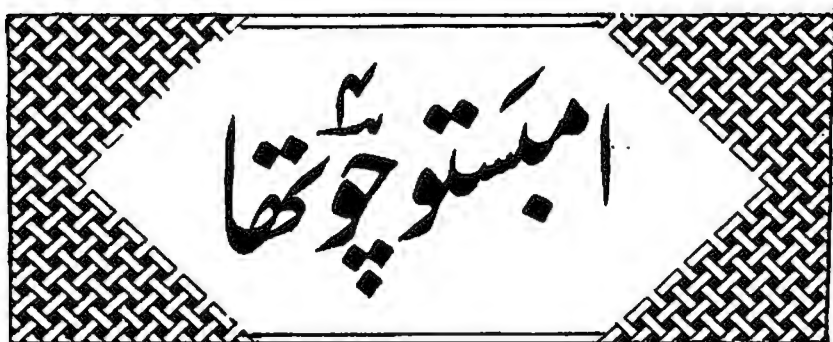
मन्त्रहीनं क्रिया हीनं विधिहीनं च यत्गतम्।

त्वया तत्-क्षम्यतां देवि! कृपया परमेश्वरि

(۲۴) منتر ہی نم، کریا ہی نم، ودھی ہی نم چہ بیت گتم
تویا، تت کھیمہ تام، دیوی! کریہ یا، پر میثوری!

ارتھ :- ہے مانا! منتر رِہیت، کریا رِہیت، ودھی رِہیت جو کچھ بھی تجھ سے ہوتا ہے۔ پر میثوری! آپ
اس سب کے لئے کھیا کریں۔

پنجستوی کا گھٹنوتیسما پت۔



यामा-मनन्ति मुनयः प्रकृतिं पुराणीं
विद्येति यां श्रुतिरहस्यविदो वदन्ति
ताम्-अर्ध-पल्लवित-शंकर-रूप-मुद्रां
देवीम्-अनन्य-शरणः शरणं प्रपद्ये

अम्बस्तवः

चतुर्थः

مبستو چوتھا

(۱) یا ما، مننِ تِی، مونہ یاه، پر کرتھ، پورا نم
و دیے تِی، یام، شرو تِی، رہسیہ، و دو، و دنتی
تام، ارد، پہ لہ و تہ، شنکر، رُوپ، دُدارم
دیو یکم، انہ نیہ، شترناہ، شترنم، پر یہ دے

۱۔ تھ :- جس کو مونی انا دپر کرتی تھا ویدیا نام سے کہتے ہیں، اسی آپ کے آدھے شریک دینے سے وکست ہوئی
شکر رُوب والی دیوی کو میں دوسرے کسی دیوی دیوتا کے شرن میں نہ گیا ہوا، آپ کی شرن میں آیا ہوں۔
ٹیپنی :- پر کرتی کا ارتھ ہے، چراچر سرشتی کو رچانے والے شکست مایا۔ بھگوت گیتا سے :-
”میا دھیہ کھینہ پر کرتی سُویتے ۔۔ چسراچم“

پُورانی، چُرانِ شبنم کا ارتھ ہے پہلا۔ چُرانا پوتا ہوا بھی نیا۔ مایا یا پر کرتی پُرانی ہوتی ہوئی بھی نئی ہوتی ہے۔
ویدیا :- بیتھارتھ، صبحِ گیان۔ ابھید درشی کا ہونا۔ شندھ ودیا۔

अम्ब! स्तवेषु तव तावत्-अकर्तृकाणि
 कृण्ठी भवन्ति वचसाम्-अपि गुम्फनानि।
 डिम्बस्य मे स्तुतिर्-असौ-असमञ्जसापि
 वात्सल्य-निघ्न-हृदयां-भवतीं धिनोति

(۳) امبہ! ستویے شو، تہ و، تاوت، اگر تر کانی
 گونٹھی، بجھ ونٹی، وچہ سام، اپی، گو مفنانی
 ڈمبسی، مے، ستوتر، اسو، اسہ، منجیانی
 والتسلیہ، نگھنے، ہر دیام، بجھ و تم، دھنوتی

ارتھ :- ہے ماما! آپ کی ستوتی کرنے میں پریشور کی بنائی ہوئی وید کی رجائیں بھی ٹوک جاتی ہیں۔
 یعنی آپ کا وزن کرنے میں سمرتھ نہیں ہے ایسا ہونے پر بھی مجھ ابدھ بالک کی یہ ایوگیہ ستوتی بھکتی
 کے پریم سے دروت ہر دیہ والی آپ کو پر بھاوت کرتی ہے۔

ٹیپنی :- سکند پوران سے — "अतिशय भीता छं वदित किं तस्मात् पश्य" अतिशय भीता छं वदित किं तस्मात् पश्य
 "وید بھی جس "سموت" "شکستی" کا وزن
 کرنے میں بھیہ بھیت ہیں تو اس سے بڑھ کر اور کیا کہیں، پر تو تو بھی بھکت کہے بارہ نہیں سکتا ہے۔

"سب جانت پر بھو پر بھو تا سوئی، تدانی کہے بارہانہ کوئی" "رام چرت مانس"
 "جو بالک کہیں تو تری باتا۔ مودت ہو ہیں سوئی، گورو، پٹو ماتا" "رام چرت مانس"

व्योमेति बिन्दुर्-इति नाद इतीन्दुलेखा
 रूपेति वाक्-भवतनूः-इति मातृकेति।
 निष्यन्दमान-सुखबोध-सुधास्वरूपा

विद्योतसे मनसि भाग्यवतां जनानाम्

(۳) ویوے، تی، بندور، ایتی، ناد، ایہ تی، بندو، ریجا
رُپنی تہ، واک، بھو، تہ نور، ایہ تی، ماتر، کیے تی
نیہ شیند، مانہ، سوکھ، بودھ، سودھا، سورُوپا
ودیوتسے، منہ سی بھاگیہ، وتام، جنانام

ارتھ :- ہے ماں! آپ بھاگیہ شالی بھکتوں کے من میں دیوم (آکاش) رُوپ میں۔ بندو (برہمہ) کے رُوپ میں۔ ناد رُوپ میں، چندرکار رُوپ میں۔ سرسوتی رُوپ میں۔ اتر کار رُوپ میں ٹپکتے ہوئے آند، گیان امرت رُوپ والی ایسے ہی سور وپوں میں پرکٹ ہوتی ہو۔
ٹپتی :- دیوم، بندو، کُٹلینی، ایندو لیکھا، پراواک، ماترکا، یہ سبھی "سموت" کے ہی نامانتر ہیں۔
ناد :- شر کے اندر سو بھاوک رُوپ سے "۱۶ امرت دھونی" چلتی رہتی ہے۔ "دھونی" اکثر دو دستوں کے ٹکرانے سے اُتین ہوتی ہے، پرنتو شر میں اُس کے اٹ پنا کسی ٹکراؤ کے یہ "دھونی" لگا تار ہوتی رہتی ہے، یہ آواز اپنے ہی کانوں سے یوگا بھیا س کے ذریعے سُنے میں سمرکتہ ہوتے ہیں یہ دھونی شبر برہمہ کا ہی دیا پار ہے۔

आविर्भवत्-पुलक-सन्ततिभिः शरीरैः

निष्यन्दमान-सलिलैः-नयनैश्च नित्यम्।

वाग्भिश्च गद्गद-पदाभिर्-उपासते ये

पादौ तवाम्ब! हृदयेषु त एव धन्याः

(۴) آور بھوت، پوکھ، سن تہ تی بھو، شریر

نہ شیند، مان، سِلہ لیئے، نہ یئسے، شپہ، نہ نیم
واک بھٹی، گد گد، پدا پھر، او پاسہ تے، یے

پادو، نہ وامبہ! ہر دیے شوتہ، ایے و، دھنیاہ

ارتھ :- ہے ماتا! پرکٹ ہوئے، رو مانچوں کی پکیٹوں سے ٹیکت شریروں سے بہتے ہوئے آنوں
سے بھرے ہوئے تیروں سے۔ پکیوں سے ٹیکت شبدوں سے۔ جو بھکت تمہارے چرنوں کی لگاتار
اوپا سا کرتے ہیں وہ بھکت بھگپہ شالی ہیں۔

ٹیپنی :- سوکھیم، ایشہ بھوتاہ سما گماہ (شروتو تر وال) سौख्यमेष भवतः समागमः

ہے ماتا، جب بھکت کو آپ کا سماگم ہوتا ہے۔ اتھوا زانتر جو آپ کے دھیان میں مگن ہوتا ہے اس کی دشا

ایک برہمن شمشہ یوگی کے جیسی ہوتی ہے جیسا کہ شتو مہنتو تری ورت ہے ... "महद्यन-शेषाः"
"پد ہر شٹ رو مانا، پرد، بلہ لہ۔۔۔۔۔" یوگی وہ پر م تنو دیکھ کر ہر ش سے روم پو لکت ہوتے ہیں اور نیروں
سے آند کے آنوں بہتے ہیں۔

वक्त्रं यत्-उद्यतम्-अभिष्टुतये भवत्या-

स्तुभ्यं नमो यत्-अपि देवि! शिरः करोति।

चेतश्च यत्-त्वयि परायणम्-अम्ब तानि

कस्यापि कैर्-अपि भवन्ति तपो-विशेषैः

(۵) وکترم، بیت، اودتیم، ابھ شتوتیے، بھ و تیاہ

تو بھیم، نمو، بیت اپنی، دیوی، شرہ، کروتی
چے تشنہ، بیت، تو یہ، پرایہ نم، امبہ تانی

کسیا پی، کہ یر، اپنی، بھہ ونٹی، پتو، وشے شے

ارتھ :- ہے ماتا (جو ٹوکھ آپ کی بار بار ستوتی کے لئے اودھیوگ، یکت ہو۔ جو ہر آپ کو نمسکار کرتا ہے، جو من آپ میں لگا ہو یہ تینوں باتیں (ستوتی، پرنام تھا آپ کا دھیان) کسی درے کو ہی اوتھم تپ سے پر ریت ہوتے ہیں۔

ٹپنی :- وہی دانی سچل ہے جو پر ماما گائے گاتی ہے۔ ہاتھ بھی وہی سچل ہیں جو آپ کے کام میں ہی لگے ہوں۔ من بھی وہی ہے جو آپ کا دھیان کرتا ہے، ہر بھی وہی ہے جو آپ کو بار بار پرنام کرے۔

मूलाल-वाल-कुहरात्-उदिता भवानि

निर्भिद्य-षट्-सरसिजानि तडित्-लतेव ।

भूयोपि तत्र विशसि ध्रुव-मण्डलेन्दु

निष्यन्दमान-परमामृत-तोय रूपा

(۶) مولا، والہ، کوہرات، اودتا، بھہ وانی !

نر بھیم دیہ، شٹھ، سرسہ جانی، تہ ڈیت، لہ تے و

بھویو پی، تتروشہ سی، دھروو، منڈ لینڈو

نہ، شیند مانہ، پر مافرتہ، تویہ روپا

ارتھ :- ہے ماما! آپ مولادھار روپی کو بچا سے بجلی کی کرک کی بانٹی اودے میں آئی ہوئی چھ کلوں کا بھیدن کرتی ہوئی سہرا میں پہنچ کر (امت کلا جوامرت سے بھر پور ہوتی ہے اُس کو پرواہت کرتی ہوئی اُسی اپنے ستھان بھوت مولادھار میں پھر سے پرولیش کرتی ہو۔

ٹپنی :- سوتنتر تنتر میں کہا ہے۔ چھ چکروں میں ٹھہرے ہوئے رتوں کو وکت کر دیوی شکل زرگوئن برمس پر پہنچتی ہے۔

شٹھ چکر :- (۱) مولادھار چکر۔ گوپی اندریہ سے دو انگلی نیچے اور گودا سے دو انگلی اوپر ۴ دل والا (۲) سوا وشتھان چکر جو رنگ کے سامنے ہے ۶ پتروں والا۔ (۳) مٹی پورک چکر ناہی کے سامنے ۱۰ پتروں والا۔ (۴) اناہت چکر ہر دیہ کے سامنے ۱۲ پتروں والا۔ (۵) وشدھی چکر کنٹھ کے سامنے ۱۴ دل والا۔ (۶) آگیا چکر بھو ہوں کے مدھیہ میں دو پتر اتھواد دل والا۔

दग्धं यदा मदनम्-एकम्-अनेकधा-ते

मुग्धः कटाक्षविधिर-अंकुरयां-चकार ।

धत्ते तदा-प्रभृति देवि! ललाट नेत्रं

सत्यं ह्रियेव मुक्लीं कृतम्-इन्दुमौलिः

(۷) دگھم، ید، مدنم، ایچم انیکداتے

مُوگداه، کٹاکھیہ، ودھر، انکور یام، چکار

دھتے، تدا، پر بھرتی، دیوی، للاٹ، نیترم

ستیم، ہریو، موئی، کرتھ، ایندو، مولیٰ

ارتھ :- ہے دیوی! جب تمہاری موہت کرنے والی تڑچھی نیت درشتی سے جلے ہوئے کامدیو کو پھر سے انکور نکلنے لگا۔ ایسا دیکھ کر شرم کے مارے ہی شکر بھگوان نے تیسرا نیت "اردھ، نہ میلٹ" (آدھا بند) روپ میں رکھا ہے۔

کपालنےترانتار لब्धमार्गैः ज्योतिः प्रहारैः-उदितैः शिरस्तैः ।
 ٹپنی :-
 "ارتھ :- شکر کے تیسرے نیت کے اگنی سے جل کر کامدیو بھسم ہوا تھا۔ تب سے کامدیو کا نام پڑا تھا "مُ" یعنی جس کا شریر سمپت ہونے کے کارن اب صرف خیال سے ہی اُس کا دھیان کیا جاتا ہے۔ پرنتو ایسا ہونے پر کامدیو کا پر بھاؤ سنار میں بنا ہوا ہے۔ ایسا دیکھ کر ہی شرم کے مارے شکر کا تیسرا نیت "اردھ، نہ میلٹ" ہے یعنی آدھا بند اور آدھا کھلا ہے۔

अज्ञात-सम्भवम्-अनाकलिता-न्ववायं

भिक्षुं कपालिनम्-अवाससम्-अद्वितीयम्

पूर्व-करग्रहण-मंगलतो भवत्याः

शम्भुं क एव बुबुधे गिरि-राज-कन्ये

(۸) اگیاتہ، سم بھوم، انا کلہ تا، نو وایم
 بھ کھیوم، کپالہ نم، او اسہ سم، ادوتی یم
 پوروم، کر گرہنہ، منگلنو، بھ و تیا

شتمبھوم، کہ یے، بو بو دے، گری، راجہ، کنیے

ارتھ :- ہے پاروتی! جس کے ماتا پتا کا کوئی گیان نہیں ہے۔ جس کا کوئی خاندان نہیں۔ بھکشیہ ہے جو اپنا گذار کرتا ہے، جو کپال کی مالا دھارن کرتا ہے، جو نگار ہتا ہے۔ جو ادتویہ ہے۔ ایسے شکر کو

آپ کے پانی گڑھن سے پہلے کون جانتا تھا۔

ٹپنی :- کمار سبھو سے کالیداس کے شبدوں میں :-

برہمچاری روپ میں شکر پاروتی سے پوچھتا ہے۔ ہے پاروتی ! ایک ادم در میں جو گن ہونے چاہیے کیا ان میں سے کوئی گن اس شکر میں ہے جس کے لئے تم تنیا کرتی ہو۔ جس کے وکرت نیز ہیں۔ جس کے جسم کا کوئی گیان نہیں جس کے پاس

“वपुर्विरूपाक्षम्-अलक्षजन्मतः, दिगम्बरात्त्वेन निवेदितं वसु

वरेषु यत् वाल्मगाक्षि! मृगते, किमस्ति तत् व्यस्तमपि त्रिलोचने” कुमार संभत

تن ڈھانپنے کے لئے دستر نہیں ہے۔ پاروتی کہتی ہے۔

شکر کیا ہے وہ تن شکتی شالی ہے سبھی جانتے نہیں ہیں۔

चरमाम्बरं च शव-भस्म-विलेपनं च

भिक्षाटनं च नटनं च परेत-भूमौ।

वेताल-संहति-परिग्रहता च शम्भो:

शोभां बिभर्ति गिरिजे! तव साहचर्यात्

(۹) چرما بھرم، چہ، نشو بھسم، و لیے نیم چہ

بکھیا ٹنم، چہ، نٹہ نم، چہ پر ریتہ، بھومو

و لیے تالہ، سم بہ تی، پر رگر ہتا، چہ، شنبوہ

شو بھام، بہ بھرتی، گر ر جے، تہ و، سا بہ چریات

ارتھ :- مرگ ٹالہ جس کا دستر ہے۔ نشو کا بھسم جو شریر پر ملتا ہے۔ بکھشیا کے لئے جو گھومتا پھرتا ہے۔ پرتوں

کی بھومی میں جو ناچتا ہے، ویتالوں کا سنبوہ جس کا پروار ہے۔ ہے پاروتی ایسا ہونے پر بھی آپ کے

سمپرک سے شکر شو بھا کو دھارن کرتا ہے۔

ٹپنی :-

چتا بھسما، لیپو، گرم، اشتم، دک پٹہ دھرو
جٹا دھاری، گنٹھیے، بھوجگہ، پتی ہاری پشتو پتی
کپالی، بھوتیشو، بھجتی، جگت، ایشیکہ بدویم
بھوانی توت پانی گرہن پر پانی - پھلم ایدم

ارتھ :- ہے بھوانی! جو شکر اپنے انگوں میں چٹا کی راکھ ملتے ہیں۔ زہری جن کا بھوجن ہے جو ہر سبکے رنگے رہتے ہیں، ہر پر
جٹا، گنٹھ میں واسو کی سانپ کو ہار کے روپ میں دھارن کرتے ہیں جن کے ہاتھ پر بھکھیا پاڑ کپاں ہے، ایسا ہونے پر بھی پشتو پتی
شکر نے جگت ایش کی بدوی پراپت کی ہے اس کا کارن کیا ہے؟ ایسا متوان کو کیسے ملا ہے۔ ہے ماں! یہ آپ کے پانی گرہن
کا ہی پھل ہے۔

कल्पोप-संहरण केलिषु पाण्डितानि

चण्डानि खण्डपरशोर्-अपि ताण्डवानि।

आलोकनेन तव कोमलितानि मातर!

लास्यात्मना पिरणमन्ति जगत्-विभूत्यै

(۱۰) کلیوپہ، سم ہرنہ، کی لہ شو۔ پنڈ تانی

چنڈانی، کھنڈ، پرشور، اپی، تانڈوانی

آلوک، نیے نہ، تہ و، کومہ، لہ تانی، ماتر

لاسیا تمنا، پر، نممنے، جگت، و بھوتیے

ارتھ :- ہے ماتا، بیگوں کے ناش کرنے کی کرٹھاؤں میں نہ پون شکر کے بھینکر نرتیہ۔ آپ کی پریم بھری
درشنی سے کو مل بن کر جگت کے ایشوریہ کے لئے پرت ہو جاتے ہیں۔

ٹپنی :- جیسے ایک مالی پودوں اکتھوا درکھوں کی ٹہنیاں اُس درکھش کے پھلنے پھولنے کی بھادنا سے کاٹا ہے ایسے ہی شکر چاچر سرشٹی کا ناش کرتا ہے پر نتوہ ناش نئی سرشٹی کی بھادنا سے ہی ہوتا ہے۔ اگرچہ شکر کا کام ہے، سرشٹی کا ناش کرنا پر نتوہ سرشٹی کو پھر سے سو سجت روپ میں پرکٹ کرنا ماما! آپ کی انوگرہ درشٹی کا ہی پرینام ہے۔

जन्तोर-अपश्चितनोः सति कर्मसाम्ये
विशेष-पाशपटल-च्छदुरा-निमेषात्
कल्याणि! दैशिक-कटाक्ष-समाश्रयेण
कारुण्यतो भवसि शाम्भव-वेददीक्षा

(۱۱) جنتور، اپشتر، نہ نوہ، رستہ کرمہ، سامیہ

نہ، شیشہ، پاشہ، پہ ٹلہ، چھہ دورا، نہ میہ شات
کلیانی، دیئے شکہ، کٹاکہ، سماشریہ نہ
کارنیہ تو، بھوسی، شامبھو، وید دیکھشیا

ارتھ :- ہے کلیان روپنی ماما! ٹوکھت ہونے والے منش کو۔ پونیہ اور پاپوں کی سامیہ اوستھا ہونے پر آپ کے انوگرہ سے۔ ست گورو کی انوگرہ درشٹی کا سہارا ملنے پر بغیر کسی محنت کے کھین ماتر میں پاشوں کے سمو اکتواتین ملوں کو کاٹنے والی وید ودھی کے انوسار شامبھوی دیکھشیا دینے والی آپ ہی بنتی ہو۔

ٹپنی :- شامبھوی دیکھشیا۔ شامبھوی اوستھا۔ ابھیدٹی اوستھا۔ یہ اوستھا گورو کرپاکے بغیر پراپت نہیں ہوتی ہے۔ گورو سے دیکھشیا لے کر سادھک اُس اوستھا کو پراپت کرتا ہے۔ گورو تھا شیشہ کی یوگیتا کے مطابق دیکھشیا میں بھون بھون پرکار کی ہوتی ہیں۔ ہر ایک سپردایہ میں گورو دیکھشیا کا الگ الگ ڈھنگ ہے، پر نتو اس شلوک میں اس دیکھشیا کا شکیت ہے جو دیکھشیا وید ودھی کے مطابق دی جاتی ہے۔ شامبھوی اوستھا کی دیکھشیا وہ دیکھشیا ہے جس کے بارے میں بھگوت گیتا میں درزن ہے
"यत् ज्ञत्वा न पुनर्मोहमेव यात्यसि पाण्डव"
جس اوستھا پر پہنچ کر سادھک کو پھر موہ ہوتا نہیں ہے۔

ब्रह्मादिभिः सुर-वरैर्-अपि कालकक्ष्याम्

(۱۳) لیے بھاؤ، ین تی، امرنہ واپیہ بھر، انشو، جالیہ

آپیا یہ، مان، بھو و نام، امرتیشوریم، تام

تے لنگھ ین تی، نہ نو، ماتر، لنگھ فی یام

برھما دی بھمی، سوروریر، اپنی، کالہ، کہ کھیام

ارتھ :- امرت دھارن کئے ہوئے کرنوں کے سموہ سے تین لوگوں کو جیون دان دینے والی امرت کی
سوامنی ایسے سوروپ کا جو بھکت دھیان کرتے ہیں وہ برھما دیو تاؤں سے انگھنیہ لکھیہ کو
پار کرتے ہیں۔

यः स्फटिकाक्ष गुण-पुस्तक-कुण्डिकाढ्यां

व्याख्या-समुद्यतकरां शरत्-इन्दु-शुभ्राम्।

पद्मासनां च हृदये भवतीम्-उपास्ते

मातः स विश्व-कवि-तार्किक-चक्रवती

(۱۴) یاہ، سفاٹہ کا کہ، گنہ، پُستک، کُنڈ کا ڈھیام

ویا کھیام، سمو دیہ تہ، کرام، شرت، ینڈو، شو بھرام

پدما سنام، چہ ہر دیے، بھو تہم، او پاس تے

ماتاہ، سہ وِشو، کہ و، تار کیکہ، چکر ورتی

ارتھ :- ایک ہاتھ میں سفٹک منی کی اکھیہ مالا۔ دوسرے میں پُٹک، تیسرے میں کنڈو۔ چوتھا ہاتھ اپدیش کے لئے اوپر اٹھایا ہوا۔ پدما سن پر بیٹھی ہوئی شرت چندر مہ جیسی نرمل ماتا کے ایسے ساکار رُوپ کی جو بھگت اوپا سنا کرتا ہے وہ جگت کو یوں کا چکر ورتی را جہ بنتا ہے۔

ٹپنی :- ساکار مورتی کا دھیان کرنے والے سادھک کے لئے ضروری ہے جس دیوی یا دیوتا کا دھیان کیا جائے اس کے گُن دھیان کرنے والے سادھک میں آئیں ”देवता देव शक्ति“ اور درج شدہ شلوک میں ماں کے ہاتھ میں اکھیہ مالا سے سنکیت ملتا ہے، سوادھیائے سے گیان رُوپی امرت اگٹھے کرنا، اپدیش کے لئے اوپر اٹھانے ہاتھ سے مطلب ہے گیان اگٹھے کر کے پرچار کرنا۔ پدما سن سے تانتیریہ ہے۔ جل رد پی سنار میں رہتے ہوئے بھی نرمل رہنا۔

बर्हावतंस-युत-बर्बर-केशपाशां

गुज्जावली-कृत-घनस्तन-हार-शोभाम्

श्यामां प्रवाल-वदनां सुकुमार-हस्तां

त्वाम्-एव नौमि शवरीं शवरस्य जायाम्

(۱۵) برہا، و تمسہ، یوتہ، بربر، کیشہ، پاشام

گونجا ولی، کرتہ، گھنہ ستنہ، ہار، شو بھام

شیام، پروالہ، ودنام، سوکمار ہتسام

توام، ایے و، نومی، شہ ورم، شرور سیہ جایام

ارتھ :- مور پنکھ کے تاج والے، بھورے رنگ کے مندر کیشوں والی، گنجا ہاروں سے کتے ہوئے گھنے

سنتوں پر ہاروں کی شوبھا والی۔ شام ورن والی۔ مونگے جیسے لال ٹکڑے والی۔ شکاری بنے ہوئے
 شکر کی شکستی روپ شوری (شکار بن) کے سو روپ کو نمسکار کرتا ہوں۔
 ٹیپنی :- مہابھارت میں یہ لکھا آتی ہے۔ ارجن پاشوپت ستر کے لئے پتیا کرتا ہے۔ بھگوان شکر منٹوٹ ہو کر اس کو
 پاشوپت ستر دیتے سمیے خود شکاری کا روپ (شور) اور پاروتی شکار بن کا روپ دھارن کرتی ہے۔ بھکت کے لئے
 بھگوان کیا کچھ نہیں کرتا ہے۔ (بھگوان بھکت کے بس میں)

अर्धेन किं नवलता ललितेन मुग्धे!

क्रीतं विभोः परुषं-अर्ध-इदं-त्वयेति।

आलीजनस्य परिहास-वचांसि मन्ये

मन्द-स्मितेन तव देवि! जडी भवन्ति

(۱۶) اردھیہ نہ، کم، نہ ولتا، لہ تپہ نہ، موگدھے

کری تم، و بھوہ، پر روشم، اردھم، پدم، تو یے تی
 آلی جنہ سی، پر رہاس، و چامی، مہ نیے

مند سمہ تے نہ، تہ و، دیوی، جڈی، بھونتی

ارتھ :- ہے پاروتی! نئی لتا کی طرح وکست ہوئے اپنے آدھے شریر سے شکر کا کٹھور کھڑو ہوا، آدھا شریر
 (شکر کا) آپ نے کیوں خریدا ہے۔ سکھیوں نے ہنس کے یہ وچن سن کر پاروتی کے ہونٹوں پر مسکراہٹ
 دیکھ کر سکھی جن موڈھ جیسے ہو گئے۔

ٹیپنی :- سکھیوں کا یہ پورن وچن سن کر پاروتی کی مسکراہٹ سے سکھیاں سمجھ گئیں کہ پاروتی نے یہ بات مان لی کہ مجھے
 اس خرید و فروخت میں گھانا ہی پڑا ہے۔ اس لئے سکھیوں نے آگے بات بڑھائی نہیں۔

ब्रह्माण्ड बुद्बुद-कदम्बक संकुलोयं

मायोदधि-विविध-दुःख तरंगमालः ।

आश्चर्यम्-अम्ब! झट्-इति प्रलयं प्रयाति,

त्वत्-ध्यान-सन्तति-महा-वाडवा-मुखाग्नौ

(۱۷) برهمانڈ، بُد بُد، کہ دمبکہ، سم کلومیم
 مایو، ددھی، وودھ، دُوکھ، تہ رنگہ، مالا
 آتشچریم، امبہ، جھٹ پیہ تی، پرلہیم، پریاتی
 توت، دھیانہ، سن تتی، مہاوڈوا، موکھاگنو

ارتھ :- ہے ماما۔ یہ برہمانڈ روپی، بلبلوں کے سمود سے بھرا ہوا، نانا پرکار کے دُکھ روپی لہروں سے بھرپور
 مایا روپی سمندر آپ کے زمر نہر دھیان روپی، واڈاگنی میں کھین ماتر میں لیہ ہو جاتا ہے اتھوانشٹ
 ہو جاتا ہے۔ یہ بڑا ہی آشچریہ ہے۔

ٹپنی :- راجہ چندر شیکھر مکند مالامیں کہتا ہے۔ اُس پر برہم۔ اتھوا ”سموت“ کا سا کھیات کار ہونے پر پرتوی ایک
 دھول کا کن دکھائی دیتا ہے۔ سارا جل چھوٹے بوندے جیسے لگتے ہیں۔ سارا گنی چھوٹی چنگاریاں دکھائی پڑتی
 ہیں۔ دیاو ایک رانس جیسا معلوم پڑتا ہے، آکاش ٹوکیم جیسا دیکھنے میں آتا ہے۔ برہما دیوتا کیڑے جیسے لگتے
 ہیں، ایسے ہی اوپر لکھے شلوک کے مطابق ماما کا دھیان کرنے پر ہی یہ ویشال جگت تتھا سنار کے سبھی دُکھ
 ایسے نشٹ ہو جاتے ہیں جیسے واڈواگنی سے ساگر کا پانی نشٹ ہو جاتا ہے۔

दाक्षायणीति कुटलेति गुहारणीति

कात्यायीनति कमलेति कलावतीति

एका सती भगवती परमार्थतोपि

संदृश्यसे बहु विधा ननु नर्तकीव

(۱۸) داکھیا، یہ نی تی، کوٹلی تی، گوہا، رنی تی
کاتیا یہ نی تی، کھلی تی، کلاوتی تی
یے کاہستی، بھگو تی، پرمارتھ، توپی

سن درشیہ سے، بہو و دھا، ننو، نرتہ کی و

ارتھ ہے ایشور شالینی ماتا! پرمارتھ سے ایک ہی سو روپ والی ہونے پر بھی آپ نے دکھ پر جا پتی
ٹپتی کی کنیا بن کر داکھیا بنی نام پایا۔ منش کے شریر میں مولا دھار میں ساڑھے تین ولیہ روپ میں ہونے
سے کوٹلا اتھوا کٹھ لینی نام پایا۔ کتھ ریشی کی کنیا بن کر کاتیا بنی نام پایا۔ کل کی بانٹی (وکست تھا سکوچت)
سرشی بنانے تھا ایہ کرنے والی ہونے سے کلا نام دھارن کیا ہے۔ "پنچ کرتیہ" سرشی، ستھتی سنہا، تر دھا
اور "انورہ" ان پانچ کلاؤں کی شکنتی والی ہونے سے کلاوتی نام پڑا، ایسے ہی نرتی کی بانٹی آپ نے بھن
بھن سو روپوں کو دھارن کر کے بھن بھن نام پائے ہیں۔

आनन्द-लक्षणम्-अनाहत नाम्नि देशे

नादात्मना परिणतं तव रूपम्-ईशे।

प्रत्यङ्-मुखेन मनसा परिचीयमानं

शंसन्ति-नेत्र-सलिलैः पुलकैश्च धन्याः

۱۹ آنند لکھینم، اناہرتہ، نامنی، دیشیہ

نادا تمنا، پر نہ تم، تہ و، رُو پم، اپی شے

پر تینگ، موکھیہ نہ، منسا، پر رچی یہ، مانم

شتم سنتی، نیتر، سلہ لیئے، پُولہ کیئے نچہ، وھنیاہ

ارتھ :- جو یوگی جن ہسرا چکر میں نادرُوپ آند سورُوپ، شبدھ کے رُوپ میں پرکٹ ہوئے آپ کے سورُوپ کا نرمل من روپی (پردھان ایندریہ) سے اُٹھو کرتے ہیں۔ وہ بھکت پُوبکت ہو کر آند اشروں کو بہاتے ہوئے آپ کی پرشنا کرتے ہیں ایسے بھکت بھاگہ شالی ہیں۔

ٹپنی :- اس شلوک میں سنکیت ہے شا بھوئی اوستھا کا سادھک جب شا بھوئی اوستھا میں پنچا ہے تو وہ ہم آند اُٹھو کرتا ہے مکیں ہے نیتروں میں آنسو کا بھر جانا، شریک کا پُوبکت ہو جانا۔ وانی کا گدگد ہو جانا "آند رصہ دیجات" اپنشد

त्वं चन्द्रिका शशिनि तिगमरुचौ रुचिस्त्वं

त्वं चेतनासि पुरुषे पवने बलं त्वम्।

त्वं स्वादुतासि सलिले शिखिनि त्वम्-ऊष्मा

निःसारम्-एव निखिलं त्वत् ऋते यदि स्यात्

(۲۰) توم، چندریکا، شیشہ نہ، تنگہ رُوچو، رُوچی، توم

توم، چیتنا سی، پُوروشے، پر وئے، بلم، توم
توم، سوادتا سی، سلہ لے، شیشہ کھینے، توم، اوشما

نہ، سارم، یے، ونہ کھلم، توت، رتے، یدی، سیات

ارتھ :- ہے ماما! چندرمہ میں چاندنی تم ہو، سُرہ میں دیپتی تم ہو۔ پرانی میں جیتنا تم ہو۔ وایو میں بل تم ہو۔ جل میں مٹھاس تم ہو، اگنی میں گرمی تم ہو۔ تمہارے بناسب ساررہت ہے۔

ٹپنی :- (उपनि०) किञ्चजगत्यां जगत्

”ایشیا وایم، پدم، سروم، بیت کم چہ، جگ تیام، جگت“ اپنشد۔

ارتھ :- جو کچھ دیکھے جگت میں سب ایشور سے ڈھانپ

کر وچین اس تیگ سے دھن لالچ سے کانپ۔ - سوای رام تیرٹھ

ज्योतींषि यत्-दिवि चरन्ति यत्-अन्तरिक्षं

सूते पयांसि यत्-अहि-धरणीं च धत्ते।

यत्-वाति-वायुर-अनलो, यत्-उदर्चिर-आस्ते

तत्-सर्वम्-अम्ब! तव केवलम्-आज्ञ-यैव

(۲۱) جیو تم شئی، بیت، دیوی، چرننتی، بیت، انتہ رکھیم

سو تے، پہ پام سی، بیت، ایہی، دھرنیم، چہ، دھتے

بیت واتی، وایور، انہ لو، بیت، او وچر، آستے

تت سروم، امبہ، تہ و، کیولم، آگیہ یئے و

ارتھ :- آکاش میں جو تارا گن گھومتے ہیں۔ آکاش جو بادلوں کو اُتپن کرتا ہے، شیش ناگ جو برتھوی کو دھارن کرتا ہے۔ والو جو چلتا ہے، اگنی میں جو دپتی پر جولت ہوتی ہے۔ ہے ماما! یہ سب آپکی آگیا سے ہی ہوتا ہے۔

ثیپنی: भीषास्मात् वातः पवते, भीषोदेति सूर्यः भीषास्मात्-अग्निश्च इन्द्रश्च

ارتھ: اُس شکستی کے بھینے سے والو چلتی ہے۔ اس شکستی کے بھینے سے سُر یہ اودے ہوتا ہے، اُس شکستی کے بھینے سے اگنی، ایندرا اور پانچواں مرتبہ یہ سب اپنا اپنا کام کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ (اُپنشد)

संकोचम्-इच्छासि, यदा गिरिजे! तदानीं

वाक्-तर्कयो-स्त्वम्-असि भूमिः-अनाम-रूपा।

यद्वा विकासम्-उपयासि यदा तदानीं

त्वत् नाम रूपगणनाः सुकरी भवन्ति

(۲۲) شکوچم، اچھسی، یدا، گر جے! تدا نم
واک، ترکو، تو م، اسی، بھوم، انا مہ، روپا

یدوا، وکاسم، اوپے یاتی، یدا تدا نم

توت نام، روپہ، گنہ ناہ، سوکری بھونتی

ارتھ :- ہے پاروتی! جب آپ سرٹھی کو اپنے میں لے کر تھی ہو اُس سیمے آپ دانی اور ترک میں نام اور روپ رہیت اوستھا (نرا کار روپ) والی ہوتی ہو، جب آپ سرٹھی میں دیکست ہوتی ہو۔ آپ کے نام روپ کو گننا آسان ہو جاتی ہے۔

شپنی :- برصمہ اٹھو اُس پر شکستی کے دورو پ ہیں۔ مورت اور مورت۔ نراکار تنھا ساکار۔ اوناشی اور ناشوان
نراکار اُس شکستی کے بارے میں وید کہتے ہیں۔
جو سوکھیم سے بھی سوکھیم ہے اور مہان سے بھی مہان ہے۔
ساکار کے وشئے میں ویدوں کا کہنا ہے۔
پرتھوی جل۔ اگنی وایو آکاش یہ سب تو برصمہ کے اٹھو اُس پر شکستی کے شریر ہیں، اس لئے پرتھیشہ شریر دھاری روپ
اس پر شکستی کو جاننا آسان ہے۔

भोगाय देवि भवतीं कृतिनः प्रणम्य

भ्रूकिंकरी-कृत-सरोजगृहा-सहस्राः

चिन्तामणि-प्रचय-कल्पित-केलि-शैले

कल्पद्रुमोपवन एव चिरं रमन्ते

(۲۳) بھوگایہ، دیوی، بھہ و تم، کرتہ ناہ، پر نہ میہ
بھرو، کمکری، کرتہ، سروجہ، گرہا سہسراہ
چنٹامہ نی، پرچہ یہ، کلپتہ، کیلہ، شئے لے
کلپہ درمو، پہ ونہ لے، و، چرم، رمن تے

ارتھ :- کئی بھاگیہ شالی بھگت جن آپ کو ایشوریہ پراپتی کے لئے پرنام کر کے بھوؤں کے اشاروں سے
دایوں کے سمان چلنے والے ہزاروں کھشی والے بنتے ہیں۔ اتنا ہی نہیں بلکہ وہ بھاگیہ شالی بھگت
چنٹامنیوں کے ڈھیروں سے بنے ہوئے کریڈا کے پردوتوں پر کلپہ ور کیوں سے بنے ہوئے باغوں میں چرل
تک رہتے ہیں اٹھو ارمن کرتے ہیں۔

ارتھ :- دھن تنھا ایشوریہ کے سادھنوں سے منش تربت نہیں ہوتا ہے، اس لئے دھن ایشوریہ سے شانتی ملتی

گھر مم، نہ جم، شتمہ، یہ تو م، نہجہ یئے، ورشٹیا

ارتھ :- ہے سر و شکھتی متی ماں! منشوں کے تینوں تاپ، آپ کے ہی ادھین ہیں، آپ ہی اپنے
انگرہ سے اُن دُکھوں کا ناش کرتی ہے جیسے سُریہ اپنے سے اُتپن ہوئی گرمی کو اپنی ہی تپن
کی ہوئی ورشٹی سے شانت کرنے میں سمرتھ ہے۔

ٹپنی :- تین تاپ ہیں :- آدھیا تمک - آدھیوک - آدھیہ بھوتک

शक्तिः शरीरं-अधिदैवतं-अन्तरात्मा

ज्ञानं क्रिया करणं-आसन-जालं-इच्छा।

ऐश्वर्यं-आयतनं-आवरणानि च त्वं

किं तत् न यत् भवसि देवि शशांक-मौले:

شکھتی، شریرم، ادھ دیوتم، انتر اتما (۲۵)

گیانم، کریا، کرنم، آسن جالم، اچھیا

ایشوریم، آیہ تہ نم، آورنانی، چہ تو م

رکم، تت، نہیت، بھہوسی، دیوی، نشانکہ، مولیئے

ارتھ :- ہے دیوی! آپ ہی شکر کی شکھتی ہو۔ مستھول شریر کے رُپ میں آپ ہی ہو۔ شریر کی
شوکیہم ادھشتھا اثر دیو تارُپ آپ ہی ہیں، انتاہ کرن، گیان شکھتی، کریا شکھتی، سبھی گیان

اندریاں، تنہا کر میندریاں، سہا دھی کے اوپہ یوگی آسن سمود، تو نتر بچھا شکھتی۔ ایشوریہ، آشریہ،
آنو وغیرہ، تین آورن، اتھواتین مل آپ ہی ہیں وہ کون سی دستو ہے جو آپ نہیں ہیں۔

”ईशावास्यसुत्रं सर्वं यत् किंच जगत्सं जगतः“

ثینی :-

جو کچھ دیکھے جگت میں، سب ایشور سے ڈھانپ

भूमौ निवृत्तिर्-उदिता-पयसि-प्रतिष्ठा

विद्यानले मरुति शान्तिर्-अतीत-शान्तिः ।

व्योम्नीति याः किलकलाः कलयन्ति विश्वं

तासां विदूर-तरम्-अम्ब! पदं त्वदीयम्

(۲۶) **بھومو، نہ ورتی، اوڈتا، پہیہ سی، پر تشٹھا**
ویدیانلے، مہ روتی، شانتر، اتی نہ، شانتی ہ
ویومینی، تی، یاہ، کلہ کلہ، کلہ سین تی، وشوم
تاسام، ودور ترم، امبہ، پدم، تودی یم

ارتھ :- آپ پر تھوی میں نہ ورتی کلا۔ جل میں پر تشٹھا کلا۔ اگنی میں ویدیا کلا۔ وائیو میں شانتی کلا
آکاش میں شانتی تیت کلا۔ ایسے ہی پانچ کلاؤں کے روپ میں پرکٹ ہو کر نشیچے سے ۳۶
کلاؤں والے جگت کو بناتی ہے۔ ایسا ہونے پر بھی ماما آپ کا ستھان ان کلاؤں سے بہت ہی

اونچا ہے
एको देवः सर्वभूतेषु गूढः, सर्वव्यापी सर्वभूतान्तरात्मा कर्माध्यक्षः
सर्वभूताधिवासः साक्षी चेता केवलो निर्गुणश्च

اس ویدنتر کا بھاو آر بھی یہی ہے، ساری چار چتر ششی ایک ہی شکھتی سے اوت پرنت ہے۔

यावत्पदं पद-सरोजयुगं त्वदीयं

नांगी करोति हृदयेषु जगत्-शरण्ये।

तावत्-विकल्प-जटिलाः कुटिल-प्रकाराः

तर्क-ग्रहाः समयिनां प्रलयं न यान्ति

(۲۷) یاوت، پدم، پدسرورجہ، یوگم، تودی م
نانگی کروتی، ہر دیئے شو، جگت شر نی
تاوت، وکلپ، جہ ٹلاہ، کوٹ لہ، پرکارا
ترکہ، گرہاہ۔ سمہ یہ نام، پرلیم نہ یان تی

ارٹھ :- بے مانا! ایٹور کے وشنئے میں سنٹئے بڑھی رکھنے والے تب تک آپس میں داد و دترک
دترک کرتے رہتے ہیں جب تک آپ کے پرکاٹا تمک دونوں چرن کملوں کو ہر دیہ میں ستھان
نہیں دیتا ہے، اس کے بعد میں جٹیل الجھن والے بنے ٹیڑے ترک و ترک کے وچار انھیں نشٹ
ہو جاتے ہیں۔

ٹپنی :- شیوتا شوٹرا پنڈ میں ریشی آپس میں ایٹور کے سبندھ میں ۱۔ کین کاراٹاں براہ کتا سم جاات:۔
ترک و ترک کرتے ہیں ویدوں میں درج ہے جگت کا کارن برحمہ کون ہے ہم سب کس سے پیدا ہوئے۔ ہمارا مول
کیا ہے۔ کس کے پر بھاؤ سے ہم زندہ ہیں، ہمارے جیون کا آدھا کیا ہے؟ اسی اپنڈ میں ان سبھی پرشٹوں کا آٹر پنڈت روپ میں
دیا گیا ہے پرنتو تو ہمیں ہے مانا! جب تک آپ کی دیا ہوگی نہیں سبھی سنٹئے مکمل طور پر نشٹ نہیں ہوتے ہیں۔

यत्-देवयान-पितृयान-विहारम्-एके
कृत्वा मनः करणमण्डल-सार्वभौमम्।
याने निवेश्य तव कारण-पञ्चकस्य
पर्वाणि पार्वति नयन्ति निजासनत्वम्

(۲۸) بیت دیویان، پتریان، وِہارم، ایکم
کرتوا، مناه، کرنہ، منڈل، سارو، بوم
یانے، نہ ویے شے، تہ و، کارن، پنچہ، کیسے
پروانی، پاروتی، نہ نیتی، نجاسنہ توم

ارتھ :- ہے پاروتی! دیویان، پتریان سادھک لئے لکھشیہ تک پہنچنے کے دو مارگ ہیں۔ جو
سادھک دیویان، پتریان یعنی پران اپان کے ابھياس سے سبھی ایندريوں کا راجا بنکر۔ ایندريوں کو
وش میں کر کے سوشٹنا مارگ میں پرویش کرتے ہیں۔ اتھوا آپ کے شرن میں آتے ہیں اس
بھکت اتھوا سادھک کے سامنے۔ پانچوں کارن (برہما، وشنو، رُودر، سداشونت متک
ہو جاتے ہیں۔

ٹپنی :- پران = مکھ اتھوانا سکا کے ذریعے جو دایو باہر جاتا ہے۔ پران کہلاتا ہے۔ (دیویان)

اپان = مکھ اتھوانا سکا کے ذریعے جو دایو نیچے کی طرف جاتا ہے اپان کہلاتا ہے (پتریان)

پیرانا بھياس کی کئی پرکریاں ہیں جیسے دایو کا باہر نکال کر باہر ہی روکنا۔ اندر بھر کر اندر ہی روکنا۔ باہر جانے اتھوا اندر آنے کو
ان دونوں گیتوں کو روک کر پرانا پران کو ستھر کرنا اتھوا سم گتی سے چلانا۔ ایسے ہی پرانا بھياس کی کئی پرکریاں ہیں۔ بھولو گئی
گورو کے پاس رہ کر اس کا ابھياس کیا جانا چاہیے۔ یہ پستوں سے بڑھنے نہیں ہوتا ہے۔

स्थूलासु मूर्तिषु महीप्रमुखासु मूर्तेः

कस्याश्चनापि तव वैभवम्-अम्ब यस्याः ।

पत्या गिराम्-अपि न शक्यत एव वक्तुं

सा-सि स्तुता किल मयेति तितिक्षितव्यम्

(۲۹) سٹھولا سو، مورتہ شو، مہی، پر موکھا سو، مورتیہ

کسیا شچہ ناپی، تہ و، ویہ بھوم، امبہ، یسیاہ

پتیا گرام، اپی، نہ شہ کیہ تے، یے و، وکٹوم

ساسی، ستوتا، کلہ، میئے تی، تہ تہ کھ تہ ویم

ارتھ :- جس جگت ایشوری کے سٹھول روپ پر تھوی وغیرہ پانچ مہا بھوتوں میں سے کسی ایک کے سو روپ کا تھا آپ کے ویئے بھوکا ورن کرنے کے لئے برہستی بھی سمر تھ نہیں ہے، وہ مجھ سے کی ہوئی یہ ستوتی مانتا سہن کیجئے۔ اس دھرتی کے لئے کیہا کیجئے۔

بلینی :- سب جانت پر بھو پر بھوتا سوتی۔ تہ اپی کیہے بنار ہانہ کوئی۔

ارتھ :- وہی دانی سچل ہے جو ماما کے گن گان میں لگی رہے ہاتھ دہی سچل ہیں جو جگت ابھا کے ارچن پوجن میں لگیں۔

कालाग्नि कोटिरुचिम्-अम्ब षट्-अध्वशुद्धौ

आप्लावनेषु भवतीम्-अमृतौघ-वृष्टिम् ।

श्यामां घनस्तन-तटां सकली कृतौ च

ध्यायन्त एव जगतां गुरवो भवन्ति

(۳۰) کالا گنی، کوٹی، رُوحیم، امبہ، شٹھ ادھو، شڈھا
آپلا ونیے شو، بھویم، امر تو گھ، وریشٹیم
شیامام، گھنس تنہ، تہ ٹام، سسکی، کر تو چہ
دھیان تہ، یے و، جگتام، گوروو، بھونتی

ارتھ :- ہے ماں ! شٹ ادھو روپ و ستار والی۔ سرشٹی کی سامیا دستھائیں کروڑوں کال
جیسی پر چند ریتی والی (۱) سرشٹی کو پرکٹ ہونے کے یوگیہ بنانے میں امرت دھاراؤں
سے ورشار روپ والی (۲) سرشٹی کو سوسنکرت کرتے سمیئے بھاری بنے ہوئے (امرت روپ
دودھ سے بھر ہوئے گیان کریاروپی ستھو سے ٹیکت شیام ورن والی (۳) اوپر درج شدہ ان
تین سورولوں میں جو بھکت دھیان کرتے ہیں وہ اسی وقت بھی بھوونوں کے گورو بنتے
ہیں، اتھواتین لوگوں پر انوشاسن کرتے ہیں۔

ٹپنی :- جیسے کہار گھڑا بنانے کے لئے مٹی کو کوٹ کوٹ کر گھڑا بنانے کے یوگیہ بناتا ہے۔ پھر مٹی کو جل سے سینچتا ہے
اس کے بعد چاک پر چڑھا کر گھڑے کا روپ دیتا ہے۔ یعنی سوسنکرت گھڑا بنانے تک گھڑے کو تین ادستھاؤں
میں سے گزرن پڑتا ہے، ایسے ہی وہ سروسنکرتی متی مان سرشٹی کو تین ادستھاؤں میں بدلتے وقت اوپر کیے ہوئے
تین روپوں سے پرکٹ ہوتی ہے۔

شٹھ ادھو :- بھوون، تتو، کلا، منتر، پد، ورن۔ یہ منتر شاسترو میں ”شٹھ ادھو“ کہلاتے
ہیں، یہ شٹھ ادھو میئے جگت شکر کا ہی سوروپ منتر شاستروں کو مانا گیا ہے۔

विद्यां परां कतिचित्-अम्बरम्-अम्ब के चित्
 आनन्दं एव कतिचित्, कति चित् च मायाम्।
 त्वां विश्वम्-आहुः-अपरे वयम्-आमनाम
 साक्षात्-अपार-करुणां, गुरुमूर्तिम्-एव

(۳۱) ویدیا، پرآم، کہ تیرچت، امبرم، امبہ کے چت
 آنندم، یے و، کہ تیرچت، کہ تیرچت چہ، مایام
 توام، وشوم، آہور، اپرے، ویم، آمنتامہ
 ساکھیات، اپار کرو نام، گورو، مورتم، یے و
 ارتھ :- ہے ماں ! آپ کو کچھ بھکت پراودیا۔ کئی چت آکاش روپ، کئی آنند روپ
 کئی مایا نام سے پکارتے ہیں پر تو ہم شکست مت والے اپار دیا والے ست گورو
 مورتی روپ آپ کو مانتے ہیں۔

कुवलय-दलनीलं बर्बर-स्निग्ध-केशं
 प्रथुतर-कुचभारा-क्रान्त-कान्तावलग्नम्।

किम्-इह बहुभिर्-उक्तैः-त्वत् स्वरूपं परं नः
 सकल-भुवन-मातः-सन्ततं सन्निधत्ताम्

(۳۲) کوو، لہ یہ، دلہ نیلم۔ بربر، سنگدھ، کیشم

پر ٹھوٹر، کوچہ، بھارا۔ کرانتہ، کانتاؤ، لگنم
 کم، یہ ہ، ہو بھر، اوکتیے۔ توت سوروپم، پر م ناہ
 سکلہ، بھوونہ، ماتا، سن تہ تم، سہ نہ، دھتام
 ارتھ :- ہے سبھی بھوونوں کی ماتا۔ کووکیہ، پھول کے پتر جیسے۔ شام ورن والے، بھوئے
 رنگ کے چکنے تنھا کو مل کیشوں والے۔ موٹے ستوں کے بھارے گھیرے ندر کر والے
 آپ کے سوروپ کے ادھیک درن کرنے سے کیا پر یوجن۔ کیوں یہ پرار تھا ہے آپ کا یہ
 ندر سا کار روپ کے ہر وقت ہمارے شموکھ رہے۔
 ٹپنی :- اس شلوک کے انت میں پنجتوی کا ماتا سے پرارتنا کرتا ہے۔ آپ کا سا کار روپ ہر وقت ہمارے سامنے
 رہے۔ ماں! جب ہم آپ کے بڑا کار سوروپ کے بارے میں دیدوں کے شرن میں جاتے ہیں تو دیدہ آپ کے
 سمبندھ میں کہتے ہیں۔ وہ شکھتی "ست" ہے۔ نہ "ست" ہے۔ نہ "ست است" ہے۔ نہ "ست" ہے، نہ "ست" ہے، نہ "ست" ہے
 ہے۔ یعنی دیدہ بھی آپ کے بارے میں ڈانواں ڈول شقی میں ہیں۔ ماتا میں اب اس "ست است" کے بخور
 میں پھنسا نہیں چاہتا ہوں بس آپ میسرے سامنے ہر سمیئے، ساکار روپ میں رہیں۔

مستوحش سماپت

سکھ جی سِ تو پیا چاں

अजानन्तो यान्ति, क्षयम्-अवशम्-अन्योन्य-कलहैः

अमी-मायाग्रन्थौ, तव परिलुठन्तः समयिनः ।

जगत्-मातर्-जन्म, ज्वर-भय-तमः-कौमुदि! वयं

नमस्ते कुर्वाणाः शरणम्-उपयामो भगवतीम्

सकल

जननी स्तवः
पञ्चमः

सकल جنہ فی ستوپاں

(۱) ا جانن تو، یانتے، کھیہ کم، اوٹم، اینو نیہ، کلہ ہیے

امی، مایا، گرنھو، تہ و، پر، لوٹھنتا، سمہ، پہناہ

جگت ماتر، جنمہ، جور، بھہیہ، تماہ، کومدی، ویم

نمستے، کورواناہ، شرنم، اوپہ، یامو، بھگہ و تم

ارتھ :- ہے جگت کو اُتین کرنے والی ماں! بار بار جنم لینے کا کشت۔ شریر سمبندھت بھن بھن روگ مانسک تتھا شاریرک بھہیہ روپی اندھکار کے لئے چاندنی روپی ہے ماں! یہ سبھی بھن بھن مت والے آپ کے اصلی سوروپ کو نہ جانتے ہوئے۔ آپس میں ترک و ترک کے جھگڑوں سے آپ کے مایا روپی پھندے میں پھنسکر لڑھکتے ہوئے بے بس ہو کر نشٹ ہو جاتے ہیں اور پھر سے جنم مرن روپی چکر میں گھومتے رہتے ہیں۔ ہم آپ ایشوریاں کو نمسکار کرتے ہوئے شرن میں آتے ہیں۔

ارتھ :- منڈوک اپنشد سے - ”ماں آپ کا اصلی روپ کیا ہے۔ اس میں ترک و ترک سے کام نہیں چلتا ہے اور دھیا میں پڑے ہوئے اپنے کو دھیر اور پنڈت مانتے ہوئے مورکھ لوگ ٹھوکرے کھاتے ہوئے پھرتے ہیں۔“

ارتھ :- وہ ”سموت“ کیا ہے اس کا اور بن کرنے والا بڑا دُرُوبھ ہے، اس کو پراپت کرنے والا کوئی سپھل جیون والا ہی ہوتا ہے، اُس کو وہی پراپت کر سکتا ہے ماں ! جس پر آپ نوگرہ کریں۔

वचस्तर्कागम्य-स्वरस-परमानन्द-विभव
प्रबोधाकाराय-द्युति-दलित-नीलोत्पलरुचे!
शिवस्याराध्याय स्तन भर-विनम्राय सततं
नमो यस्मै कस्मैचन भवतु मुग्धाय महसे

(۲) وچیں، ترکا، گہ میہ، سورسہ، پرمانند، وِجھو

پر بودھا، کارائے، دیوتی، دلہ تہ، نیلوت، پلہ رُچے
شہ و سیا را دھیا ئے، ستہ بھر، و مہرائے، ستہ تم

نہو، سمیئے، کسمیئے، چہ نہ، بچہ و تو، موگدائے، مہہ سے

ارتھ :- دانی اور ترک سے نہ جاننے یوگیہ۔ اپنے ہی اُنو بھو سے جاننے یوگیہ جو پرمانند روپنی
ایشوریہ ہے اس کو جاگرت کرنے والے، شریر پرکاش سے کھلے ہوئے نیل اتیل کل کی باہی

شو بھاوا لے شکر بھی جس کی آرادھنا کرتا ہے، گیان کریا روپ اتھوا سا نکھیہ اور یوگ روپ ستوں
سے جھکے ہوئے کسی الو لگ سدر تیج کو بار بار نام کار ہو۔

ٹیپنی :- यतो वाचो निवर्तन्ते अप्राप्य मनसा सह: ।

ارتھ :- جہاں سے من کے بہیت وانی وغیرہ بھی ایند ریاں اُس "سموت" شکستی کو نہ پا کر واپس لوٹ
آئی ہیں۔

ماں کے دوستن ہونے کا شکیت ہے۔ "گیان اور کریا" اتھوا "سا نکھیہ اور یوگ"
سائیکھ (گیان یوگ) سا نکھیہ کا سدا سنتے ہے۔ آتما ایک تتھا سرو دیا پاک ہے۔ جو آتما میرے اندر ہے وہی
کیٹ پتنگ میں بھی ہے۔

یوگے (کرم یوگ) کا بدانت ہے۔ کرم کرتے وقت بدھی اسدھی۔ جے پراچے۔ ہانی لاجھ کے وشنیے میں من سمان کھنا
ماتا کے دونوں ستن ارسنیئے بھکتوں کو گیان۔ کریا اتھوا سا نکھیہ، یوگ روپی دودھ کی دھاریں پلانے کی نمت
جھکی رہتی ہیں۔

लुठत्-गुञ्जाहार-स्तनभर-नमत्-मध्य-लतिकां

उदञ्चत्-धार्माभः कणगुणित-नलोत्पलरुचम् ।

शिवं पार्थत्राण-प्रवण-मृगयाकार-गुणितं

शिवाम्-अन्वक्-यान्तीं शवरं-अहं-अन्वेमि-शवरीम्

(۳) لوٹھت، گنجباہار، ستنہ، بھرنہ مت، مہ دھیہ، لہ تہ کام
اودنچت، گھر ما مبھا، کنہ، گو نہ تہ، نیلوت، پہ لہ، روچم
شوم، پارٹھ، ترانہ، پرو نہ، مر گیا کار، گو نہ تم

شوام، انوک یا نتم شہ ورم، اہم، انوی می، شہ ورم

ارتھ :- ارجن کی رکھشا کرنے کے لئے شکاری روپ دھارن کئے ہوئے شکر کے شریر سے نکلے ہوئے گرم پسینے کے بوند نیل کمل جیسے بنے ہوئے جس شکر کے شریر پر شو بھت ہوتے تھے ایسے ہی شکر کے پیچھے پیچھے دوڑتی ہوئی شکار بنی ہوئی لڑھکتے ہوئے گونجا پھولوں کے ماروں سے ٹیکت ستوں کے بھار سے جھکی ہوئی کروالی شو ابھگوتی کو میں پر نام کرتا ہوں۔

ٹپنی :- ارجن نے پاشوپت اتر پات کرنے کے لئے بھگوان شکر کو سنو شٹ کرنے کے لئے اگھور تپیا کی۔ اس تپیا سے سنو شٹ ہو کر بھگوان شکر نے شکاری کارو پ دھارن کیا۔ جگت ماتا نے بھی اوپر شوک میں کہے ہوئے روپ شکارن کارو پ دھارن کیا تھا۔

यो यो यां यां तनुं भक्तः श्रद्धया चितुम्-इच्छति।

ارتھ :- جو جو بھگت جس جس سوروپ کی بھگتی کرتا ہے اس کی اس شر دھا کو اسی سوروپ میں درڈھ کرتا ہوں۔ ارجن نے شر اتر سے شو بھت روپ میں تپیا کی۔ بھگوان ارجن سے شکاری روپ میں ملے۔

(مہا بھارت)

मिथः केशाकेशि-प्रधन-निधनाः-तर्क घटना

बहु-श्रद्धा-भक्ति-प्रणय-विषयाः-चाप्त-विधयः।

प्रसीद प्रत्यक्षीभव-गिरिसुते! देहि शरणं

निरालम्बं चेतः परिलुठति पारिप्लवम्-इदम्

(۴) مہ تھا، کیشا، کیشی، پر دھنہ، نہ دھنا، ترکہ، گھٹنا

بہو شر دھا، بھگتی، پر نہ یہ، وشہ یاہ، چاہتہ، ودھیا

پرسید، پرتیہ کھی، بھو، گہ رسوتے! دیے ہی، شرنم

نرالمبم، چے تاه، پر لوٹھتی، پار، پلوم، ایدم

ارتھ :- آپ کا سوروپ ترک کاوشیئے نہ ہونے پر بھی ترک و ترک وادی آپس میں بالوں کو پکڑ کر
نشٹ ہوتے ہیں۔ پر نتو دوسری طرف کئی بھکت جن شر دھا اور بھکتی سے و نمر ہوئے ہوتے
ہیں۔ ایسا یہ مت تمانتر کا اُپر و آشر یہ رہیت من کو بھر مت کرتا ہے۔ ہے پاروتی! پرسن ہو کر
پر تیکھشیہ رُوپ میں درشن دیجئے تھا ہمیں اپنے شرن میں لیجئے۔

ٹپنی :- ॥ अचिन्त्याः खलु ये भावाः न तान् तर्केन योजयेत् ॥
ارتھ :- ماما! آپ کا اچیتہ رُوپ ترک کی کسوٹی پر پرکھنے کاوشیئے نہیں ہے۔ من آپ کی شرنا گتی سے ہی آپ کا
سوروپ جانا جاتا ہے۔
وہ ماں جس پر انوکڑہ کرتی ہے وہی اُن کے سوروپ کو جان سکتا ہے۔

शुनां वा वह्ने-र्वा-खगपरिषदो वा यत्-अशनं
कदा केन क्वेति क्वचित्-अपि न कश्चित्-कलयति।
अमुष्मिन्-विश्वासं विजहिहि ममाह्वानय वपुषि
प्रपद्येथा-श्चेतः सकल-जननीं-एव शरणाम्

(۵) شو نام، وا، و ہنیر، وا، کھگہ، پر رشدو، وا، بیت، اشم
کدا، کینہ، کیے تی، کو چت اپنی، نہ، کشت، کلمہ تی

اُموشمن، وشواسم، وجہ ہی ہی، مہا ہنائے، وپوشی
پر پہ، دیے تھا پتھجہ تاہ، سکھ جنہ نم، یے وشرنم

ارتھ :- ہے من! اس شریر پر جھٹ پٹ وشواس چھوڑ دیجئے۔ نہ معلوم یہ شریر کس کارن سے
کہاں پر، کہیں بھی، کتوں کا، اگنی کا اتھوا پکھشیوں کا بھوجن بنے گا۔ یہ کوئی جانتا نہیں ہے
اس لئے جگت مانا کی شرن میں جاتیں۔

ٹپنی :- اس شریر کے تین رُوپا نتر ہو سکتے ہیں۔ پر تھوی میں دبانے سے کیڑے بنتے ہیں پکھشی کتے وغیرہ
جب کھائیں گے تو ٹپنی بنتی ہے، شریر کے جلائے پر بھسم بنتا ہے۔

अनाद्यन्ताभेद-प्रणयरसिकापि प्रणयिनी
शिवस्यासी:-यत्-त्वं, परिणय-विधौ देवि! गृहिणी।
सवित्री भूतानाम्-अपि यत्-उदभूः शैलतनया
तत्-एतत्-संसार-प्रणयन-महानाटक-सुखम्

(۶) انا دیہ نتا، بھید، پر نہ یہ، رسکا پی، پر نہ یہ فی
شوسیا سی، بیت، توم، پر نہ یہ، وودھو، دیوی، اگر ہتی
سو تری، بھوتانا م، اپی بیت، او د بھوہ، شیلہ، تنہ یا
تت، یے تت، سنسار، پر نہ یہ، مہاناٹک، شوکھم

ارتھ :- ہے دیوی! آپ آد اور انت رہت ارتھاء حد رہت پریم کا سوان کرنے والی ہو کر بھی
 پریم رُوپ وواہ کی ودھی میں شکر کی پتی بنی تھی۔ پرانیوں کی اپن کرنے والی ہونے پر بھی
 آپ ہمالیہ کو پتری رُوپ میں اپن ہوئی۔ یہ سب سنار کے پریم کے مہانامک کے سکھ کا سکیت ہے
 ٹپنی :- پریم مانا کے انگرہ پر اپت کرنے کا ایک سادھن ہے۔ پاروتی کے شکر کی اردھا گنی بننے تھا ہمالیہ کی
 پتری بننے کے نامک سے گہستی جیون کی شریٹھ کا سکیت ملتا ہے۔ گرہتا شرم پریم سکیت کی ایک پاٹھ شالہ ہے
 گرہستہ میں پتر دھن پدارتھ وغیرہ سے جو پریم کیا جاتا ہے وہ موہ کہلاتا ہے، وہی پریم جب بزرگوں دردھوں سے
 کیا جاتا ہے تو وہ شردھا کہلاتی۔ وہی پریم جب ایشور سے اتھوا جگت امہا سے جوڑا جاتا ہے تو بھکتی کہلاتی
 ہے۔ بھکتی ہی شکستی سے ملانے کا موکھ سادھن ہے۔

ब्रुवन्त्येके तत्त्वं भगवति! सत्-अन्ये विदुर्-असत्

परे मातः! प्राहुः तव सत्-असत्-अन्ये सुकवयः।

परे नैतत्-सर्वं सम्-अभिदधते दवि! सुधियः

तत्-एतत्-त्वत् माया, विलसितम्-अशेषं ननु शिवे

(۷) بھروون، تیہ کے، تت توم، بھگوتی، ست انیہ، وودور است

پرے، مانا، پراہو، تہ و است، است، انیہ سوکھ ویاہ

پرے نیئے تت، سروم، سم اچھ ددھتے، دیوی، سو دھیاہ

تت، اے تت، توت مایا، ولہ سم تم، اتھ شتم، نہ نو، شو

ارتھ :- ایشور یہ شالینی ماں! کچھ لوگ آپ کے سو رُوپ کو "ست" رُوپ کہتے ہیں، کچھ لوگ است

رُوپ کہتے ہیں۔ ماں کچھ لوگ ست است (ویکت اوکیٹ) دونوں کہتے ہیں، کئی ودوان
(۱) ست (۲) است (۳) ست است ان تینوں میں سے کچھ نہیں ہے ایسا کہتے ہیں۔ ہے ماں!
یہ سب کچھ نشیٹے سے ہے آپ کی مایا کا ہی ولاس ہے۔

ثینی :- सत् एव सौम्य इदमग्र आसीत्। असत् एव सौम्य इदमग्र आसीत्।
नवै वाचा न मनसा प्राप्तुं शक्यो न चक्षुषा, अस्ति इति उपलब्धव्यः। उपनि.

ارتھ :- سوت رُوپ والی ماں۔ گیا بندریوں کرم اندریوں سے پراپت نہیں کی جاسکتی ہے پرتو و شواش رکھ دہ ہے ضرور
وشواس کردہ اوشس ہے۔

तडत्-कोटि-ज्योतिः, द्युति-दलित षडग्रन्थि-गहनं
प्रविष्टं स्वाधारं पुनर्-अपि सुधावृष्टि-वपुषा।
किम्-अप्यष्टा-त्रिंशत्-किरण-सकली भूतं-अनिशं
भजे धाम श्यामं, कुचभरनतं बर्बर-कचम्

(۸) ते ठرت-कोٹی، حیوتر، دیوتی، دلہ تہ، شٹھ گرنہتی، گہہ نم
پر و شٹم، سوادھارم، پنراپی، سودھا، ورشی، وپوشا
کرم اپنی، انشا، ترم شت، کر نہ، سکی، بھوتم، انہ شتم
بھ جے، دھامہ، شیا م، کوچہ بھر، نہ تم، بربر، کہ چم

ارتھ :- مولادھار سے نکال کر ہسرا کی طرف چڑھتے وقت کروڑوں بلیوں کی دیتوں سے وکت کتے

ہوئے چھ کملوں والے، پھر سے نیچے اترتے ہوئے مولادھار میں پروشٹ ہوتے وقت امرت ورثا کرتے ہوئے اٹھتے کرن پونج سے ٹیکت شام ورن والے، گیان کریاروپی ستوں سے جھکے ہوئے بھورے رنگ والے چمکیے کیشوں سے ٹیکت آشپر یہ جنگ اس تیج کو میں زرنتر مسکار کرتا ہوں۔

ٹپنی :- اس تیج کے بارے میں شیوتا شوتراپنشد میں رشی کہتا ہے۔
 न तत्र सूर्योभाति न चन्द्र तारकं न तस्य भान्ति
 नेमा विद्युतो भान्ति कुतोयमग्निः । तमेव भान्तम्-अनुभाति सर्व
 اس پر مدد! کم میں نے جانا جو سُر یہ کی بھانتی سویم پر کاش سورو پ ہے۔ اس پر م تیج کا رکھیا ت کار کیے بغیر پر مد پر اپتی کے لئے کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔ (کٹوپ۔)
 तस्य भासा सर्वमिदं विभाति (कठोप०)۔
 اٹھتے کلائیں :- سُر یہ کی ۱۲، چندرمہ کی ۱۶، اگنی کی ۱۰ کلائیں۔ کل کلائیں ۳۸۔

चतुष्पत्रान्तः षड्-दल-भग-पुटान्त-स्त्रिवलय
 स्फुरत्-विद्यत्-वह्नि, द्युमणि-नियुताभ-द्युतियुते!
 षट्-अश्रं भित्त्वादौ, दशदलम्-अथ द्वादश दलं
 कलाश्रं च द्वयश्रं गतवति! नमस्ते गिरिसुते!

(۹) چہ توش، پترانتاہ، شٹھ دلہ، بھگہ، پوٹانتاہ، ترولیہ
 سفرت، ودیوت، وہنی، دیومنی، نہ یوتابھ، دیوتی، یوتے
 شٹھ اشرم، بھ توادو، دشہ دلم، اتھ، دوادشہ دلم
 کلاشرم، چہ، دیوشرم، گتہ وتی، نمستے، گری سوتے
 ارتھ :- چارپتوں والے (مولادھار چکر سے) نکل کر چھ دلوں والے (سوادھشٹھان چکر کے) دو تکیوں میں

ٹھہری ہوئی۔ تین گھیروں والی، چمکتے ہوئے، بجلی، اگنی، مریہ جیسے انت تیج والی۔ ہے کڈلینی
سوروپ والی ماتا! آپ پہلے چھ دل والے کمل کو (سوادھشٹان چکرا) وکست کر کے دس دل والے
(منی پورک) بارہ دل والے (اناہت چکرا) ۱۶ پتے والے کمل (وشودھا کھیہ چکرا) دوپتے والی (اگیا چکرا)

کمل کو وکست کرنے والی اتھوا پر ویش کرنے والی (کڈلینی سوروپ والی) ہے ماتا! آپ کو بار بار نمسکار ہو۔
ٹلپنی ۱۔ برہما میں جو ویشو ویاپتی ودیوت شکتی (اور جاتیکتی) ہے وہی منٹ پنڈیں کڈلینی کے رُپ میں
ٹھہری ہے جو کڈلینی پر کاشس سے بھی تیز گتی والی ہے۔ پر کاش ایک سیکنڈ میں ۲۵ ہزار میل کی رفتار
سے پلتا ہے۔

کڈلینی شکتی اس سے بھی ادھک تیز گتی والی ہے یہ کڈلینی منٹ کے شریر میں ایک گت (چٹی ہوئی) تجوری ہے۔

कुलं केचित्-प्राहु-वर्पुर्-अकुलं-अन्ये-तव-बुधाः

परे तत्-सम्भेदं सम्-अभिदधते कौलं-अपरे।

चतुर्णां-अप्येषां-उपरि-किम्-अपि प्राहुर्-अपरे

महामाये! तत्त्वं तव कथम्-अमी-निश्चिनुमहे

(۱۰) کلم، کے چت، پراہور، وپور، اکلم، انیے، تہ، و، بودھاہ

پرے تہ، تم بھیدم، سم ایچھو دھتے، کولم، اپرے

چتر نام، اپیے شام، اوپری، کم اپی، پراہور، اپرے

مہاما یے، تہ توم، تہ، و، کہ تھم، امی، نشیہ نو مہیے۔

ارتھ :- ہے مایا بھگوتی، کئی لوگ آپ کے سورُوپ کو کُل (دو شورُوپ شکستہ) کہتے ہیں۔ کئی دُوان اکل (دو شورُوپ ترن - رثو) مانتے ہیں کچھ لوگ "کُل، اکل" رُوپ (رثو شکستہ روپ) کہتے ہیں، ان سے بھی پھن کئی لوگ "کول" نام سے کہتے ہیں، کچھ دُوان ان چاروں سے بھی "اتم اولک" سورُوپ والی نام سے پکارتے ہیں۔ اوپر کہے ہوئے پھن پھن سورُوپوں کو دھیان میں رکھتے ہوئے آپ کے اصل سورُوپ کو ہم کیسے نشِست رُوپ سے جان سنیں گے۔
 आश्चर्यवत् पश्यति कश्चित् एनं - आश्चर्यवत् चैवम् अन्यः शृणोति श्रुत्वा
 ٹپنی :-

प्येनं वेद न चैव कश्चित् (भगवद्गीता)

ارتھ :- کوئی اس "آتما" اتھوا سمیت کی طرف آئچریہ پورن درشٹی سے دیکھتا ہے کوئی دوسرا اس کا آئچریہ ورن کرتا ہے اور کوئی اس کا ورن آئچریہ سے سُنتا ہے، پرتوسن کر بھی اس کو کوئی جانتا نہیں ہے۔

षड्-अध्वारण्यानीं प्रलय-रविकोटि-प्रतिरुचा
 रुचा भस्मीकृत्य स्वपद-कमल-प्रह्व-शिरसाम्।
 वितन्वानः शैवं किमपि वपुः-इन्दीवर-रुचिः
 कुचाभ्याम्-आनम्रः शिवपुरुषाकारो विजयते

(۱۱) شش، ادھوا، رنیا نم، پرکیہ، رو، کوٹہ، پرتی رُوپا
 رُوپا، بھسمی کرتی، سوپد، کملہ، پرہو، شرسام
 وتن واناہ، شیوم، کم اپی، وپوہ، ایندی ور، رُوپا
 کوچا بھیا م، آنہ مراہ، شو، پرشاکارو، وجہ یہ تے

ارتھ:- پرلیہ کال کے کروڑوں سُریرہ کے سمان تیج سے آپ کے چرن کلموں میں جھکے ہوئے متک والے بھکتوں کے چھ ادھور پُپ جنگل کو جلا کر شوکا پر دھاما تمک پرکاش پرکٹ کرتی ہوئی، گیان کریا رُپ ستنوں سے جھکی شوکی شکستی کو جے جے کار ہو۔

ٹپنی:- شٹھ ادھو:- بھوون، تو، کلا، منتر، پدا ورن یہ تتر شاستر کے شٹھ ادھو نام سے پر سدھ ہیں۔ یہ سارا جگت اسی "شٹھ ادھو" سے وی اپت ہے یوگی اسی بھاونا کا اکیاس کرتا ہوا آخر میں اسی میں لیہ ہو جاتا ہے۔
برم دھاما تمک پرکاش کے بارے میں اپنشدوں میں آتا ہے:-

न तत्र सूर्यो भाति न चन्द्र तारकं, नेमा विद्युतोभन्ति कुतोयमग्नि तमेव
भान्तमनुभाति सर्वं तस्य भासा सर्वमिदं विभाति।

اِس پرکاشتمک برہم دھام کے پاس یہ سُریرہ پرکاش کھ دیوت (جو گنو) جیسا معلوم پڑتا ہے۔
سادھکے:- اِس شلوک کے انت میں جے جے کار سے ہی اپنے کو کرتہ کرتیہ مانتا ہے۔

प्रकाशानन्दभ्याम्-अविदितचरौ मध्यपदवीं

प्रविश्यैतत्-द्वन्द्वं, रविशाशि समाख्यं कवलयन्।

प्रविश्योर्ध्वं नादं, लय-दहन-भस्मी-कृतकुलः

प्रसादात्-ते-जन्तुः, शिवम्-अकुलम-अम्बु! प्रविशति

(۱۲) پرکاشا، نندا بھیا م، او دتہ، چہ رم، مدھیہ، پدویم
پرو شیشے تت، دوندم، رو، شیشہ، سما کھیم، کہ ولہین
پرویشور دھوم، نادم، لیہ وہنہ، بھسمی کرتہ، کولاہ
پرسادات تے جنتوہ، شو اکلم، امبہ! پرو شہ تی

ارتھ :- ہے ماما پہلے کسی بھی جنم میں نہ جانے ہوئے۔ ٹوٹنا مارگ میں سادھنا تھا گیان سے پرورش کرپان
اور اپان روپی جوڑے کو گراس کرتا ہوا سادھی کی اگنی سے باہیہ جگت کو جلا کر انتر ٹوکھ ہو کر سادھک
سہسرا میں آپ کے الوگرہ سے دشتو ترن پر م شواتمک دھام میں پرورش کرتا ہے۔

ٹپنی

तमक्रतुः पश्यति वीतशोकः

ارتھ :- کامنا رہیت باہیہ جگت کو بھولا ہوا۔ چنتا رہیت کوئی ورلا سادھک ہی اُس برصہ اتھوا ماں کے الوگرہ
سے پر م شواتمک دھام کو دیکھتا ہے۔

प्रियंगु-श्यामांगीम्-अरुणतरवासः किसलयां
समुन्मीलन्-मुक्ताफल-बहुल-नेपथ्य-कुसमाम् ।
स्तन-द्वन्द्व-स्फार-स्तवक-नमितां कल्पलतिकां
सकृत्-ध्यायन्त-स्त्वां दधति शिवचिन्ता-मणिपदम्

(۱۳) پرینگو، شیا مانگم، ارونہ، تروا ساہ کیسہ لہ یام
سم، اُون، میلن، موکتا، پھلہ، بہولہ، نے پتھیہ، کو ممام
ستنہ دوند، سفار، ستہ وک، نہ مہ تام، کلپ لہ تہ کام
سہ کرت، دھیا یں تس توام، ددھتی، شرو چیتا، مہنی پام

ارتھ :- کلپ لہ تاروپ، ماما کے ساکھ روپ کا جس کے انگ پرینگوتا کے سمان شام ورن کے ہیں، لال
وستر جس کے بال پتے ہیں۔ وکست چکتے ہوئے موتی جس کلپ لہ کے پھل ہیں۔ وستر بھوش وغیرہ جس کے
پھول ہیں۔ گیان کریا روپی دوستوں پھولوں کے گچھوں سے جھکی ہوئی ایسے ہی سوروپ والی ماما کا جو

دھیان کرتے ہیں وہ شو کے پدم پد کو پراپت کرتے ہیں۔

ٹپنی :- اوکیت اوپانا، یوگا بھیاس، کنڈینی جاگرن وغیرہ شری دھاریوں کے لئے کشت سادھیہ ہے۔ جیسا کہ گیتا میں شری کرشن جگوان ارجن سے کہتے ہیں۔

اوکیت (نراکار) کی پراپتی بہت ہی کشت سے ہوتی ہے۔ بچپتی کارنے اوکیت اوپانا کے جہاں جہن جہن طریقے تائے ہیں وہاں ساکار اوپانا کو بھی خاص مہتو دیا ہے، اوپر کا شلوک اسی ساکار اوپانا کا اوداہرن ہے۔

षड्-आधारा-वर्तैः, अपरिमित-मन्त्रोर्मि-पटलैः

चलन्-मुद्राफेनैः बहुविध-लसत्-दैवत-झषैः

क्रम-स्रोतोभिः-त्वं वहसि, परनादामृत-नदीं

भवानि! प्रत्यग्र शिव-चित्-अमृताब्धि-प्रणयिनी

(۱۴) شٹھ، آدھارا، ورتیئے، اپہ رمہ تہ، منترور، می، پٹہ لیئے

چلن، مودرا، منیئے نیر، بہو ودھ، لہ ست، دلویتہ، جھ شئیئے

کرمہ، سروتو بھی، ہ، نوم، وہی، پرنادا، امرت ندی

بھہ وانی، پرتیگر، شوچت، امرتا پدھی، پر نہ پنی

ارتھ ۱- نیتہ نیئے، شوروپ، چئے تنیہ، امرت ساگر میں پہنچانے والی، ہے بھوانی! آپ ہی نادہرمہ

رُوپ امرت ندی کو لگاتار چلاتی ہو، جس پر ناد امرت ندی کے شٹھ چکر رُوپی بھنور ہیں۔ منتر رُوپی جس کی اُور میاں (لہریں) مُدرا میں جس کی چنچل جھاگ ہے۔ جہن جہن دیوتا جس کے مگر بچھ ہیں

”کرم رُوپی شورو رشن جس کے سروت ہیں۔

ٹپنی :- کرم رُوپ رشن گرتھوں میں پانچ مُدرا میں (۱) کریمینی۔ (۲) کرودھنا۔ (۳) بھیروی۔ (۴) لیلہ بانا۔ (۵) کھیچی۔

پر ناد، امرت ندی۔ یہ ندی شریہ کے اندر اناہت ناد دھونی رُوپ سے لگا تار دِن رات چلتی رہتی ہے۔ یہ دھونی سوچاؤ۔ یہی بارے شریہ میں چاروں طرف سے چلتی رہتی ہے اس کو اناہت دھونی کہتے ہیں۔ یوگا بیاس سے ہی یہ دھونی (آواز) سُنی جاتی ہے۔

महीपाथो वह्नि-श्वसन-वियत्-आत्मेन्दुरविभिः

वपुभिः-ग्रस्तांशैः-अपि, तव कियान्-अम्ब! महिमा।

अमून्या-लोक्यन्ते भगवति! न कुत्राप्यनु-तराम्-

अवस्थां प्राप्तानि त्वयि-तु, परम-व्योम-वपुषि

(۱۵) مہی، پاتھو، وہنی، شوسنہ، ویت، آتمیندو، رَوِ بھی

و پُو بھی، گرتا میشر، اپی، تہ، کہ بیان، امبہ، مہما

اموینا، لوکیتے، بھگوتی، انہ کو تراپیہ نو، ترام

اوستھام، پراپتیا، تو پیہ نو، پر مہ، ویومہ، وپوشی

ارتھ :- ہے ماتا! پر تھوی، جل، اگنی، وایو، آکاش، جیواتما، چنر مہ، سُر یہ۔ جو آپ کے انش

رُوپ سے بنے ہیں، اس لئے ان آٹھوں سور وپوں سے آپ کی مہاکنتی ہے، کیا جانا جا سکتا ہے

جب کہ یہ آٹھوں آپ کے پر م چت آکاش سور وپ میں بہت تو چھ (ہلکی) اوستھا کو پہنچے ہوئے

ہیں کہیں بھی دکھائی نہیں دیتے ہیں یعنی آپ کی مہا کے سامنے ان آٹھ سنتوں کی کوئی گنتی نہیں ہے

پृथ्वी रेणुः पयांसि कणिका फल्गुः स्फलिंगो लघुः तेजो निश्वसनं

मरुत् तनुतरं, रन्ध्रं सुसूक्ष्मं नभः। मुकुन्दमाला,

ارتھ :- اُس چت آکاش کا ساکیات بار ہونے پر پانچ بھوتوں کی کوئی ستا نہیں رہتی ہے۔ پر تھوی ایک دھول کا ذرہ دکھائی

دیتا ہے۔ وصال ساگر چھوٹے ہل کے بوند بنتے ہیں۔ آگ چھوٹی چنگاریاں دکھائی دیتی ہیں۔ دایو سانس جیسے لگتا ہے۔ آکاش چھونا سوراخ میسا دکھائی دیتا ہے۔

मनुष्याः तिर्यञ्चो मरुत इति लोकत्रयम्-इदं
भवाम्भोधौ मग्नं त्रिगुण-लहरीकोटि-लुठितम्।
कटाक्षः-चेत्-अत्र क्वचन तव मातः! करुणया
शरीरी सद्योयं व्रजति परमानन्द-तनुताम्

(۱۶) مہ نوشاہ، تری پنخو، مہ روتہ، یہ تی، لو کہ تریم، یدم
بھو آمبھودھو، مگنم، تر گونہ، لہری، کوٹہ، لوٹھ تم
کٹاکھیاہ، چیت، اتر، کوچنہ، تہ، ماتاہ، اکروینا
شریری، سہ دیو، یم، ورجتی، پرمانند، تنوتا

ارتھ :- منش، پشو، پکشی، دیوتا اسکی پرکاریہ تینوں لوک۔ ستو، راج، تم روپ کروڑوں، لہروں میں
لڑھکے ہوئے۔ سنار ساگر میں ڈوبے ہوئے ہیں، ہے ماتا! ان میں
سے کسی ایک۔ پر آپ کی دیا سے انوکھ درشتی اگر ہو تو جیو اسی وقت پرمانند روپ بھٹاؤ کو
پراپت ہوتا ہے۔

मामैष्ट विद्वन्! तव मास्त्यपायः, संसारकूपे तरणोस्त्यपायः
अथैव यात यातयो-स्य पारं, तमेव मार्गं तव निर्दिश्यामि॥ अष्ट-श्लोका

شپنی :-

ارتھ :- ہے دواوان! گبراومت اس سنار روپی کوئیں اتھوا ساگر سے نکلنے اتھوا پار جانے کا مارگ دکھاؤں گا جس
مارگ سے شری شٹ منت لوگ سنار ساگر میں سے پار گئے ہیں۔ وہ مارگ کونسا ہے؟ اس اوپر درج شلوک میں اسی
کا شایت ہے، وہ مارگ ہے۔ ماں! آپ کی دیا درشتی۔

कलां प्रज्ञां-आद्यां, समयं-अनुभूतिं समरसां
 गुरुं पारम्पर्यं विनयं उपदेशं शिवकथाम्।
 प्रमाणं निर्वाणं परमं-अतिभूतिं-परगुहां
 विधिं विद्यां-आहुः सकल-जननीं-एव मुनयः

(۱۷) کلام، پرگیام، آدیام، ممہیم، اَنُجھوتہم، سہرہ رام
 گورم، پارمپریم، وینیم، ایدیشیم، شوکتھام
 پرمانم، نرواکم، پریم، اَنُجھوتہم، پرگورہام
 ودھم، ودھیام، آہو، سکھ جی سَتِوَ پَان، و، مونہ یاہ

ارتھ :- مونہ لوگ جی کو، کریشکھتی رُوپ، بدھتی رُوپ، آدیشکھتی رُوپ، کال رُوپ، اَنُجھور رُوپ، پاتھوا
 و مرش رُوپ، سامیا وستھار رُوپ، گور رُوپ، دیکھیا رُوپ، نمرتا رُوپ، ایدیش رُوپ، پرمان رُوپ
 شوکتھتی رُوپ، اَنکرشٹ رُوپ، پریشور رُوپ، اتی گونپہ رُوپ، وردھی رُوپ، ویدیا رُوپ کہتے ہیں۔

एकं सद्विप्राः बहुधा वदन्ति। -

ایک ہی پرما تہا کو گریانی لوگ بہن بہن ناموں سے پکارتے ہیں۔

प्रलीने शब्दौघे तत्-अनु-विरते-बिन्दुविभवे

ततस्तत्त्वे चाष्टाध्वनिभिः-अनुपाधिनि-उपरते

श्रिते शक्ते पर्वण्यनु-कलित-चिन्मात्र-गहनां

स्वसंवित्तिं योगी रसयति शिवाख्यां परतनुम्

(۱۸۰) پر لی نے، تہد سوگے، تت او، ورتے، بندو، و بھوے
 تہ تس، تہ توے، چا شہ، دھونہ بھی، ان اوپا، دھنی اوپر تے
 شرتے، شاکتے، پیرو، نیہ نو، کلنتہ، چن، ماتر، گہنام
 سوہم، و تہم، یوگی، رسہ یہ تی، شواکھیام، پرتہ نوم

ارتھ :- مولادھار چکر میں دھیان بکھر ہونے پر دھونیاں سننے میں آتی ہیں۔ مولادھار میں نادی دھونیاں
 لیہ ہونے پر اس کے بعد یوگی کو شوپرکاش پونج دکھائی دیتا ہے اس کے ثانت ہونے پر اس کے
 پشچات اناہت چکر میں یوگا بھیاسی کو آٹھ پرکار کی دھونیاں سننے میں آتی ہیں۔ وشدھ چکر میں دھیان
 شہر نے پر آگیا چکر میں آگیا چکر کا سہار لے کر وشر سے جانی ہوئی برہمہ رندھر میں ٹھہری ہوئی انکرشٹ
 سورو پ والی اپنی "سموت" کا یوگی رسا سوادن امرت پان کرتا ہے۔

ٹپنی :- یوگ شاستروں کے مطابق جب سادھک (یوگی) سونمنا ناڑی سے سہسرا اٹھوا برہمہ رندھر میں پہنچنے کا
 ابھیاس کرتا ہے، اس کے لئے مولادھار میں ہی دھیان بکھر ہونے پر نادی دھونی برہمہ رندھر سے سنائی دیتی ہے۔ یوگیوں
 کا کہنا ہے اس مارگ پر اگر سر ہونے پر گنا وغیرہ وادیہ کی دھونیاں ہوتی ہیں۔

ناد، یا شبدھ برہمہ دس پرکار کا ہوتا ہے پر تو اوپر لکھے شلوک میں آٹھ دھونیوں کا ہی ورن ہے جبکہ سوچندہ تترس
 آٹھ ہی دھونیوں کا ورن ہے۔

परानन्दाकारां निरवधि, शिवैश्वर्य-वपुषं

निराकार-ज्ञान, प्रकृति-अनवच्छिन्न-करुणाम्।

सवित्रीं भूतानां निर्-अतिशय-धामास्पद-पदां

भवो वा मोक्षो वा भवतु भवतीं-एव भजताम्

(۱۶) پرانندا کارام، نراودھی، شوئیے، شوریه، وپوشتم
نراکار، گیانہ، پرکرتتم، انہ وچھنہ، کہ رونا نام
سہ، وترم، بھوتانا نام، نراتہ شنیہ، دھاما پید، پدام
بھہ وو، ووا، موکھیووا، بھہ وٹو، بھہ وٹم، یے و بھہ تام

ارتھ :- پرماندرپ، سیمارہیت، شوکی ایشوریہ شکتی سورپ والی، اتہ سوکیم گیان رپ سو بھاؤ
والی۔ اپار اؤگرہ روپ والی۔ چراچر ششی کو ایتن کرنے والی، سب سے اوتم پر م شوکا ستھان بنی
ہوتی، ایسے ہی سورپ والی آپ کا جودھیان کرتے ہیں ان کے لئے بھوگ اور موکھ ایک جیسے ہیں
یاپنی، ”بھوگ اور موکھشہ“ کی ایک جیسی پریتی ماں کی اؤگرہ درشی سے ہی سمجھو ہے۔ پاٹھا کا یہ نہ سمجھیں جس پر
ماں کی اؤگرہ درشی ہوگی وہ تو نتر روپے بھوگوں کا بھوگ کر سکتا ہے۔ بلکہ ماما کے اؤگرہ سے دیشوں (مانس) بدرا
وغیرہ میں ہوتے ہوئے بھی اس بھکت کا من وچلت نہیں ہوتا ہے۔ من کے وچلت نہ ہونے سے بھوگ بھوگنے کا
پرٹن ہی نہیں ہوتا ہے بلکہ وہ بھکت بھوگوں سے بھرنا (نفرت) کرتا ہے۔

विकार हे तौ सति विक्रियन्ति येषां न चेतांसि त एव धीरा।

ارتھ :- دیشیہ بھوگوں میں ہوتے ہوئے بھی جس کا من وچلت نہیں ہوتا ہے، بلکہ دیشوں سے نفرت کرتا ہے۔
وہی وچیر ہے وہی یوگی ہے اُسی کا جیون سچل جیون ہے۔

जगत्-काये कृत्वा-तं-अपि हृदये तत् च पुरुषे
पुमांसं बिन्दुस्थं तं-अपि परनादाख्य-गहने।
तत्-एतत्-ज्ञानाख्ये, तत्-अपि परमानन्द-विभवे
महा-व्योमाकारे त्वत्-अनुभव-शीलो विजयते

(۲۰) جگت کا یہ، کر تو اہم اپنی، ہر دیے، نت چہ، پورے
پو ما سہم، بند و ستھم، تم اپنی، پر، ناواکھیہ، گہنے
نت، ایے نت، گیانا کھیے، نت اپنی، پرمانند، وجہ دے
مہاویو ما کارے، توت، اٹو بجو، شیلو، وجہ یہ تے

ارتھ :- جگت کو اپنے شریر میں لیے کر کے (یعنی باہیہ جگت کو بھول کر) اُس شریر کو بھی ہر دی میں
اُس ہر دیہ کو بھی جو آتما میں، اُس بندو گیان میں بٹھرے ہوئے جو آتما کو بھی گیان نام والے سدا
ریشو میں اُس اوستھا کو بھی پرمانند ایشوریہ ٹیکت - آکاش سوروپ والی دیوی میں بالترتیب ایہ کر کے -
اس ڈھنگ سے سادھنا کرنے والا یوگی جسے جئے کار کے یوگیہ ہے۔

ٹپنی :- اوپر لکھے شلوک میں سادھنا کرنے جو سادھنا کرم (طریقہ بتایا ہے یہ ضروری نہیں ہر سادھنا کا اسی ڈھنگ
سے سمجھتا ہوگی جیسا کہ متنتر آکوک میں درج ہے۔

चित-भेदात् मनुष्यानां शास्त्रभेदे वरानने, व्याधिभेदात् यथा भेदो भेदजानां महौजसाम्।
यथैकं भेषजं ज्ञात्वा न सर्वत्र भिषगपति, तथैकं हेतु-मालम्ब्य न सर्वत्र गरुषेत।

ٹپنی :-

اس شلوک کا مطلب ہے - سادھنا کی روچی، شری، وناوان بھن بھن ہونے سے سادھنا میں بھی بھن بھن
پر کار کی ہو سکتی ہیں۔ اگرچہ ہر اوشدھی کا پر بھاؤ مفرد ہے پر تو ہر ایک بیمار کے لئے اس اوشدھی کا پر بھاؤ
ایک جیسا نہیں ہوتا ہے۔

विधे! विद्ये! वेद्ये! विविध समये! वेद! जननि!
विचित्रे! विश्वाद्ये! विनय-सुलभे! वेद गुलके!
शिवाज्ञे! शीलस्थे! शिवपदवदान्ये! शिवनिधे!
शिवे! मातर-मह्यं त्वयि वितर भक्तिं निरुपमाम्

(۲۱) ودھے، ودیے، ویے دے، سمیئے، وید، جنہ نے
 وچترے، وشوادے، ونہ یہ، سو لہجے، وید، گو لکے
 شوا گے، شلستھے شوپد، ورا نی، شو ندھے
 شوے، ماتر، مہیہ کم، تو پی، وتر، بھکتیم، زراوہ مام

ارتھ :- ہے ودھی روپ، ہے اشادشہ ویدیا روپ والی، ہے جاننے یوگیہ۔ ہے نانا پرکار کی سدا
 والی ہے ویدوں کو پرکٹ کرنے والے، ہے نانا روپوں والی، ہے جگت کے آدروپ، ہے بھکتی
 سے ملنے والی ہے ویدوں کے سار روپ، ہے شو کی آگیا روپ، ہے اپنے ہی سو بھاؤ اتھوا سوروپ
 میں ٹھہری ہوئی ہے، شو دھام کی دینے والی۔ ہے کلیان کے بندھی روپ، ہے شو کی شکتی
 مجھے اپنے سوروپ میں اوپار بہت بھکتی دیجئے۔

ٹپتی :- ویدیا نیں اٹھارہ ہیں :- چار وید۔ رگ وید، یجر وید، سام وید، آتھرو وید۔
 ویدوں کے چھ انگے :- شکیا، کلپ، ویا کرن، نراوکت، چھند، جیوتش، نیاتے، میامسا۔ دھرم شاستر،
 پوران، آیوز وید، دھنور وید، گاندھرو وید، ارتھ شاستر، یہ اٹھارہ ویدیاں کہلاتی ہیں۔

विधेर्मुण्डं हत्वा यत्-अकुरुत पात्रं करतले
 हरिं शूलप्रोतं यत्-अगमयत्-अंसाभरणताम्।
 अलंचक्रे कण्ठं यत् अपि गरलेनाम्ब! गिरिशः
 शिवस्थायाः शक्तिः-तत्-इदं-अखिलं=ते विलसितम्
 (२२) ودھی، منڈم، ہر تو، بیت، اکورتہ، پاترم، کرتے

ہریم، شولہ، پروٹم، بیت، اگمہ بیت، انسا بھرنہ تام
الم چکرے، کنٹھم، بیت اپی، گریے، نامہ، گر شاہ
شوستھایا، شکھتے، تت ایدم، اکھلم، تے، ولہ سہ تم

ارتھ :- برہما کا پنچاں سرکاٹ کر ہاتھ میں بھکیا پاتر بنایا، وشنو کو ترشول میں پرود کر کندھے
کا بھوشن بنایا اور نگے کو ہلاہل زہر سے سجایا۔ یہ سب کچھ شوش میں ٹھہری ہوئی شکھتی
کا ہی ولاس ہے۔

ٹپنی :- यद्यपि अमंगलानीह सेवतेशंकरः सदा तथा मंगलं तस्य स्मरणात्
जायते (शिवपुराण)

اگرچہ شکر نے سبھی انگل و متوں کو ہی اپنایا ہے تو بھی اُن کے سمن ماتر سے ہی دوسروں کا منگل
ہوتا ہے۔

شکر کا دُشَن بھی بھُوشَن کیسے بنا؟ یہ کیوں آپ کے پانی گرہن کی پری پانی کا ہی پھل ہے۔ یہ
یعنی سب فکھتی کا ہی پرہاؤ ہے۔ भवानि त्वत् पाणिग्रहण परिपाटी फलमिदम्।

विरिंच्याख्या मातः! सृजसि हरिसंज्ञा-त्वं-अवसि

त्रिलोकीं रुद्राख्या हरसि विदधासी-श्वरदशाम्।

भवन्ती सादाख्या शिवयसि च पाशौघ-दलिनी

त्वं-एवैकाऽनेका भवसि, कृतभेदैः-गिरिसुते

(۲۳) ورنچیا، کھیا، ماتا، سرجه سی، ہری شگھیا، توم، اوسی
ترلوم، رودرا کھیا، ہری، ود، دھاسی، یثورد شام

بھونتی، ساواکھیا، شویہ سی چہ، پاشوگھ، دلینی
توم، یے ویکا، نیے کا، بھوسی، کرتہ، بھیدیئے، گری سوتے

ارتھ :- ہے ماما، برہمانی کے روپ میں آپ تین لوگوں کو بناتی ہو۔ آپ ہی دیشنوی ٹکھتی روپ
سے تینوں لوگوں کی رکھشیا کرتی ہو۔ رودرانی روپ سے تینوں لوگوں کا ناش کرتی ہو۔ ایشور دشا کو
پراپت ہوئی آپ ہی تینوں لوگوں کا پدھان کرتی ہو۔ شکر کی ٹکھتی بن کر بندھنوں کے سٹوہ کو کاٹتی
ہوئی تینوں لوگوں کو آندھئی بناتی ہو۔ آپ ایک ہی ہو کر بھی اپن کئے ہوئے بھیدوں سے
انت بنتی ہو۔

अहं ब्रह्मस्वरूपिणी, अहं विष्णुं उरुविक्रमं दधानि,

ٹپنی :-

ارتھ :- میں برہم سوروپ ہوں، میں دیشوروپ ہوں۔ مجھ سے ہی یہ پر کرتی پُرشات تک جگت اپن
ہوتا ہے۔

मुनीनां चेतोभिः प्रमृदित-कषायैः-अपि मनाक्
अशक्ये संस्पृष्टुं चकित-चकितैः-अम्ब! सततम्।
श्रुतीनां मूर्धानः प्रकृति-कठिनाः कोमलतरे
कथं ते विन्दन्ते पद किसलये पार्वति! पदम्

(۲۴) مونی نام، چے تو بھئی، پروردتہ، کشایئر، اپی مناک
اشہ کیے، سم پسر شوموم، چہ کرتہ، چکہ تیہ، امبہ، ستہ تم

شروقی نام، مورو دھاناہ، پر کرتہ، کٹھینا، کوملہ ترے
کستھم تے، وندنتے، پد کیسہ، لہ یئے، پاروتی، پدم

ارتھ :- جن نونیوں میں نیم وغیرہ سے کام کرو دھ کو ہٹایا ہے وہ بھی بھیجے بھیت ہو کر اپنے من بدھی سے
آپ کا ذرہ بھر بھی درن کرنے میں اسمرتہ ہیں۔ ہے پاروتی اپنشد سو بھاؤ سے بھی کٹھن ہیں وہ آپ کے
کول چرن ٹکوں میں استھان کیسے پاسکتے ہیں۔

شیخی ॥ यतो वाचो निवर्तन्ते ॥ ३५ ॥
ارتھ :- جہاں سے من بہت دانی وغیرہ اپنریاں اُسے پا کر لوٹ آتی ہیں۔
آپ کا مورو پانا کیا ہے، اس کا درن کرنے میں دید بھی بچکاتے ہیں۔

तडित्-वल्लीं नित्यां-अमृत-सरितं पार-रहितां
मलोत्तीर्णां ज्योत्सनां प्रकृतिम्-अगुण-ग्रन्थि-गहनाम्।
गिरां दूरां विद्यां-अवनत-कुचां विश्व-जननीं
अपर्यन्तां लक्ष्मीं-अभिदधति सन्तो-भगवतीम्

(۲۵) تہ تڑت، ولم، نیہ تیام، امرتہ، سہ رتم، پار رہہ تام
ملو، تر نام، جیو تسنام، پر کرتہ، اگو نہ، گرنتھی، گہنام
گرام، دورام، و دیام، اونتہ، کوچام، وشو جنہ تم
اپر نیتام، لکھم، ابھی ددھتی، سنتو، بھگو تم

ارتھ :- سنت لوگ جگت امبھا کو، بجلی کی تار، نیتہ، جس کا کوئی پار نہیں ایسی امرت کی ندی مل رہیت
نرمل چاندنی، پرکرتی (تین گنوں والی) ست، رچ، تم ان گنوں سے رہیت اتہ شوکیم، دانی کا ایشیہ
ودیارو پ، جھکے ہوئے گیان کر یارو پ سنتوں والی، جگت کی مانا رہیت لکشمی ان ناموں
سے پکارتے ہیں۔

ٹپنی :- پختی کارنے اُس "سموت" "دورن" اتھوا "چت آکاش" کو سُر یہ، چندرم، اگنی، بجلی وغیرہ پرکاشت
دستوں کے اُپماد سے کرورن کیا ہے نہ کہ ان پرکاشت سُر یہ، بجلی وغیرہ کو ہی "سموت" مانا ہے۔ ان سبھی
پرکاشت دستوں کے بارے میں اُپنشد کہتے ہیں۔

न तत्र सूर्योभाति न चन्द्र तारकं, नेमा विद्युतो भान्ति कुतोय-मग्निः
तमेव भान्तमनुभाति सर्वं, तस्य भासा सर्वमिदं विभाति।। उपनि.

ارتھ :-

اُس "سموت" پر "برہم" کے پرکاشت کے سامنے سُر یہ کاتج بھی لپٹ ہوتا جاتا ہے، چندرم، تاراگن اور بجلی بھی
وہاں چمکتی نہیں پھر اس اگنی کی بات ہی کیا۔ جو کوئی پرکاشت وان دست ہے اُس "چت آکاش" پر برہم کے پرکاشت
سے ہی پرکاشت ہوتا ہے۔

शरीरं क्षित्यम्भः प्रभृति-रचितं केवलं-इदं

सुखं दुःखं चायं कलयति पुमान्-चेतन इति।

स्फुटं जानानोपि प्रभवति न देही रहयितुं

शरीराहंकारं तव समय बाह्यः-गिरिसुते!

(۲۶) شریرم، کھربہ تیمبا، پر بھرتی، رچہ تم، کیو لم، پدم
سکھم، دوکھم، چایم، ککھیتی، پومان، چیه، تنہ، یت
سُفٹم، جانانوپی، پر بھرتی، نہ دیے ہی، رہ، یہ نوم

شیر، ہنکار، تہ و سیمہ، بامیہ، گری سوتے

ارتھ:- ہے پاروتی! یہ جیتن پرش اس شیر کو پر تھوی جل وغیرہ پانچ جڑ مہا بھوتوں سے بنا ہوا ہے۔ ایسا پشٹ روپ میں جانتا ہے، مکھ دوکھ کو اُٹھو کرتا ہے اٹھوا جانتا ہے۔ پر تھو شیر دھاری شیر کے اہنکار کو ماتا کے انوگرہ کے بنا چھوڑنے میں سمرتھ نہیں ہوتا ہے۔

ٹینی:-
ईश्वरोहं-अहमेवरूपवान्-पण्डितोस्मि सुभगोस्मि कोपरः
मत्समोस्ति जगतीति शोभते, मानिता-त्वत्-अनुरागिणः परः (शिव.स्तो.)

ارتھ:- ہے ماتا! اٹھو ہے شکر! میں خود ایشور ہوں، میں سندر ہوں۔ میں تودرشی ہوں، میں بھاگیوان ہوں۔ میرے سمان دوسر کون ہے۔ ایسا ابھیمان کرنا ایک منش کے لئے دوشن ہے پر تو ماں جو ارتھ: آپ کے بھکت ہیں جن پر آپ کی انوگرہ ورثٹی ہوتی ہے ان کے لئے یہ دوشن بھی بھوشن بنتا ہے، آپ کے انوگرہ سے یہ تو چھ ابھیمان "اپورن اہمتا" روپ میں تبدیل ہوتا ہے۔

पिता माता भ्रता सुहृत्-अनुचरः सद्य गृहिणी

वपुः पुत्रो मित्रं धनमपि यदा-मां विजहति।

तदा मे भिन्दाना सपदि भय-मोहान्ध-तमसं

महाज्योत्सने! मात-र्भव करुणया सन्निधिकरी

(۲۷) پیتا، ماتا، بھراتا، سوہرت، انوچراہ، سد مہ، گرہ فی

و پوہ، پتر، مہتر، دھنم، اپی، یدا، مام، وجہ بہ تی

تدا، مے، بھندانا، سہ پدی، بھہیہ، موہاندرہ، تمسم

مہا، جیو تسنے، ماتر، بھہ، و، کرونیا، سن ندی، کری

ارتھ :- ہے مہا پرکاش مٹی ماں! پتا، ماتا، بھراتا، مہتر، نوکر، گھر، پتی، شریر، پتر، مہتر، دھن جب
مرن کے وقت ساتھ چھوڑ دیں۔ دیا کر کے میرے بھیئے، تتھاموہ روپی، اندھکار کو ناش کرتی ہوئی
اُسی کھن پر تکمیشہ روپ سے پرکٹ ہو جائیے۔

ٹپنی: کاते کانتا، کستے پوچ:، संसारोयं-अतीव विचित्र:

कस्य त्वं कः कुत आयातः तत्त्वं चिन्तय, यत् इदं भ्राता

मा कुरु धन जन यौवन गर्व, हरति निमेषात् कालः सर्व

माया मयमिदं-अखिलं हित्वा, ब्रह्मपदं त्वं प्रविश विदित्वा।

ارتھ :- استری، پتر کے ساتھ تھارا کیا سمبندھ ہے۔ یہ سنار بہت ہی وحشیہ ہے۔ آپ کس کے ہیں، آپ کون ہیں کہاں
سے آئے ہیں، ہے بھاتی اس کا دوچار کر۔ پر یار، دھن، جوانی کا ابھیمان مت کر، یہ سب مٹھیا ہے، یہ جان کر
برہمنہ اٹھوا ماں کی شرن میں جاؤ۔ (جगतगुरुशंकर)

सुता दक्षस्यादौ किल सकलमातः-त्वम्-उत्-अभू:

सदोषं तं हित्वा तत्-अनु गिरिराजस्य तनया।

अनाद्यन्ता शम्भो:-अपृथक्-अपि शक्ति-भगवती

विवाहात्-जायासी-त्यहह चरितं वेत्ति तव कः

(۲۸) سوتا، دکھیہ سیا دو، کلہ، سکھہ ماتا، توم، اوو، ابھوہ

سہ دو شتم، تم ہتوا، تت انو، گری راجے، تہ نہ یا

اناو پیتا، تمبھور، اپر تھک، اپی، شکستی، بھگوتی

دواہات، جایاسی، تہہ ہہ، چہ رتم، ویہ تی، تہ واکاہ

ارتھ :- ہے ماما! آپ دکھیشہ پر جاپتی کے پٹری کے روپ میں اپٹن ہوئی، اُس کے پچاٹ دوستی پر جاپتی کو چھوڑ کر آپ ہمالیہ کی لڑکی بنی۔ آدیہ انت رہیت ایشوریہ والی آپ بٹو سے ابھن شکھتی ہونے پر بھی دواہ کر کے شکر کی پتی بنی، یہ تو آشچریہ ہے، آپ کے چر تر (دیو ہار) کو کون جانتا ہے۔

ٹپنی :- دکھیشہ کی پٹری کے روپ میں پرکٹ ہو کر۔ دکھیشہ کے یگیہ میں پتی دیو کا پمان سن کر پتیرک سمبندھ کو گھاس کی بانٹی سمجھ کر پتا سے پراپت شری کو بھی جلاڈالا۔ اس ستی کی کھتا سے سنار بھر کی استریوں کو اپدیش ملتا ہے۔ "ناری دھرم پتی دیو نہ دوجا۔"
ہمالیہ کی پٹری روپ میں پرکٹ ہو کر پاروتی نے اگھور تپیا سے شکر کو پتی روپ میں پراپت کیا جس شکر نے کامدیو کو بھسم بنا کر "سُر" بنا یا تھا، اس کھتا سے کھسیا ملتی ہے۔ ناری شکھتی کا کیندر ہے۔ پتی کا سدھار کیا، سنار کا سدھار کر سکتی ہے۔

कणाः-त्वत्-दीप्तीनां रवि-शशि-कृशानु-प्रभृतयः
परं ब्रह्म क्षुद्रं तव नियतं-आनन्द-कणिका।
शिवादि-क्षित्यन्तं, त्रिवलय-तनोः सर्वमुदरे
तवस्ते भक्तस्य स्फुरसि-हि चित्रं भगवति

(۲۹) کناہ، توت، دیپتی نام، رو، شیشہ، کرشانو، پر بھرتیاہ
پر م، برہمہ، کھیو درم، تہ و، نہ تیم، آنند کہ نہ کاہ!
شوادی کھیہ تینتم، ترولیہ، تنوہ، سر و م، اودرے

تہ وستے، بھک تیسے، سُفر سی، ہر دی، چترم، بھگوتی

ارتھ :- سُفر، چندرمہ، اگنی وغیرہ آپ کے دپتی کے چھوٹے چھوٹے ذرے ہیں۔ پر م برہم بھی آپ کے سورُپ کے سامنے توچہ ہے وہ بھی آپ کے آند کا ایک کن ہے۔ شوسے پر تھوی تک سارا جگت آپ کے تین لپیٹ والے پیٹ میں ٹھہرا ہوا ہے۔ بے بھگوتی یہ آشچریہ ہے۔ آپ کا سورُپ اتنا وِشال ہونے پر بھی آپ بھکت کے چھوٹے ہر دیہ میں پرکٹ ہوتی ہے۔

त्वया यो जानीते रचयति भवत्यैव सततं

त्वयैवे-च्छत्यम्ब! त्वं-असि निखिलाः यस्य तनवः।

गतः साम्यं शम्भुः वहति परमं व्योम भवती

तथाप्येवं-हित्वा, विहरति शिवस्येति-किं इदम्

(۳۰) تو یا، یو جانی تے، رچہ یہ تی، بھہ و تیئے، و اتہ تم

تو یئے، ویسے چھ، تیہ مہہ! تو م، اسی، نکھلا، یسیہ، تنواہ

گتاہ، سامیم، شنبوہ، وہہ تی، پر مم، ویومہ، بھہ و تی

تتھا، پے وم، ہہ تو ا، وہہ ر تی، شویسے تی، کم یدم

ارتھ :- ہے ماما! شکر آپ کی گیان ٹکھتی سے جانا جاتا ہے، آپ کی ہی کریا ٹکھتی سے سرشتی کو بناتا ہے آپ کی ہی ٹکھتی سے شوچھا کرتا ہے۔ جس کے سبھی سورُپ آپ ہی ہو۔ شو سامیہ اوستھا میں پہنچ کر اپنے میں ہی چرچر سرشتی کو لیکھ کرتا ہے۔ ایسے ہی اپنے ویکت اوکیت سورُپ کو چھوڑ کر

بھگوان شتو سے پھر کر ٹیڈا کرتی ہے، ماں یہ کیسا آ شچہ یہ ہے۔
 ٹیڈی:۔ اس شلوک میں بھکت ماں سے کہتا ہے۔ شکر کے بھی سو روپ آپ ہی ہیں۔ بھگوان شکر کے سو روپ آٹھ
 ہیں۔ (۱) شرو (۲) بھدو (۳) رودر (۴) اوگر (۵) بیم (۶) پشوتی (۷) بیجان (۸) ایشان۔

पुरः पश्चात्-अन्त-बहिर-अपरिमेयं परिमितं
 परं स्थूलं सूक्ष्मं सकुलं-अकुलं-गुह्यं-अगुहम्।
 दवीयो नेदीयः सत्-असत्-इति-विश्वं भगवतीं
 सदा पश्यन्त्याज्ञां वहसि भुवन-क्षोभ-जननीम्

(۳۱) پوراہ، پشچات، انتر، بہر، اپر، میہیم، پر، رمہ تم
 پر، سٹھول، سٹھول، سٹھول، سٹھول، گوہیم، گوہیم، گوہیم
 دوی یو، نیہ دی یاہ، ست است، یہ تی و شوم، بھگوت
 سداپشین تیا گیام، وہہ سی، بھوونہ، کھیو بھہ، جنہ نم
 ارتھ:۔ پرتیکشہ (سامنے) پروکھشہ (پیچھے) اندر، باہر، انت، شکوچت، او تکرشٹ، سٹھول
 سٹھول، و شوم، و شوترن، پرکٹ، پرکٹ۔ دور سمپ، ست روپ، است روپ ایسہ ہی
 بہن بہن روپوں سے، و شور روپ بھگوتی کو بھکت جن ہمیشہ دیکھتے ہیں۔ ماما آپ ہی سارے
 جگت کو بھید میئے بنانے والے سو بھاؤ کو دھارن کرتی ہو۔

मयूरवाः पूष्णीव ज्वलन इव तत्-दीप्ति-कणिकाः
 पयोधौ-कल्लोल-प्रतिहत-महिम्नीव पृषतः।
 उदेत्योदेत्याम्ब, त्वयि सह निजैः तात्त्विक-कुलैः

भजन्ते तत्त्वौघाः प्रशमम्-अनुकल्पं परवशाः

(۳۲) مہ یو کھا، پوشِ پی و، جولہ ایو، تت، دپتہ، کہ نہ کاہ
 پہ یو دھو، کلولہ، پرتہ، ہتہ، مہم نی و، پرشہ تاہ
 اوڈیے تیوڈے، تیامبہ، توہ، سہہ، نہ جیئہ، تو اتہ کہ کوئیہ
 بھہ جن تے، تہ تو گھاہ، پرشہ مم، انو کلیم، پر و شاہ
 ارتھ :- ہے ماما کرنیں جیسے سُرپہ سے نکلتی ہے، سُرپہ میں ہی لیہ ہو جاتی ہیں۔ اگنی سے جسے
 اگنی کن پرکٹ ہو کر اگنی میں ہی لیہ ہو جاتی ہیں۔ سمندر کی لہریں سمندریں سے اپن ہو کر جے
 سمندر میں ہی لیہ ہو جاتی ہیں۔ ایسے ہی سبھی تو، ماما آپ میں سے ہی پرکٹ ہو کر پھر سے
 مجبور ہو کر آپ میں ہی لیہ ہو جاتی ہیں۔

ٹپنی :-
 جس پر کار مکڑی اپنے پیٹ میں ٹھہرے ہوئے جال کو باہر نکال پھیلاتی ہے پھر اس کو خود ہی نگل جاتی
 ہے، اسی طرح وہ جگت جگتی جگتی اس چراہر سرشٹی کا خود ہی نشت کارن بھی ہے اور پادان کارن بھی۔

विधुः-विष्णुः-ब्रह्मा, प्रकृतिर्-अणुर्-आत्मा दिनकरः
 स्वभावो जैनेन्द्रः सुगत मुनिर्-आकाशम्-अनिलः ।
 शिवः शक्तिः-चेति, श्रुति-विषयतां ताम्-उपगतां
 विकल्पैर्-एभिस्त्वाम्-अभिदधति सन्तो भगवतीम्

(۳۳) ودھو، وشنوہ، برہما، پر کر تر، انوہ، آتما، دنکراہ

سو بھاؤ، جیئے، نیندرہ، سو گتہ، مونر، آکاشم، انلاہ
شواہ، شکستی، چئی تی، شرو تی، وشہ یتام، تام، اوپہ گتام
وکلیئر، یے بھی، توام، ابھی ددہستی، سنتو، بھگو تم

ارتھ:- چدرمہ، وشنو، پرکرتی، جیو آتما، سرپہ، سو بھاؤ، مہاویر سوامی، بدھ بھگوان، آکاش وایو
شو شکستی ان بھن بھن ناموں سے سنت جن ویدوں کاوشیئے بنی ہوئی بھگوتی کو پکارتے ہیں۔
ٹپنی:-

रुचिनां वैचित्र्यात् ऋजुकुटिल-नाना पथ जुषां
नृणाम्-एको गेय्यः त्वमसि पयसां-अर्णव इव।
ارتھ:- جیسے یدھے اتھوا ٹیڑے بہنے والے سبھی جل سمندر میں پہنچتے ہیں ویسے ہی مانکیہ، یوگ بودھ، جین، شیو،
شاکھ مت والوں کا پراپیہ ستھان ماں ایک مائز آپ ہی ہیں۔

प्रविश्य स्वं मार्गं सहजदयया देशिक-दृशा
षट्-अध्व-ध्वान्तौघ-च्छिदुर-गणनातीत-करुणाम्।
परानन्दाकारां सपदि शिवयन्तीं-अपि तनुं
स्वं-आत्मानं धन्याः, चिरं-उपलभन्ते भगवतीम्।
(۳۴) پروشیہ، سوم، مارگم، سہہ جہ دیہ یا، ویسے شکہ، ورثا
شٹہ، ادھو، دو انتو گھ، چھ دور، گنہ ناتی تہ، کرو نام
پراندا، کارام، سہہ پی دی، شوین تم، اپنی، تہ نوم

سوم، آتما، اچرم، اویہ، لہ بھنتے، بھگوتم

ارتھ :- بھاگیوان، پُرش آپ کی سوا بھاوک دیا سے اوتم گورو کے اُگروہ سے آپ کے شکھت مارگ میں پرولش کرچھ ادھور وپی اندھکار سموہ کو کاٹنے کے لئے اپار کر پاوالی، پرمانند مئی بھکت کے سور وپ کو کلیان میئے بنانے والی بھگوتی کو اپنا ہی رُوپ کھین ماتر میں بہت جنموں کے بعد جانتے ہیں۔

ثینی، ارتھ :- بہت جنموں کے بعد گیان وان مجھ ایثور کو پراپت ہوتا ہے۔

श्रान्त्वा लब्धः मया स्वस्मिन् देहे देवो यथस्थितः (ललेश्वरी)

ارتھ :- بہت جنموں میں گھوم کر میں نے اس ماں کو اچھا شکر کو اپنے ہی شریر وپی مندر میں پایا۔

शिवस्त्वं शक्तिस्त्वं त्वमसि समया त्वं समयिनी

त्वं-आत्मा दीक्षा, त्वं-अयं-अणिमादि:-गुणगणः ।

अविद्या त्वं विद्या त्वम्-असि निखिलं त्वं किम्-अपरं

पृथक्-तत्त्वं त्वत्तो भगवति! न वीक्षामहे-इमे (35)

(۳۵) شو ستوم، شکھتی ہ توم، توم اسی، سمیا، توم، سمہ یہ نی

توم، آتما، توم، دی کھیا، توم، ایم، انہ ماور، گونہ، گناہ

اودیا، توم، وودیا، توم، اسی نہ کھیلیم، توم، کم، اپرم

پر تھک، تت توم، تو تو، بھگوتی، نہ، ویکھیا مہ، میئے

ارتھ :- ہے ماما، آپ ہی شو اور آپ ہی شکستی ہو۔ آپ ہی کال سروپ آپ ہی کال کو چلانے والی ہو
آپ ہی آتما ہو، آپ ہی اپدیش روپ ہو، آپ ہی ایز ماداشت سدھیاں ہو۔ آپ (سمو، رنج، تم)
تین گن روپ ہو، آپ ہی، اگیان اور گیان روپ ہو، سبھی کچھ آپ ہی ہو۔ کونسا ایسا دوسرا تو ہے
جو آپ سے بھن ہے ایسا ہم دیکھتے نہیں ہیں۔

असंख्यैः प्राचीनैः-जननि! जननैः कर्मविलयात्
गते जन्मन्यन्त गुरुवपुषं-असाद्य गिरिशम्।
अवाप्याज्ञां शैवीं क्रम तनुर्-अपि त्वां विदितवान्
नयेयं त्वत्-पूजा सतुति-विरचनेनैव-दिवसान्।

(۳۶) اسنکھیے، پراچی نیر، جنہ فی! جنہ نیہ، کرم، ولہیات
گہ تے، جنہ، نیہ ننتہ، گورو، ولو پشتم، آسا دیہ، گہ ریشتم
اواپیا گیام، شیئے وم، کرم، تنور، اپنی، توام، وڈ، وان
نہ یے یم، توت پوجا، ستوتی، ورچنے، نیو، دوسان

ارتھ :- ہے جگت ماما! پچھلے اننت جنموں کے ذریعے کرموں کے ناش ہونے سے جنموں کے ختم ہونے
پر گورو سوروپ شو کو پراپت کر کے "کرم نش شریر" دھارن کرتا ہوا بھی ہا
آپ کو جانتا رہوں، آپ کی پوجا تھا ستوتی کے کرنے میں ہی اس جنم کے باقی دن گزار دوں۔

ٹپنی :- "کرم تو" شامبھوی ادمتھا کے بعد بھی کچھ سمیئے تک شریر بنا ہی رہتا ہے، ایسے ہی پرار بدھ کرم سماپت ہونے
پر بھی چرخابغردھکے کے بھی کچھ دیر چلتا ہی رہتا ہے ایسے ہی پرار بدھ کرم سماپت ہونے پر بھی سادھک کا شریر بنا پرار بدھ
کے بھی کچھ سمیئے بنا ہی رہتا ہے جس شریر کو اس شلوک میں "کرم تو" سے کہا ہے۔

यत्-षट्-पत्रं कमलं-उदितं, तस्य या कर्णिकाख्या
 योनिस्तस्याः प्रथितं-उदरे यत् तत्-ॐकारपीठम्।
 तस्मिन्-अन्तः कुचभरनतां कुण्डलीतः प्रवृत्तां
 श्यामाकारां सकलजननीं सन्ततं भावयामि

(३८) بیت شہد، پترم، کلم، اودتم، تہ سہ یا، کرنہ کا کھیا
 یونی، تسیاہ، پرتھ تم، اودرے، بیت تت اونکار پیٹم

تسین، انتاہ، کوچہ بھر، نہ تام، کنڈلی تاہ، پرور تم
 شیا ما کارام، سکہ جنہ نم، سن تہ تم، بھاویامی

ارتھ :- سوادھشٹان چکر میں ٹھہرے ہوئے کھلے ہوئے شہد مکمل کرنے کا نام والا جو مدھیہ بھاگ
 ہے اُس کے بیچ میں جو اودمکار پیٹھ ہے اس کے بھی بیچ میں گیان کریاروپ ستوں سے
 جھکی ہوئی کنڈلینی روپ میں ٹھہری ہوئی شیا ما کار والی جگت ماما کو بار بار پرنام
 کرتا ہوں۔

ٹپنی :- مکمل اور چکر میں بھید، جب تک کنڈلینی سُپت رہتی ہے تب تک شہد مکلوں کو شہد چکر کہتے ہیں، کنڈلینی کے
 جاگنے پر اُن کو شہد مکل کہتے ہیں۔

مولادھار سے لے کر آگیا چکر تک منش شر میں چھ چکر ہیں، جن کی جاکاری پائٹھ کوں کو شہد چکر چہ
 ہوگی جو صفحہ نمبر ۶ پر درج ہے۔

भुवि-पयसि कृशानौ मारुते खे शशाके

सवितरि यजमाने प्यष्टधा शक्तिर्-एका

वहति कुचभराभ्यां या विनम्रापि विश्वं

सकल जनननि! सात्वं पाहि मां-इत्यवश्यम्

(۳۸) بھووی، پیہ سی، کرشانو، ماروتے، کھے ششانے

سہ وترے، یجہ مانے، پیہ شٹ دجھا، شکھتر، ایکا

وہہ تی، کوچہ بھرا بھیمام، یا وکرابی، و شوم

سکھ جننی! ساتوم، پاہی مام، ایتی وشم

۱۔ آپ ایک ہوتے ہوئے بھی پرتھوی میں جل میں اگنی میں دایو میں آکاش میں، چندرمہ میں سُرہ میں یجمان میں آٹھ پرکار کی شکھتی کے رُوپ میں۔ گیان کریا رُوپ امرت بھرے ستونوں کے بوجھ سے جھکی ہوئی بھی جگت کی سرشٹی پالن تنھاسنہار کرتی ہو۔ ہے جگت کی ماتا! وہی آپ میسری اوشیہ رکھیا کیجئے۔

رپیتی :- اس انتم اشوک میں ماتا کے آٹھ شکھتیوں کا سنیت ہے وہ آٹھ شکھتیاں ہیں۔ (۱) پرتھوی میں شر و شکھتی (۲) جل میں بھو شکھتی (۳) اگنی میں رودر شکھتی (۴) دایو میں اوگھر شکھتی۔ (۵) آکاش میں بھیم شکھتی۔ (۶) یجمان میں پشوپتی شکھتی۔ (۷) چندرمہ میں مہادیو شکھتی۔ (۸) سُرہ میں ایشان شکھتی۔

ان آٹھ شکھتی رُوپ ناموں کے آرتھ "اوم" جو ذکرانت میں نماہ جوڑنے سے آٹھ شکھتی شالی منتر بنتے ہیں۔ پچپتوی پاٹھ کے انت میں یہ آٹھ منتر ضرور پڑھیں یا جب کیجئے۔

منتر

(۱) اوم شروائے نماہ (۲) اوم بھوائے نماہ (۳) اوم رودرائے نماہ (۴) اوم اوگرائے نماہ

(۵) اوم بھیمائے (۶) اوم پشوپتیئے نماہ (۷) اوم مہادیوائے نماہ (۸) اوم ایشانائے نماہ۔

اوم شانتی، شانتی، شانتی

मन्त्र

- (1) ॐ शर्वाय नमः (2) ॐ भवाय नमः,
 (3) ॐ रुद्राय नमः, (4) ॐ उग्राय नमः,
 (5) ॐ भीमाय नमः, (6) ॐ पशुपतये नमः,
 (7) ॐ महादेवाय नमः, (8) ॐ ईशानाय नमः ॥

